التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح

مختصر صحیح بخاری

امام ابو العباس زین الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت مولانا محمد داود راز رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قدوسیہ

Marfat.com

التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح

مختصر صحیح بخاری

جلد اول

امام ابو العباس زین الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی رحمہ اللہ

ترجمہ

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

دار الکتب السلفیہ
4 شیش محل روڈ لاہور Ph: 7237134

Marfat.com

مسلکِ کتاب و سُنّت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

81774

ناشر ——— ابوبکر قدوسی

اشاعت ——— فروری 2002ء

مطبع ——— موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
آغاز وحی کا بیان	
اس بارے میں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی-	
کتاب الایمان	
نبی ﷺ کا ارشاد کہ اسلام (کامل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا	۳۸
ایمان کے کاموں کا بیان	۳۸
اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان بچے رہیں (کوئی تکلیف نہ پائیں)	۳۸
اس بیان میں کہ کون سا اسلام افضل ہے	۳۸
اس بیان میں کہ (بھوکے ناداروں کو) کھانا کھلانا بھی اسلام میں داخل ہے	۳۹
اس بارے میں کہ ایمان میں داخل ہے کہ مسلمان جو اپنے لئے دوست رکھتا ہے وہی چیز اپنے بھائی کے لیے دوست رکھے	۳۹
اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ سے محبت رکھنا بھی ایمان میں داخل ہے	۳۹
ایمان کی مٹھاس کے بیان میں ہے	۳۹
اس بیان میں کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے	۴۰
اس بیان میں کہ فتنوں سے دور بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں شامل ہے	۴۱
رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل کہ "میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں"	۴۱
(اس کا بیان میں کہ) ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا (عین ممکن ہے)	۴۱
شرم وحیا بھی ایمان سے ہے	۴۲
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں کہ اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی ان سے جنگ نہ کرو)	۴۲
اس شخص کے قول کی تصدیق میں جس نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے	۴۳
جب حقیقی اسلام پر کوئی نہ ہو	۴۳
خاوند کی ناشکری کے بیان میں اور ایک کفر کا (اپنے درجے میں دوسرے کفر سے فرق)	۴۴
گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا (صرف) ان کے ارتکاب سے بغیر شرک کے کافر نہ کہا جائے	۴۴
اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو (دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمان کہا حالانکہ وہ گناہ کے مرتکب ہیں)	۴۵
اس بیان میں کہ بعض ظلم بعض سے ادنیٰ ہیں	۴۵
منافق کی نشانیوں کے بیان میں	۴۵
شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) بھی ایمان (ہی میں داخل) ہے	۴۶
جہاد بھی جزو ایمان ہے	۴۶
اس بارے میں کہ رمضان شریف کی راتوں میں نفلی قیام کرنا بھی ایمان ہی میں سے ہے	۴۶
اس بیان میں خالص نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں	۴۷
اس بیان میں کہ دین آسان ہے	۴۷
اس بارے میں کہ نماز ایمان کا جزو ہے	۴۷
آدمی کے اسلام کی خوبی (کے درجات کیا ہیں)	۴۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے	۴۸
ایمان کی کمی اور زیادتی کے بیان میں	۴۹
زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے	۴۹
جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے	۵۰
مومن کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر تک نہ ہو	۵۰
حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کا آنحضرت (ﷺ) سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں پوچھنا	۵۱
اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو اپنا دین قائم رکھنے کے لئے گناہ سے بچ گیا	۵۲
مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا بھی ایمان سے ہے	۵۲
ثواب کے تمام کام نیت پر موقوف ہونے کا بیان	۵۳
نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے	۵۴
علم کا بیان	۵۵
علم کی فضیلت کے بیان میں	۵۵
اس کے بارے میں جس نے علمی مسائل کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا	۵۵
شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا اور اس کو سنانا	۵۶
حضرت رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھ لیتا ہے	۵۸
نبی ﷺ کا علم اور وعظ کے لئے خیال رکھنا (رعایت کرنا) تا کہ لوگ گھبرا نہ جائیں	۵۹
اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے	۵۹
علم میں سمجھ داری سے کام لینے کے بیان میں	۵۹
علم و حکمت میں رشک کرنے کے بیان میں	۶۰
نبی ﷺ کا یہ فرمان "اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرمائیو"!	۶۰
اس بارے میں کہ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟	۶۰
پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت کے بیان میں	۶۱
علم کے زوال اور جہل کی اشاعت کے بیان میں	۶۱
علم کی فضیلت کے بیان میں	۶۲
جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا جائز ہے	۶۲
اس شخص کے بارے میں جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دے	۶۲
جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سفر کرنا (کیسا ہے؟)	۶۳
علم کے حصول کے لئے اپنی اپنی باری مقرر کرنا	۶۴
اس بیان میں کہ استاد شاگردوں کی جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرتے اور تعلیم دیتے وقت ان پر خفا ہو سکتا ہے	۶۵
اس بارے میں کہ کوئی شخص سمجھانے کے لئے (ایک) بات کو تین مرتبہ دہرائے تو یہ ٹھیک ہے	۶۶
اس بارے میں کہ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا (ضروری ہے)	۶۶
اس بارے میں کہ امام کا عورتوں کو بھی نصیحت کرنا	۶۷
علم حدیث حاصل کرنے کی حرص کے بارے میں	۶۷
اس بیان میں کہ علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟	۶۷
اس بیان میں کہ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی الگ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟	۶۸
ایک بات سننے کے بعد سمجھنے کے لئے دوبارہ پوچھنا	۶۸
جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو پہنچائیں	۶۸
اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ کس درجے کا ہے	۶۹
(دینی) علم کو قلم بند کرنے کے جواز میں	۶۹
اس بیان میں کہ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا جائز ہے	۷۰
سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا جائز ہے	۷۱
علم کو محفوظ رکھنے کے بیان میں	۷۱
اس بارے میں کہ عالموں کی بات خاموشی سے سننا ضروری ہے	۷۲
اس بیان میں کہ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟	۷۲
اس بارے میں کہ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا جو بیٹھا ہوا ہو (جائز ہے)	۷۵

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تشریح میں کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے	۷۵
اس بارے میں کہ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا	۷۶
اس بیان میں کہ حصول علم میں شرمانا مناسب نہیں ہے!	۷۶
اس بیان میں کہ مسائل شرعیہ معلوم کرنے میں جو شخص (کسی معقول وجہ سے) شرمائے وہ کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ سے مسئلہ معلوم کرلے	۷۷
مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا جائز ہے	۷۷
سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا (تاکہ اسے تفصیلی معلومات ہو جائیں)	۷۸
وضو کا بیان	۷۹
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	۷۹
وضو کی فضیلت کے بیان میں	۷۹
اس بارے میں کہ جب تک ٹوٹنے کا پورا یقین نہ ہو محض شک کی وجہ سے نیا وضو نہ کرے	۷۹
اس بارے میں کہ ہلکا وضو کرنا بھی درست اور جائز ہے	۷۹
وضو پورا کرنے کے بارے میں	۸۰
دونوں ہاتھوں سے چہرے کا صرف ایک چلو (پانی) سے دھونا بھی جائز ہے	۸۰
کہ بیت الخلاء جانے کے وقت کیا دعا پڑھنی چاہیے؟	۸۱
اس بارے میں بیت الخلاء کے قریب پانی رکھنا بہتر ہے اس مسئلہ میں کہ پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ حرج نہیں	۸۱
اس بارے میں کہ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرے (تو کیا حکم ہے؟)	۸۱
اس بارے میں کہ عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنے کا کیا حکم ہے؟	۸۲
اس بارے میں کہ پانی سے طہارت کرنا بہتر ہے	۸۲
اس بیان میں کہ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ (بھی) لے جانا ثابت ہے	۸۲

مضمون	صفحہ
اس بارے میں کہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت ہے	۸۳
پتھروں سے استنجاء کرنا ثابت ہے	۸۳
گوبر سے استنجاء نہ کرے	۸۳
وضو میں ہر عضو کو ایک ایک دفعہ دھونا بھی ثابت ہے	۸۳
وضو میں ہر عضو کو دو دو بار دھونا بھی ثابت ہے	۸۳
وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا (سنت ہے)	۸۴
وضو میں ناک صاف کرنا ضروری ہے	۸۴
طاق عدد (ڈھیلوں) سے استنجاء کرنا چاہیے!	۸۴
اس بارے میں کہ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا چاہیے اور جوتوں پر مسح نہ کرنا چاہیے	۸۵
وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتدا کرنا ضروری ہے	۸۶
اس بارے میں کہ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش ضروری ہے	۸۶
اس بیان میں کہ جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں اس پانی کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟	۸۶
جب کتا تم میں سے کسی ایک کے برتن میں پی لے (تو کیا کرنا چاہیے)	۸۷
باب اس بارے میں کہ بعض لوگوں کے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے کچھ نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے	۸۷
اس شخص کے بارے میں جو اپنے ساتھی کو وضو کرائے	۸۸
بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا	۸۸
اس بارے میں کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے	۸۹
لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا	۸۹
اس بارے میں کہ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے	۹۰
رسول کریم ﷺ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنے کے بیان میں	۹۰
لگن سے غسل اور وضو کرنا	۹۰
ایک مد (پانی) سے وضو کرنے کے بیان میں	۹۲
موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں	۹۲
وضو کے موزے پہننے کے بیان میں	۹۲
اس بارے میں کہ بکری کا گوشت اور ستو کھا کر نیا وضو نہ کرنا ثابت ہے	۹۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اس بارے میں کہ کوئی شخص ستو کھا کر صرف کلی کرے اور نیا وضو نہ کرے	۹۳
اس بارے میں کہ کیا دودھ پی کر کلی کرنی چاہیے؟	۹۳
نیند سے وضو کرنا نیز ایک یا دو بار اونگھنے یا جھونکا لینے سے وضو ضروری نہیں	۹۴
بغیر حدث کے بھی نیا وضو کرنا جائز ہے	۹۴
اس بارے میں کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہ ہے	۹۴
باب پیشاب کو دھونے کے بیان میں	۹۵
رسول کریم ﷺ اور صحابہ کا ایک دیہاتی کو چھوڑنا	۹۵
بچوں کے پیشاب کے بیان میں	۹۵
اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا (حسب موقع ہر دو طرح سے جائز ہے)	۹۵
اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا	۹۶
حیض کا خون دھونا ضروری ہے	۹۶
منی کا دھونا اور اس کا کھرچنا ضروری ہے	۹۶
اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ کے بارے میں	۹۷
ان نجاستوں کے بارے میں جو گھی اور پانی میں گر جائیں	۹۷
اس بارے میں کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۹۸
جب نمازی کی پشت پر (اچانک) کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی	۹۸
کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جانے کے بارے میں	۹۹
اس بارے میں کہ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا جائز ہے	۹۹
مسواک کرنے کا بیان	۹۹
اس بارے میں کہ بڑے آدمی کو مسواک دینا (ادب کا تقاضا ہے)	۱۰۰
رات کو وضو کر کے سونے والے کی فضیلت	۱۰۰
غسل کا بیان	
اس بارے میں کہ غسل سے پہلے وضو کر لینا چاہیے	۱۰۱
اس بارے میں ایک صاع یا اسی طرح کسی چیز کے وزن بھر پانی سے غسل کرنا چاہیے	۱۰۱
اس کے بارے میں جو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے	۱۰۲
اس بارے میں کہ جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا تو اس کا بھی غسل ہو گیا	۱۰۲
جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اس کا بیان	۱۰۲
خوشبو لگا کر نہانا	۱۰۳
غسل میں بالوں کا خلال کرنا	۱۰۳
جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اسے یاد آئے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے	۱۰۳
اس شخص کے بارے میں جس نے تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کیا	۱۰۴
اس بیان میں کہ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا ضروری ہے	۱۰۵
اس بیان میں کہ جنبی کا پسینہ اور مسلمان ناپاک نہیں ہوتا	۱۰۵
اس بارے میں کہ بغیر غسل کئے وضو کر کے جنبی کا سونا جائز ہے	۱۰۵
اس بارے میں کہ جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں تو غسل جنابت واجب ہے	۱۰۵
حیض کا بیان	۱۰۵
حیض کے مسائل کے متعلق جب کہ عورت حائضہ ہو	۱۰۶
اس بارے میں کہ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا جائز ہے	۱۰۶
اس بارے میں کہ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا جائز ہے	۱۰۶
اس شخص سے متعلق جس نے نفاس کا نام بھی حیض رکھا	۱۰۷
اس بارے میں کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت کرنا (یعنی جماع کے علاوہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز ہے)	۱۰۷
اس بارے میں کہ حائضہ عورت روزے چھوڑ دے (بعد میں قضا کرے)	۱۰۷
عورت کے لئے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف	۱۰۸
عورت حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرے	۱۰۸
اس بارے میں کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کو اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا چاہیے	۱۰۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
عورت کا حیض کے غسل کے بعد کنگھی کرنا جائز ہے	۱۰۹
حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنے کے بیان میں	۱۰۹
اس بارے میں کہ حائضہ عورت نماز قضا نہ کرے	۱۱۰
حائضہ عورت کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو	۱۱۰
عیدین میں حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں	۱۱۰
اس بیان میں کہ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)	۱۱۱
جو عورت (حج میں) طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو (اس کے متعلق کیا حکم ہے؟)	۱۱۱
اس بارے میں کہ نفاس میں مرنے والی عورت پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ کیا ہے؟	۱۱۱
تیمم کے مسائل	۱۱۲
اللہ عزوجل کا قول "پس جب تم پانی نہ پاؤ......"	۱۱۲
اقامت کی حالت میں بھی تیمم کرنا جائز ہے جب پانی نہ پائے اور نماز کے جاتے رہنے کا خوف ہو	۱۱۳
اس بارے میں کہ کیا مٹی پر تیمم کے لئے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو پھونک دے	۱۱۳
پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اور اسے پانی سے کفایت کرتی ہے	۱۱۴
نماز کا بیان	۱۱۶
اس بارے میں کہ شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی؟	۱۱۶
کپڑوں میں نماز کا وجوب	۱۱۸
اس بیان میں کہ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے	۱۱۸
جب کوئی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو اپنے کندھوں پر کچھ (کپڑا) ڈال لے	۱۱۹
جب کپڑا تنگ ہو تو کیا کیا جائے؟	۱۱۹
شام کے بنے ہوئے جبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں	۱۲۰
(بے ضرورت) ننگا ہونے کی کراہیت نماز میں ہو (یا اور کسی حال میں)	۱۲۰
جسم میں سے کیا چیز چھپائی جائے	۱۲۱
ران سے متعلق جو روایتیں آئی ہیں	۱۲۲
عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟	۱۲۳
حاشیہ (بیل) لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا	۱۲۳
ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھ جس پر صلیب یا مورتیں بنی ہوں تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں	۱۲۳
جس نے ریشم کے کوٹ میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا	۱۲۴
سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھنا	۱۲۴
چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنے کے بارے میں	۱۲۴
چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۲۵
بچھونے پر نماز پڑھنا (جائز ہے)	۱۲۵
سخت گرمی میں کپڑے پر سجدے کرنا (جائز ہے)	۱۲۶
جوتوں سمیت نماز پڑھنا (جائز ہے)	۱۲۶
موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا (جائز ہے)	۱۲۶
سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنی پسلیوں سے (ہر دو کہنیوں کو) جدا رکھے	۱۲۷
نماز میں قبلہ رخ کھڑے ہونے کی فضیلت	۱۲۷
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ"	۱۲۷
ہر مقام اور ہر ملک میں مسلمان جہاں بھی رہے نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرے	۱۲۸
قبلہ سے متعلق مزید احادیث اور جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھول سے غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس پر نماز کا لوٹانا واجب نہیں	۱۲۹
اس بارے میں کہ مسجد میں تھوک لگا ہو تو ہاتھ سے اس کا کھرچ ڈالنا ضروری ہے	۱۲۹
اس بارے میں کہ نماز میں اپنے دائیں طرف نہ تھوکنا چاہئے	۱۳۰
مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۱۳۰
امام لوگوں کو یہ نصیحت کرے کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا بیان	۱۳۰
اس بارے میں کہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسجد فلاں خاندان والوں کی ہے	۱۳۰
مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں کھجور کا خوشہ لٹکانا	۱۳۱
اس بیان میں (کہ بوقت ضرورت) گھروں میں جائے نماز	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
(مقرر کر لینا جائز ہے)	۱۳۱
کیا دور جاہلیت کے مشرکوں کی قبروں کو کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے؟	۱۳۳
اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۱۳۴
اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے تنور یا آگ یا اور کوئی ایسی چیز ہو جسے مشرک لوگ پوجتے ہوں، لیکن اس نمازی کی نیت محض عبادت الٰہی ہو تو نماز درست ہے۔	۱۳۴
مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں	۱۳۴
عورت کا مسجد میں سونا	۱۳۵
مسجدوں میں مردوں کا سونا	۱۳۶
اس بارے میں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے	۱۳۶
مسجد کی عمارت	۱۳۶
اس بارے میں کہ مسجد بنانے میں مدد کرنا	۱۳۷
جس نے مسجد بنائی اس کے اجر وثواب کا بیان	۱۳۷
جب کوئی مسجد میں جائے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے تا کہ کسی نمازی کو تکلیف نہ ہو	۱۳۸
مسجد میں تیر وغیرہ لے کر گزرنا	۱۳۸
اس بیان میں کہ مسجد میں شعر پڑھنا کیسا ہے؟	۱۳۸
چھوٹے چھوٹے نیزوں (بھالوں) سے مسجد میں کھیلنے والوں کے بیان میں	۱۳۸
قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا مسجد تک پیچھا کرنا	۱۳۹
مسجد میں جھاڑو دینا اور وہاں کے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا	۱۳۹
مسجد میں شراب کی سوداگری کی حرمت کا اعلان کرنا	۱۳۹
قیدی یا قرض دار جسے مسجد میں باندھ دیا گیا ہو	۱۴۰
مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لئے خیمہ لگانا	۱۴۰
ضرورت سے مسجد میں اونٹ لے جانا	۱۴۰
مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنا	۱۴۱
کعبہ اور مساجد میں دروازے اور زنجیر رکھنا	۱۴۲
مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا اور یوں ہی بیٹھنا	۱۴۲
مسجد میں چت لیٹنا کیسا ہے؟	۱۴۳
بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	۱۴۳
مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے قینچی کرنا درست ہے	۱۴۳
ان مساجد کا بیان جو مدینہ کے راستے میں واقع ہیں اور وہ جگہیں جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے	۱۴۴
امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے	۱۴۸
نمازی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے؟	۱۴۸
عنزہ (لکڑی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف نماز پڑھنا	۱۴۸
ستونوں کی آڑ میں نماز پڑھنا	۱۴۹
دو ستونوں کے بیچ میں نمازی اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے	۱۴۹
سواری اور اونٹ اور درخت اور پالان کو سامنے کر کے نماز پڑھنا	۱۴۹
چارپائی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا	۱۵۰
چاہیے کہ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روک دے	۱۵۰
نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ کتنا ہے؟	۱۵۱
سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا	۱۵۱
دوران نماز چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھا لینا	۱۵۱
اس بارے میں کہ اگر عورت نماز پڑھنے والے سے گندگی ہٹا دے (تو مضائقہ نہیں ہے)	۱۵۱
نماز کے اوقات کے بیان میں	۱۵۲
نماز کے اوقات اور ان کے فضائل	۱۵۲
اس بیان میں کہ گناہوں کے لئے نماز کفارہ ہے	۱۵۲
نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں	۱۵۳
اس بیان میں کہ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں	۱۵۴
نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے	۱۵۴
اس بارے میں کہ سخت گرمی میں ظہر کو ذرا ٹھنڈے وقت پڑھنا	۱۵۴
اس بیان میں کہ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے	۱۵۵
اس بارے میں کہ کبھی ظہر کی نماز عصر کے وقت تک تاخیر کر کے	

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پڑھی جاسکتی ہے	۱۵۶	اذان کے لیے قرعہ ڈالنے کا بیان	۱۷۰
نماز عصر کے وقت کا بیان	۱۵۶	اس بیان میں کہ اندھا آدمی اذان دے سکتا ہے اگر اسے کوئی	
اس بیان میں کہ نماز عصر چھوٹ جانے پر کتنا گناہ ہے	۱۵۷	وقت بتانے والا آدمی موجود ہو	۱۷۰
اس بیان میں کہ نماز عصر چھوڑ دینے پر کتنا گناہ ہے	۱۵۷	صبح ہونے کے بعد اذان دینا	۱۷۱
نماز عصر کی فضیلت کے بیان میں	۱۵۷	صبح صادق سے پہلے اذان دینے کا بیان	۱۷۱
جو شخص عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے پڑھ سکا تو		ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھ سکتا ہے	۱۷۱
اس کی نماز ادا ہوگی	۱۵۸	جو یہ کہے کہ سفر میں ایک ہی شخص اذان دے	۱۷۲
مغرب کی نماز کے وقت کا بیان	۱۵۹	اگر کئی مسافر ہوں تو نماز کے لئے اذان دیں اور تکبیر بھی کہیں	۱۷۲
اس کے بارے میں جس نے مغرب کو عشاء کہنا مکروہ جانا	۱۵۹	آدمی کا یوں کہنا کہ ہماری نماز فوت ہوگئی	۱۷۲
نماز عشاء (کے لیے انتظار کرنے) کی فضیلت	۱۶۰	نماز کی تکبیر کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کس وقت	
اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سونا درست ہے۔	۱۶۱	کھڑے ہوں	۱۷۳
اس بارے میں عشاء کی نماز کا وقت آدمی رات تک رہتا ہے	۱۶۱	اگر امام کو تکبیر ہو چکنے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے تو کیا کرے؟	۱۷۳
نماز فجر کی فضیلت کے بیان میں	۱۶۱	نماز باجماعت کا فرض ہونا	۱۷۳
نماز فجر کا وقت	۱۶۲	نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان	۱۷۴
اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز		فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں	۱۷۴
پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے	۱۶۲	ظہر کی نماز کے لئے سویرے جانے کی فضیلت کا بیان	۱۷۴
اس بارے میں کہ سورج چھپنے سے پہلے قصد کر کے نماز نہ پڑھے	۱۶۳	(مسجد جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا	۱۷۵
عصر کے بعد قضا نمازیں یا اس کے مانند مثلاً جنازہ کی نماز وغیرہ پڑھنا	۱۶۳	دو یا زیادہ آدمی ہوں تو جماعت ہو سکتی ہے	۱۷۵
وقت نکل جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا	۱۶۴	جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اس کا بیان اور مساجد کی	
اس کے بارے میں جس نے وقت نکل جانے کے بعد قضاء نماز		فضیلت	۱۷۵
لوگوں کے ساتھ جماعت سے پڑھی	۱۶۴	مسجد میں صبح اور شام آنے جانے کی فضیلت کا بیان	۱۷۶
جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے	۱۶۵	جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں	
اذان کے بیان میں		پڑھ سکتا	۱۷۶
	۱۶۸	بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہئے	۱۷۷
اس بیان میں کہ اذان کیونکر شروع ہوئی	۱۶۸	جو لوگ (بارش یا اور کسی آفت میں) مسجد میں آجائیں تو کیا امام	
اذان کے کلمات دو مرتبہ دہرائے جائیں	۱۶۸	ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور برسات میں جمعہ کے دن خطبہ	
اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں	۱۶۸	پڑھے یا نہیں؟	۱۷۷
اس بیان میں کہ اذان بلند آواز سے ہونی چاہئے	۱۶۹	جب کھانا حاضر ہو اور نماز کی تکبیر ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟	۱۷۷
اذان کی وجہ سے خون ریزی رکنا (جان بچنا)	۱۶۹	اس آدمی کے بارے میں جو اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف تھا	
اس بارے میں کہ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہئے	۱۶۹	کہ تکبیر ہوئی اور وہ نماز کے لئے نکل کھڑا ہوا	۱۷۸
اذان کے دعا کے بارے میں	۱۷۰	کوئی شخص صرف یہ بتلانے کے لئے کہ آنحضرت ﷺ نماز کیونکر	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
پڑھا کرتے تھے اور آپ کا طریقہ کیا تھا نماز پڑھائے تو کیسا ہے؟	۱۷۹
امامت کرانے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جو علم اور (عملی طور	
پر بھی) فضیلت والا ہو	۱۷۹
ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر پہلا امام آ گیا (تو کیا کرنا	
چاہیے)	۱۸۰
امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں	۱۸۱
امام کے پیچھے مقتدی کب سجدہ کریں؟	۱۸۲
(رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ کتنا ہے؟	۱۸۲
غلام کی اور آزاد کئے ہوئے غلام کی امامت کا بیان	۱۸۳
اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں	۱۸۳
جب صرف دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب اس	
کے برابر کھڑا ہو	۱۸۳
اگر امام لمبی سورۃ شروع کر دے اور کسی کو کام ہو وہ اکیلے نماز پڑھ کر	
چل دے تو یہ کیسا ہے؟	۱۸۳
امام کو چاہئے کہ قیام ہلکا کرے (مختصر سورتیں پڑھے)	۱۸۴
اور رکوع اور سجدے پورے پورے ادا کرے	۱۸۴
نماز مختصر اور پوری پڑھنا (یعنی رکوع وسجود اچھی طرح کرنا)	۱۸۴
جس نے بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیا	۱۸۵
تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا	۱۸۵
صفیں برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا	۱۸۵
جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو (تو	
کچھ قباحت نہیں)	۱۸۵
رات کی نماز کا بیان	۱۸۶
تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا	
(کندھوں یا کانوں تک) اٹھانا	۱۸۶
نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا	۱۸۶
اس بارے میں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے	۱۸۶
نماز میں امام کی طرف دیکھنا	۱۸۷
نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا کیسا ہے؟	۱۸۸
نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟	۱۸۸
امام اور مقتدی کے لئے قرأت کا واجب ہونا حضر اور سفر ہر حالت	

مضمون	صفحہ
میں سری اور جہری سب نمازوں میں	۱۸۸
نماز ظہر میں قرأت کا بیان	۱۹۰
نماز مغرب میں قرأت کا بیان	۱۹۰
نماز مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا (چاہئے)	۱۹۱
نماز عشاء میں سجدہ کی سورت پڑھنا	۱۹۱
نماز عشاء میں قرأت کا بیان	۱۹۱
نماز فجر میں قرآن شریف پڑھنا	۱۹۱
فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا	۱۹۲
دو سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھنا	۱۹۳
پچھلی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا	۱۹۳
(جہری نمازوں میں) امام کا بلند آواز سے آمین کہنا	۱۹۳
آمین کہنے کی فضیلت	۱۹۳
جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا (تو اس کے	
لیے کیا حکم ہے؟)	۱۹۴
رکوع کرنے کے وقت بھی تکبیر کہنا	۱۹۴
جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے	۱۹۴
اس بارے میں کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا	۱۹۵
رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال وطمانیت کی (حد	
کیا ہے؟)	۱۹۵
رکوع کی دعا کا بیان	۱۹۵
اللھم ربنا لک الحمد پڑھنے کی فضیلت	۱۹۶
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا	۱۹۶
سجدہ کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے	۱۹۷
سجدہ کی فضیلت کا بیان	۱۹۷
سات ہڈیوں پر سجدے کرنا	۲۰۰
دو سجدوں کے درمیان ٹھہرنا	۲۰۱
اس بارے میں کہ نمازی سجدہ میں اپنے دونوں بازوؤں کو (جانور	
کی طرح) زمین پر نہ بچھائے	۲۰۱
اس شخص کے بارے میں جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی اور	
تیسری) میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے	۲۰۱
جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھیں تو تکبیر کہے	۲۰۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ	۲۰۱
اس شخص کی دلیل جو پہلے تشہد کو (چار رکعت یا تین رکعت نماز میں)	
واجب نہیں جانتا	۲۰۲
آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا	۲۰۲
تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اس کا بیان اور یہ بیان کہ	۲۰۳
اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے	۲۰۴
سلام پھیرنے کا بیان	۲۰۴
اس بارے میں کہ امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی کو بھی سلام	
پھیرنا چاہیے	۲۰۴
نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا	۲۰۴
امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے	۲۰۵
اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے اور ٹھہرے نہیں	
بلکہ لوگوں کی گردنیں پھاندتا چلا جائے تو کیا ہے؟	۲۰۶
نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے	۲۰۶
لہسن پیاز اور گندنے کے متعلق جو روایات آئی ہیں ان کا بیان	۲۰۷
بچوں کے لیے وضو اور ان پر غسل کب ضروری ہے	۲۰۷
عورتوں کا رات میں اور (صبح کے وقت) اندھیرے میں مسجدوں	
میں جانا	۲۰۸
جمعہ کا بیان	۲۰۹
جمعہ فرض ہے	۲۰۹
جمعہ کے دن نماز کے لئے خوشبو لگانا	۲۰۹
جمعہ کی فضیلت کا بیان	۲۰۹
جمعہ کے لئے بالوں میں تیل کا استعمال	۲۱۰
جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے جو اس کو مل سکے	۲۱۰
جمعہ کے دن مسواک کرنا	۲۱۱
جمعہ کے دن نماز فجر میں کونسی سورت پڑھ جائے؟	۲۱۱
گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے	۲۱۱
جسے جمعہ کے لئے آنا ضروری نہیں کیا اس غسل جمعہ واجب ہے؟	۲۱۲
جمعہ کے لئے کتنی دور والوں کو آنا چاہئے اور کن لوگوں پر جمعہ	
واجب ہے؟	۲۱۲
جمعہ جب سخت گرمی میں آن پڑے	۲۱۲
جمعہ کے روانگی کا بیان،	۲۱۳
جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے	۲۱۳
جمعہ کے دن اذان کا بیان	۲۱۳
جمعہ کے لئے ایک مؤذن مقرر کرنا	۲۱۳
امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر اس کا جواب دے	۲۱۴
خطبہ منبر پر پڑھنا	۲۱۴
خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا	۲۱۴
خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا کے بعد امابعد کہنا	۲۱۵
امام خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو جو آئے دو رکعت تحیۃ المسجد	
پڑھنے کا حکم دے سکتا ہے	۲۱۶
جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لئے دعا کرنا	۲۱۶
جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا	۲۱۷
جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے	۲۱۷
اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں (تو باقی	
مقتدیوں کی نماز صحیح ہے)	۲۱۷
جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے سنت پڑھنا	۲۱۸
نماز خوف کا بیان	۲۱۹
خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا	۲۱۹
جو دشمن کے پیچھے لگا ہو یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو وہ سوار رہ کر	
اشارے ہی سے نماز پڑھ لے	۲۱۹
عیدین کا بیان	۲۲۱
عید کے دن برچھیوں اور ڈھالوں سے کھیلنا	۲۲۱
عید الفطر میں نماز کیلئے جانے سے پہلے کچھ کھالینا	۲۲۱
بقرعید کے دن کھانا	۲۲۱
عیدگاہ میں خالی جانا اور منبر نہ لے جانا	۲۲۲
نماز عید کے لئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز کا خطبہ سے پہلے	
اذان اور اقامت کے بغیر ہونا	۲۲۳
عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا	۲۲۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ایام تشریق میں عمل کی فضیلت کا بیان	۲۲۳
تکبیر منٰی کے دنوں میں اور جب نویں تاریخ کو عرفات میں جائے	۲۲۴
عیدالاضحیٰ کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا	۲۲۴
جو شخص عید گاہ کو ایک راستے سے جائے وہ گھر کو دوسرے راستے سے آئے	۲۲۴
وتر کے بیان میں	۲۲۵
وتر کا بیان	۲۲۵
وتر پڑھنے کے اوقات کا بیان	۲۲۵
نماز وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جاتی ہے	۲۲۵
سواری پر وتر پڑھنا	۲۲۶
(وتر اور ہر نماز میں) قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں	۲۲۶
بارش مانگنے کا بیان	۲۲۷
نبی کریم ﷺ کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا کہ الٰہی ان کے سال ایسے کردے جیسے یوسفؑ کے سال (قحط) کے گزرے ہیں	۲۲۷
جامع مسجد میں استسقاء یعنی پانی کی دعا کرنا	۲۲۸
جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ قبلہ کی طرف نہ ہو پانی کے لئے دعا کرنا	۲۲۹
امام کا بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا	۲۳۰
امام کا استسقاء میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا	۲۳۰
مینہ برستے وقت کیا کہے	۲۳۰
جب آندھی چلتی	۲۳۰
نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ بادصبا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی	۲۳۰
بھونچال اور قیامت کی نشانیوں کے بیان میں	۲۳۱
اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں کہ بارش کب ہوگی	۲۳۱
گرہن کے بیان میں	۲۳۲
سورج گرہن کی نماز کا بیان	۲۳۲
سورج گرہن میں صدقہ خیرات کرنا	۲۳۲

مضمون	صفحہ
گرہن کے وقت یوں پکارنا کہ نماز کے لئے اکٹھے ہو جاؤ جماعت سے نماز پڑھو	۲۳۳
بوقت گرہن عذاب قبر سے پناہ مانگنا	۲۳۳
سورج گرہن کی نماز جماعت کیساتھ ادا کرنا	۲۳۴
جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا (اس نے اچھا کیا)	۲۳۵
سورج گرہن میں اللہ کو یاد کرنا	۲۳۵
گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا	۲۳۵
سجدہ تلاوت کا بیان	۲۳۶
سجدۂ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان	۲۳۶
سورۂ ''ص'' میں سجدہ کرنا	۲۳۶
مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا حالانکہ مشرک ناپاک ہے	۲۳۶
اس کو وضو کہاں سے آیا	۲۳۶
سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہ کرنا	۲۳۶
سورۂ ﴿اذا السماء انشقت﴾ میں سجدہ کرنا	۲۳۷
جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کی جگہ نہ پائے	۲۳۷
نماز قصر کے بیان میں	۲۳۸
نماز میں قصر کرنے کا بیان اور اقامت کی حالت میں کتنی مدت تک قصر کرسکتا ہے	۲۳۸
منٰی میں نماز قصر کرنے کا بیان	۲۳۸
نماز کتنی مسافت میں قصر کرنی چاہیے	۲۳۹
مغرب کی نماز سفر میں بھی تین ہی رکعت ہیں	۲۳۹
گدھے پر سوار ہو کر نوافل ادا کرنا	۲۳۹
جو دوران سفر نماز کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتا	۲۴۰
جو سفر میں نماز سے پہلے یا بعد کی سنتوں کے علاوہ دیگر نوافل پڑھتا ہے	۲۴۰
سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھنا	۲۴۰
جب بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے	۲۴۰
اگر کسی شخص نے نماز بیٹھ کر شروع کی لیکن دوران نماز میں وہ تندرست ہو گیا مرض میں کچھ کمی محسوس کی تو؟	۲۴۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تہجد کے بیان میں	
رات کے وقت نماز تہجد پڑھنا	۲۴۲
رات کی نماز کی فضیلت کا بیان	۲۴۲
مریض بیماری میں تہجد ترک کرسکتا ہے	۲۴۲
نبی کریم ﷺ کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لئے ترغیب دلانا لیکن واجب نہ کرنا	۲۴۳
آنحضرت ﷺ رات کو نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے	۲۴۳
جو شخص سحر کے وقت ہو گیا	۲۴۴
رات کے قیام میں نماز کو لمبا کرنا (یعنی قرأت بہت کرنا)	۲۴۴
نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ اور رات کی نماز کیوں کر پڑھنی چاہیے؟	۲۴۵
آنحضرت ﷺ کی نماز رات میں اور سو جانا اور رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا (اس کا بیان)	۲۴۵
جب آدمی رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا	۲۴۵
جو شخص سوتا رہے اور (صبح کی) نماز نہ پڑھے، معلوم ہوا کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے	۲۴۶
آخر رات میں دعا اور نماز کا بیان	۲۴۶
جو شخص رات کے شروع میں سو جائے اور اخیر میں جاگے	۲۴۶
نبی کریم ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو نماز پڑھنا	۲۴۷
عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے	۲۴۷
جو شخص رات کو عبادت کیا کرتا تھا وہ اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی یہ عادت مکروہ ہے	۲۴۷
جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے، اس کی فضیلت	۲۴۸
نفل نمازیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھنا	۲۴۸
فجر کی سنت کی دو رکعتیں ہمیشہ لازم کر لینا اور ان کے سنت ہونے کی دلیل	۲۴۹
فجر کی سنتوں میں قرأت کیسی کرے؟	۲۵۰
چاشت کی نماز اپنے شہر میں پڑھے	۲۵۰
ظہر سے پہلے دو سنتیں پڑھنا	۲۵۰
مغرب سے پہلے سنت پڑھنا	۲۵۱
کتاب مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز پڑھنا	
مکہ اور مدینہ (زادھما اللہ شرفا وتعظیما) کی مساجد میں نماز کی فضیلت کا بیان	۲۵۱
مسجد قباء کی فضیلت	۲۵۲
آنحضرت ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان	۲۵۲
نماز میں کوئی کام کرنے کا بیان	۲۵۲
نماز میں بات کرنا منع ہے	۲۵۳
نماز میں کنکری اٹھانا کیسا ہے؟	۲۵۴
اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کا جانور بھاگ پڑے	۲۵۴
نماز میں سلام کا جواب (زبان سے) نہ دے	۲۵۴
نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟	۲۵۴
سجدہ سہو کے بیان میں	۲۵۵
اگر کسی نے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تو کیا کرے؟	۲۵۵
اگر نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز فاسد نہ ہوگی	۲۵۶
جنازہ کا بیان	۲۵۶
جس شخص کی آخری بات لا الہ الا اللہ ہو	۲۵۶
جنازہ میں شریک ہونے کا حکم	۲۵۷
جب مردہ کفن میں لپیٹ دیا جائے تو اس کے پاس جانا	۲۵۷
آدمی اپنی ذات سے موت کی خبر میت کے وارثوں کو سنا سکتا ہے	۲۵۷
اس شخص کی فضیلت جس کی کوئی اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے	۲۵۸
میت کو طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے	۲۵۹
	۲۵۹
	۲۵۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
(غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے	۲۶۰
کہ کفن کے لئے سفید کپڑے ہونے مناسب ہیں	۲۶۰
دو کپڑوں میں کفن دینا	۲۶۰
باب میت کے لیے کفن	۲۶۰
جب کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ ڈھک سکیں تو سر چھپادیں (اور پاؤں پر گھاس وغیرہ ڈال دیں)	۲۶۱
ان کے بیان میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنا کفن خود ہی تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی طرح کا اعتراض نہیں فرمایا	۲۶۲
عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے؟	۲۶۲
عورت کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ کرنا کیسا ہے؟	۲۶۳
قبروں کی زیارت کرنا	۲۶۳
آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے	۲۶۳
میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے	۲۶۵
آنحضرت کا یہ فرمانا کہ گریبان چاک کرنیوالے ہم میں سے نہیں ہیں	۲۶۵
نبی کریم ﷺ کا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر افسوس کرنا	۲۶۵
غمی کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت	۲۶۶
جو شخص مصیبت کے وقت ایسا بیٹھے کہ وہ غمگین دکھائی دے	۲۶۷
جو شخص مصیبت کے وقت (اپنے نفس پر زور ڈال کر) اپنا رنج ظاہر نہ کرے	۲۶۷
نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں	۲۶۸
مریض کے پاس رونا کیسا ہے؟	۲۶۹
کس طرح کے نوحہ و بکا سے منع کرنا اور اس پر جھڑکنا چاہیے	۲۶۹
جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا	۲۷۰
جنازے کے لیے کھڑا ہو کب بیٹھے	۲۷۰
اس شخص کے بارے میں جو یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو گیا	۲۷۰
اس بارے میں کہ عورتیں نہیں بلکہ مرد ہی جنازے کو اٹھائیں	۲۷۰
جنازے کو جلد لے چلنا	۲۷۱
جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت	۲۷۱
قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے	۲۷۱
اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس پر نماز	

مضمون	صفحہ
جنازہ پڑھنا	۲۷۱
نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (ضروری ہے)	۲۷۲
لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے	۲۷۲
جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی برکت والی جگہ دفن ہونے کا آرزومند ہو	۲۷۳
شہید کی نماز جنازہ پڑھیں یا نہیں؟	۲۷۳
ایک بچہ اسلام لایا پھر اس کا انتقال ہو گیا' تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا بچے کے سامنے اسلام پیش کیا جائے؟	۲۷۴
جب ایک مشرک موت کے وقت لا الہ الا اللہ کہہ لے	۲۷۶
قبر کے پاس عالم کا بیٹھنا اور لوگوں کو نصیحت کرنا اور لوگوں کا اس کے اردگرد بیٹھنا	۲۷۷
جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا کے بیان میں	۲۷۷
لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف ہو تو بہتر ہے	۲۷۸
عذاب قبر کا بیان	۲۷۸
قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۲۷۹
مردے کو دونوں وقت صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے	۲۸۰
مسلمانوں کی نابالغ اولاد کہاں رہے گی؟	۲۸۰
مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان	۲۸۰
ناگہانی موت کا بیان	۲۸۳
نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بیان	۲۸۳
اس بارے میں کہ مردوں کو برا کہنے کی ممانعت ہے	۲۸۴
زکوٰۃ کے بیان میں	۲۸۵
زکوٰۃ دینا فرض ہے	۲۸۶
زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کا گناہ	۲۸۶
جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے وہ کنیز (خزانہ) نہیں ہے	۲۸۷
حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے	۲۸۷
صدقہ اس زمانے سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا	۲۸۸
اس بارے میں کہ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعے ہو	۲۸۹
کون سا صدقہ افضل ہے؟	۲۹۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اگر لاعلمی میں کسی نے مالدار کو صدقہ دے دیا؟	۲۹۱	زکوٰۃ) غلام آزاد کرانے میں، مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں	
اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دے دے کہ اس کو معلوم		اور اللہ کے راستے میں خرچ کی جائے	۳۰۴
نہ ہو؟	۲۹۲	سوال سے بچنے کا بیان	۳۰۴
اس کے بارے میں کہ جس نے اپنے خدمت گار کو صدقہ دینے کا		اگر اللہ پاک کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے اور امیدوار ہے	
حکم دیا اور خود اپنے ہاتھ سے نہیں دیا	۲۹۲	کوئی چیز دلا دے (تو اس کو لے لے)	۳۰۶
صدقہ وہی بہتر ہے جس کے بعد بھی آدمی مالدار ہی رہ جائے	۲۹۲	اگر کوئی شخص اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے؟	۳۰۶
لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلانا اور اس کے لئے سفارش کرنا	۲۹۳	(سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۳۰۷
جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا	۲۹۳	کھجور کا درختوں پر اندازہ کر لینا درست ہے	۳۰۷
اس بارے میں کہ جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر		اس زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ لینا ہوگا جس کی سیرابی بارش	
اسلام لے آیا	۲۹۴	یا جاری (نہر، دریا وغیرہ) پانی سے ہوئی ہو	۳۰۸
خادم نوکر کا ثواب جب وہ مالک کے حکم کے مطابق خیرات دے		کھجور کے پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لی جائے	۳۰۸
اور کوئی بگاڑ کی نیت نہ ہو	۲۹۴	کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید سکتا ہے؟ اور	
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جس نے صدقہ دیا اور خوف کیا''	۲۹۴	دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی حرج نہیں	۳۰۹
صدقہ دینے والے کی اور بخیل کی مثال کا بیان	۲۹۴	نبی کریم ﷺ کی بیویوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا	
محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا ثواب ہے	۲۹۵	درست ہے	۳۰۹
زکوٰۃ صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور اگر کسی نے ایک پوری		جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے	۳۱۰
بکری دے دی؟	۲۹۵	مالداروں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اور فقراء پر خرچ کر دی جائے	
زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب کا لینا	۲۹۶	خواہ وہ کہیں بھی ہوں	۳۱۰
متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور نہ ہی یکجا مال کو متفرق کیا جائے	۲۹۶	صاحب صدقہ کے لئے امام کا رحمت کی خواست گاری اور دعاء	۳۱۰
اگر دو آدمی ساجھی ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر		کرنا	۳۱۰
ایک دوسرے سے مجرا کر لیں	۲۹۶	جو مال سمندر سے نکالا جائے؟	۳۱۱
اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۹۷	رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے	
جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی		اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ	۳۱۱
دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو	۲۹۷	سے دیا جائے گا	
بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۹۸	زکوٰۃ کے اونٹوں سے مسافر لوگ کام لے سکتے ہیں اور ان کا دودھ	۳۱۱
زکوٰۃ میں صرف تندرست جانور لیا جائے	۲۹۹	پی سکتے ہیں	
زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چھنے ہوئے مال نہ لئے جائیں گے	۲۹۹	**صدقہ فطر کے بیان میں**	۳۱۲
اپنے رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا	۳۰۰		۳۱۲
یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے	۳۰۲	صدقہ فطر کا فرض ہونا	۳۱۲
عورت کا خود اپنے شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا	۳۰۳	صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا	۳۱۲
اللہ تعالیٰ کے فرمان: (زکوٰۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے کہ		صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر واجب ہونا	

Marfat.com

حج کا بیان

مضمون	صفحہ
حج کا بیان	۳۱۳
حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان	۳۱۳
اللہ پاک کا سورۂ حج میں یہ ارشاد کہ ”لوگ تیرے پاس دور دراز راستوں سے دبلے پتلے اونٹوں پر سوار یا پیدل چل کر آئیں گے تا کہ اپنے فوائد حاصل کریں“	۳۱۳
پالان پر سوار ہو کر حج کرنا	۳۱۳
حج مبرور کی فضیلت کا بیان	۳۱۴
نبی کریم ﷺ کا شجرہ پر سے گزر کر جانا	۳۱۵
نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ وادی عقیق مبارک وادی ہے	۳۱۵
اگر کپڑوں پر خلوق (ایک قسم کی خوشبو) لگی ہو تو اس کو تین بار دھونا	۳۱۵
احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا اور محرم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے	۳۱۶
بالوں کو جما کر احرام باندھنا	۳۱۶
ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا	۳۱۶
حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا درست ہے	۳۱۷
محرم چادریں اور تہبند اور کون کون سے کپڑے پہنے	۳۱۷
تلبیہ کا بیان	۳۱۸
احرام باندھتے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر کہنا	۳۱۸
قبلہ رخ ہو کر احرام باندھتے ہوئے لبیک پکارنا	۳۱۹
نالے میں اترتے وقت لبیک کہے	۳۱۹
جس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ نیت آپ ﷺ کی ہے	۳۱۹
اللہ پاک کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا کہ حج کے مہینے مقرر ہیں	۳۲۰
حج میں تمتع، قران اور افراد کا بیان اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کی اجازت ہے	۳۲۰
نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تمتع کا جاری ہونا	۳۲۳
مکہ میں کدھر سے داخل ہو	۳۲۳
فضائل مکہ اور کعبہ کی بناء کا بیان	۳۲۳
مکہ کے گھروں میں وراثت کا جاری ہونا اور ان کی خرید و فروخت کرنا نیز مسجد حرام میں لوگوں کا برابر حقدار ہونا	۳۲۴
نبی کریم ﷺ مکہ میں کہاں اترے تھے؟	۳۲۴
کعبہ کے گرانے کا بیان	۳۲۵
حجر اسود کا بیان	۳۲۵
جو کعبہ میں داخل نہ ہو	۳۲۶
جس نے کعبہ کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی	۳۲۶
رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟	۳۲۶
جس کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے	۳۲۷
حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان	۳۲۷
حجر اسود کو چھڑی سے چھونا اور چومنا	۳۲۷
حجر اسود کو بوسہ دینا	۳۲۸
جو شخص (حج یا عمرہ کی نیت سے) مکہ میں آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے	۳۲۹
طواف میں باتیں کرنا	۳۲۹
بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے	۳۲۹
جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک نہ جائے اور عرفات میں حج کرنے کے لئے جائے	۳۲۹
حاجیوں کو پانی پلانا	۳۲۹
صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں	۳۳۰
صفا اور مروہ کے درمیان کس طرح دوڑے	۳۳۱
حیض والی عورت بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام ارکان بجا لائے	۳۳۱
آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھی جائے	۳۳۲
عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان	۳۳۲
عرفات کے دن عین گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا	۳۳۲
عرفات میں ٹھہرنے کے لئے جلدی کرنا	۳۳۲
میدان عرفات میں ٹھہرنا	۳۳۳
عرفات سے لوٹتے وقت کس چال سے چلے	۳۳۳
عرفات سے لوٹتے وقت رسول کریم ﷺ کا لوگوں کو سکون و	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اطمینان کی ہدایت کرنا اور کوڑے سے اشارہ کرنا	۳۳۳
عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منیٰ روانہ کر دینا' وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔	۳۳۴
فجر کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا	۳۳۵
مزدلفہ سے کب چلا جائے؟	۳۳۵
قربانی کے جانور پر سوار ہونا (جائز ہے)	۳۳۵
اس شخص کے بارے میں جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے	۳۳۶
جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ پہنایا پھر احرام باندھا!	۳۳۶
اس کے بارے میں جس نے اپنے ہاتھ سے (قربانی کے جانوروں کو) قلائد پہنائے	۳۳۷
بکریوں کو ہار پہنانے کا بیان	۳۳۷
اون کے ہار بٹنا	۳۳۷
قربانی کے جانوروں کے لئے جھول کا ہونا	۳۳۷
کسی آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت بغیر گائے کی قربانی کرنا	۳۳۸
منیٰ میں نبی کریم ﷺ نے جہاں نحر کیا وہاں نحر کرنا	۳۳۸
اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا	۳۳۸
قصاب کو بطور مزدوری اس قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے	۳۳۸
قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں	۳۳۹
احرام کھولتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا	۳۳۹
کنکریاں مارنے کا بیان	۳۳۹
رمی جمار وادی کے نشیب سے کرنے کا بیان	۳۴۰
رمی جمار سات کنکریوں سے کرنا	۳۴۰
جب حاجی دونوں جمروں کی رمی کر چکے تو ہموار زمین پر قبلہ رخ کھڑا ہو جائے	۳۴۰
طواف وداع کا بیان	۳۴۱
اگر طواف افاضہ کے بعد عورت حائضہ ہو جائے؟	۳۴۱
وادی محصب کا بیان	۳۴۱
مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں قیام کرنا اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے کنکریلے میدان میں قیام کرنا	۳۴۲
عمرے کا بیان	۳۴۳
عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت	۳۴۳
اس شخص کا بیان جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	۳۴۳
نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے ہیں	۳۴۳
تنعیم سے عمرہ کرنا	۳۴۴
حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا	۳۴۴
عمرہ میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی ثواب ہے	۳۴۵
عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے؟	۳۴۵
حج' عمرہ یا جہاد سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے	۳۴۵
مکہ آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا	۳۴۶
شام میں گھر کو آنا	۳۴۶
جس نے مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی (تاکہ جلد سے جلد اس پاک شہر میں داخلہ نصیب ہو)	۳۴۶
سفر تو گویا ایک قسم کا عذاب ہے	۳۴۶
اگر عمرہ کرنے والے کو راستے میں روک دیا گیا؟ تو وہ کیا کرے	۳۴۷
حج سے روکے جانے کا بیان	۳۴۷
رک جانے کے وقت سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا	۳۴۷
اللہ تعالیٰ کا قول ''یا صدقہ'' (دیا جائے) یہ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے	۳۴۸
فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع غلہ دینا	۳۴۸
شکار (وغیرہ) کی جزا کا بیان	۳۴۹
اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے	۳۴۹
شکار کرنے میں احرام والا غیر محرم کی کچھ بھی مدد نہ کرے	۳۵۰
غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے احرام والا شکار کی طرف اشارہ بھی نہ کرے	۳۵۰
اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گورخر تحفہ بھیجا ہو تو اسے قبول نہ کرے	۳۵۰
احرام والا کون کون سے جانور مار سکتا ہے؟	۳۵۰
مکہ میں لڑنا جائز نہیں ہے	۳۵۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ
محرم کا پچھنا لگوانا کیسا ہے؟	۳۵۱
محرم نکاح کرسکتا ہے؟	۳۵۱
محرم کو غسل کرنا کیسا ہے؟	۳۵۲
حرم اور مکہ شریف میں بغیر احرام کے داخل ہونا	۳۵۲
میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کرسکتا ہے	۳۵۲
بچوں کا حج کرنا	۳۵۳
عورتوں کا حج کرنا	۳۵۳
اگر کسی نے کعبہ تک پیدا سفر کرنے کی منت مانی؟	۳۵۳
فضائل مدینہ کے بیان میں	۳۵۵
مدینہ کے حرم کا بیان	۳۵۵
مدینہ کی فضیلت اور بے شک مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال کر باہر کردیتا ہے	۳۵۶
مدینہ کا ایک نام طابہ بھی ہے	۳۵۶
جو شخص مدینہ سے نفرت کرے	۳۵۶
اس بارے میں کہ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا	۳۵۷
جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیا وبال پڑے گا	۳۵۷
مدینہ کے محلات کا بیان	۳۵۷
دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا	۳۵۸
مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے	۳۵۹
روزے کا بیان	۳۶۱
روزہ کی فضیلت کا بیان	۳۶۱
روزہ داروں کے لئے ریان (نامی ایک دروازہ جنت میں بنایا گیا ہے اس کی تفصیل کا بیان)	۳۶۱
رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور بعض نے دونوں طرح جائز رکھا	۳۶۲
جو شخص رمضان میں جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے	۳۶۳
کوئی روزہ دار کو اگر گالی دے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں؟	۳۶۳
جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو وہ روزہ رکھے	۳۶۳
نبی کریم ﷺ کا ارشاد جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو	۳۶۴
عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	۳۶۴
نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے	۳۶۴
رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے جائیں	۳۶۵
ارشاد باری تعالیٰ تمہارے لئے روزے کی رات مکمل کرے	۳۶۵
(سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "سحری کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ کھل جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری یعنی صبح کاذب سے پھر پورے کرو اپنے روزے سورج چھپنے تک"	۳۶۶
سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا	۳۶۶
سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے	۳۶۶
اگر کوئی شخص روزے کی نیت	۳۶۶
روزہ دار صبح کو جنابت میں اٹھے تو کیا حکم ہے	۳۶۷
روزہ دار کا اپنی بیوی سے مباشرت یعنی بوسہ مساس وغیرہ درست ہے	۳۶۷
روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے؟	۳۶۷
اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا!	۳۶۷
روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا کیسا ہے	۳۶۸
سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا	۳۶۸
جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے	۳۶۹
نبی کریم ﷺ کا فرمانا اس شخص کے لیے جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کردیا گیا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے	۳۶۹
نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم (سفر میں) روزہ رکھتے یا نہ رکھتے وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے	۳۷۰
اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں	۳۷۰
روزہ کس وقت افطار کرے؟	۳۷۰
روزہ کھولنے میں جلدی کرنا	۳۷۱
ایک شخص نے سورج غروب سمجھ کر روزہ کھول لیا اس کے بعد سورج نکل آیا!	۳۷۱
بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان	۳۷۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ
پے در پے ملا کر روزہ رکھنا	۳۷۱
جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینے کا بیان	۳۷۲
کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی اور اس نے روزہ توڑ دیا	۳۷۲
ماہ شعبان میں روزے رکھنے کا بیان	۳۷۳
نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان	۳۷۴
روزے میں جسم کا حق	۳۷۴
روزہ میں بیوی اور بال بچوں کا حق	۳۷۴
جو شخص کسی کے ہاں بطور مہمان ملاقات کے لیے گیا اور ان کے یہاں جا کر اس نے اپنا نفلی روزہ نہیں توڑا	۳۷۵
مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا	۳۷۵
جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۳۷۵
روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا	۳۷۶
ایام تشریق کے روزے رکھنا	۳۷۶
اس بارے میں کہ عاشوراء کے دن روزہ کیسا ہے؟	۳۷۶
نماز تراویح کا بیان	
رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت	۳۷۸
شب قدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرنا	۳۷۸
شب قدر کا رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرنا	۳۷۹
رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ محنت کرنا	۳۷۹
اعتکاف کا بیان	۳۸۰
رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر ایک مسجد میں درست ہے	۳۸۰
اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے	۳۸۰
صرف رات بھر کے لئے اعتکاف کرنا	۳۸۰
مسجدوں میں خیمے لگانا	۳۸۰
کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے؟	۳۸۱
رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا	۳۸۱

مضمون	صفحہ
خرید و فروخت کے بیان میں	۳۸۲
حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ شک شبہ والی چیزیں بھی ہیں	۳۸۳
باب ملتی جلتی چیزیں یعنی شبہ والے امور کیا ہیں؟	۳۸۳
دل سے وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہئے	۳۸۴
جو روپیہ کمانے میں حلال یا حرام کی پرواہ نہ کرے	۳۸۴
خشکی میں تجارت کرنا	۳۸۴
تجارت کے لئے باہر نکلنا	۳۸۵
جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو وہ کیا کرے؟	۳۸۵
نبی کریم ﷺ کا ادھار خریدنا	۳۸۵
انسان کا کمانا اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا	۳۸۶
خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی کرنا	۳۸۶
جو شخص مالدار کو مہلت دے	۳۸۶
جب بائع مشتری عیب و ہنر بیان کر دیں اور باہم بہتری چاہیں	۳۸۶
مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا کیسا ہے؟	۳۸۷
سود کھلانے والے کا گناہ	۳۸۷
(سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ہر منکر گنہگار کو	۳۸۷
کاریگروں اور لوہاروں کا بیان	۳۸۸
درزی کا بیان	۳۸۸
چوپایہ جانوروں اور گھوڑوں، گدھوں کا خریداری کا بیان	۳۸۸
بازاروں کی نسبت کیا کہا گیا ہے؟	۳۹۰
پچھنا لگانے والے کا بیان	۳۹۰
ان چیزوں کی سوداگری جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے	۳۹۰
اگر ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی اور دے دی	۳۹۱
خرید و فروخت میں دھوکہ دینا مکروہ ہے	۳۹۱
بازاروں کا بیان	۳۹۲
بازار میں شور و غل مچانا مکروہ ہے	۳۹۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ناپ تول کرنے والے کی مزدوری بیچنے والے پر اور دینے والے پر ہے (خریدار نہیں)	۳۹۴
نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد کی برکت کا بیان	۳۹۴
اناج کا ناپ تول کرنا مستحب ہے	۳۹۵
غلہ بیچنے اور اسے ذخیرہ کرنے کا بیان	۳۹۵
کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اس کی قیمت پر قیمت لگائے یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا اسے چھوڑ دے	۳۹۵
نیلامی کی بیع کا بیان	۳۹۶
دھوکے کی بیع اور حمل کی بیع کا بیان	۳۹۶
خریدار اگر چاہے تو مصرا کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دے دے	۳۹۶
زانی غلام کی بیع کا بیان	۳۹۷
کیا شہری کسی دیہاتی کے لئے بلا معاوضہ بیع کر سکتا ہے؟ کیا وہ اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے	۳۹۷
شہر سے باہر اہل قافلہ سے خرید و فروخت کی خاطر ملاقات منع ہے	۳۹۷
منقیٰ کو منقیٰ کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا	۳۹۷
جو کے بدلے جو کی بیع کرنا	۳۹۸
سونے کو سونے کے بدلہ میں بیچنا	۳۹۸
چاندی کو چاندی کے بدلے میں بیچنا	۳۹۸
اشرفی اشرفی کے بدلے ادھار بیچنا	۳۹۹
چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنا	۳۹۹
بیع مزابنہ کے بیان میں	۳۹۹
درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا	۴۰۰
پھلوں کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے ان کو بیچنا منع ہے	۴۰۰
اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے پھر ان پر کوئی آفت آئی تو وہ نقصان بیچنے والوں کو بھرنا پڑے گا	۴۰۱
اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدلہ میں اچھی کھجور لینا چاہے	۴۰۱
بیع مخاضرہ کا بیان	۴۰۲
خرید و فروخت اور اجارہ میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا	۴۰۲
ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے	۴۰۲
حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اور اس کا آزاد کرنا اور ہبہ کرنا	۴۰۲
سور کا مار ڈالنا	۴۰۴
غیر جاندار چیزوں کی تصویر بیچنا اور اس میں کون سی تصویر حرام ہے	۴۰۴
آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟	۴۰۵
مردار اور بتوں کا بیچنا	۴۰۵
کتے کی قیمت کے بارے میں	۴۰۵
اجارہ کے بیان میں	۴۰۸
کسی بھی نیک مرد کو مزدوری پر لگانا	۴۰۸
چند قیراط کی مزدوری پر بکریاں چرانا	۴۰۸
عصر سے لے کر رات تک مزدوری کرانا	۴۰۸
اگر کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی اجرت لئے بغیر چلا گیا اور مالک اس کی مزدوری سے محنت کر کے اسے بڑھائے؟	۴۰۹
سورۂ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس پر اجرت لے لینا	۴۱۱
نر کی جفتی (پر اجرت) لینا	۴۱۲
حوالوں کا بیان	۴۱۳
حوالہ یعنی قرض کو کسی دوسرے پر اتارنے کا بیان	۴۱۳
جب کوئی شخص میت کے ذمے قرض کو دوسرے کے حوالے کر دے	۴۱۳
اللہ تعالیٰ کا فرمان ''جن سے تم نے قسم کھا کر قول و اقرار کیا ان کا حصہ ان کو دے دو''	۴۱۴
جو شخص کسی میت کے قرض کی ضمانت دے تو اب اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی بات سے پھر جائے۔	۴۱۴
وکالت کے بیان میں	۴۱۵
ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل بننا	۴۱۵
چرانے والے نے یا کسی وکیل نے کسی بکری کو مرتے ہوئے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح کر دیا یا جس چیز کے خراب ہو جانے کا ڈر تھا اسے ٹھیک کر دیا اس بارے میں کیا حکم ہے؟	۴۱۵

81566

Marfat.com

مضمون	صفحہ
قرض کے ادا کرنے میں وکیل کرنا جائز ہے	۴۱۶
اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارش کو کچھ ہبہ دیا جائے تو جائز ہے	۴۱۶
کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا	۴۱۷
اگر وکیل کوئی ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس کی جائے گی	۴۱۹
حد لگانے کے لئے کسی کو وکیل کرنا	۴۲۰
کاشتکاری اور بٹائی کا بیان	
کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت جس میں سے لوگ کھائیں	۴۲۱
کھیتی کے سامان میں بہت زیادہ مصروف رہنا یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا' اس کا انجام برا ہے	۴۲۱
کھیتی کے لئے کتا پالنا	۴۲۱
کھیتی کے لئے بیل سے کام لینا	۴۲۲
باغ والا کسی سے کہے کہ تو سب درختوں وغیرہ کی دیکھ بھال کر	۴۲۲
آدھی یا کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا	۴۲۲
صحابہ کرام کے اوقاف اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی	۴۲۳
اس شخص کا بیان جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	۴۲۴
اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا۔ (جب چاہیں فسخ کر دیں)	۴۲۴
نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کھیتی باڑی میں ایک دوسرے کی مدد کس طرح کرتے تھے	۴۲۵
مساقات کا بیان	۴۲۷
پانی کی تقسیم	۴۲۷
اس کے بارے میں جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حق دار ہے یہاں تک وہ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کرلے	۴۲۸
کنویں کے بارے میں جھگڑنا اور اس کا فیصلہ کرنا	۴۲۸
اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی سے روک دیا	۴۲۸
پانی پلانے کے ثواب کا بیان	۴۲۹
جن کے نزدیک حوض والا اور مشک کا مالک ہی اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے	۴۲۹
اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی اور چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتا	۴۳۰
نہروں میں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں	۴۳۰
لکڑی اور گھاس بیچنا	۴۳۱
جاگیر لکھ کر دینا	۴۳۲
باغ میں سے گذرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ	۴۳۲
قرض لینا' قرضہ ادا کرنا' تصرف سے روکنا اور دیوالیہ قرار دینا	
جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے	۴۳۳
قرضوں کا ادا کرنا	۴۳۳
قرض اچھی طرح سے ادا کرنا	۴۳۴
قرض دار کی نماز جنازہ کا بیان	۴۳۴
مال کو تباہ کرنا یعنی بے جا اسراف منع ہے	۴۳۴
جھگڑوں کے بیان میں	۴۳۵
قرض دار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان	۴۳۵
مدعی یا مدعی علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں	۴۳۶
گری پڑی چیز کو اٹھانے کے بیان میں	۴۳۷
جب گری پڑی چیز کا مالک اس کی پہچان بتا دے تو (اسے چاہئے کہ) اس کو دے دے	۴۳۷
اگر کوئی راستہ میں گری ہوئی کھجور پائے تو کیا کرے؟	۴۳۷
حقوق کے بیان میں	
اللہ تعالیٰ کا سورۂ ہود میں یہ فرمانا کہ ''سن لو! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے''	۴۳۸
کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے	۴۳۹
ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم	۴۳۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ظلم روز قیامت تاریکیوں کا باعث ہوگا	۴۳۹
اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کرائے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضروری ہے	۴۴۰
اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلم سے چھین لی	۴۴۰
جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے دے تو وہ اسے استعمال کرسکتا ہے	۴۴۰
اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا' اور وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے	۴۴۱
اس شخص کا گناہ' جو جان بوجھ کر جھوٹ کے لیے جھگڑا کرے	۴۴۱
مظلوم اگر ظالم کا مال پالے تو بقدر زیادتی اپنا حصہ لے سکتا ہے	۴۴۱
کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے	۴۴۱
گھروں کے صحن کا بیان اور ان میں بیٹھنا اور راستوں میں بیٹھنا	۴۴۲
اگر عام راستہ میں اختلاف ہو تو کیا کیا جائے؟	۴۴۲
مالک کی اجازت کے بغیر اس کا کوئی مال اٹھالینا	۴۴۲
جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے	۴۴۳
جس کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دی ہو تو کیا حکم ہے؟	۴۴۳

شراکت کے بیان میں

مضمون	صفحہ
کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شرکت کا بیان	۴۴۴
بکریوں کا بانٹنا	۴۴۵
مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگا کر اسے شریکوں میں بانٹنا	۴۴۶
تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصہ کر لینا	۴۴۶
اناج میں شرکت کا بیان	۴۴۶

کتاب الرہن

مضمون	صفحہ
گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے	۴۴۸
راہن اور مرتہن میں اگر کسی بات میں اختلاف ہو جائے؟	۴۴۸

غلام آزاد کرنے کے بیان میں

مضمون	صفحہ
کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟	۴۴۹
اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کردے	۴۴۹
آزاد کرنے' طلاق دینے اور اسی طرح دیگر (معاملات) میں غلطی اور بھول ہو جائے	۴۵۰
ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ وہ اللہ کے لئے ہے (تو وہ آزاد ہو گیا) اور آزادی کے ثبوت کے لئے گواہ (ضروری ہیں)	۴۵۰
مشرک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	۴۵۰
اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنائے	۴۵۱
غلام پر دست درازی کرنا مکروہ ہے	۴۵۱
جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے؟	۴۵۲
اگر اپنے غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے	۴۵۲
مکاتب سے کونسی شرطیں کرنا درست ہیں	۴۵۲

ھبہ کی فضیلت اور ترغیب

مضمون	صفحہ
ھبہ کی فضیلت	۴۵۴
شکار کا تحفہ قبول کرنا	۴۵۵
ہدیہ کا قبول کرنا	۴۵۵
اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ اپنی ایک خاص بیوی کے پاس ہو	۴۵۶
جو تحفہ واپس نہ کیا جانا چاہئے	۴۵۷
ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) ادا کرنا	۴۵۷
ہبہ کے اوپر گواہ کرنا	۴۵۸
میاں بیوی کا باہم تحائف کا تبادلہ؟	۴۵۸
خاوند کی موجودگی میں عورت کا کسی کو ہدیہ دینا اور غلام آزاد کرنا	۴۵۸
غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے	۴۵۹
ایسے کپڑے کا تحفہ جس کا پہننا مکروہ ہو	۴۵۹
مشرکین کا ہدیہ قبول کر لینا	۴۶۰
مشرکوں کو ہدیہ دینا	۴۶۱
عمری اور رقبی کا بیان	۴۶۱
شادی میں دلہن کو پہنانے کے لئے کوئی چیز عاریۃً لینا	۴۶۱
تحفہ ملیحہ کی فضیلت کے بارے میں	۴۶۲

Marfat.com

ترجمہ: مولنا محمد اسحق بھٹی حفظہ اللہ

مقدمہ

تمام ستائش اللہ عزوجل کے لیے ہے جو سب مخلوقات کو نہایت عمدہ اور بہترین انداز میں پیدا فرمانے اور ان کی صورت گری کرنے والا ہے۔ وہی ہر چیز عطا فرمانے والا' وہی کامیابی کے دروازے کھولنے والا اور وہی روزی رساں ہے' وہ کسی حق کے بغیر چھوٹی بڑی ہر قسم کی مخلوقات کو اپنی گوناں گوں نعمتوں سے نوازتا ہے اور جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صلاۃ و سلام کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے پیغمبر سراپا صدق پر جو مکارم اخلاق کو ہر اعتبار سے تکمیل کی آخری منزل تک پہنچانے کے لیے دنیا میں تشریف لائے اور جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی۔ آپ کی آل اولاد پر بھی اللہ عزوجل کا سایۂ لطف و کرم ہو جو نہایت کھلے ہاتھوں راہ خدا میں مال و دولت خرچ کرتے رہے اور آپؐ کے صحابہ کرام پر ہمیشہ صبح و شام رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے جنھوں نے ہر آن آپؐ کی اطاعت کیشی اور وفا شعاری کو اپنا مقصد حیات قرار دیے رکھا۔

اللہ کی ستائش اور نبی ﷺ پر درود و سلام کے بعد' اس حقیقت سے آشنا ہونا چاہیے کہ سرخیل محدثین امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رفیع المرتبت کتاب "الجامع الصحیح" اسلامی موضوع کی تصنیفات میں معتبر ترین اور کثیر الفوائد کتاب ہے...... لیکن اس کتاب کے مختلف ابواب میں بہت سی احادیث مکرر بیان ہوئی ہیں (یعنی ایک حدیث متعدد مقامات پر درج ہے) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی شخص کتاب سے اپنی مطلوبہ حدیث تلاش کرنا چاہے تو اسے بڑی دقت پیش آتی ہے اور بے حد محنت کے بعد اسے اس حدیث کا پتا چلتا ہے۔ اس تکرار سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد تو مختلف طرق احادیث بیان کرنا تھا تاکہ ان کو مرتبہ شہرت حاصل ہو جائے۔ لیکن ہمارا اصل مقصد احادیث کے اس مجموعے سے کسی حدیث سے آگاہ ہونا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ رہا ان احادیث کی صحت کا معاملہ' تو یہ سب کو معلوم ہے کہ اس مجموعہ احادیث کی تمام حدیثیں صحیح اور معتبر ترین ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کو مختلف اسانید کے ساتھ متفرق ابواب میں درج کرتے ہیں۔ بسا اوقات اس باب سے حدیث کا بہت دور کا تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ذہن اس طرف منتقل ہی نہیں ہوتا کہ اس حدیث کا اس باب میں درج کرنا مناسب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طالب کے لیے اپنی مطلوبہ حدیث تلاش کرنا اور اس کی تمام اسانید سے مطلع ہونا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا ہے کہ غلط فہمی کی بنا پر بعض متاخرین حفاظ حدیث نے انکار کر دیا کہ ایسی احادیث صحیح بخاری میں مندرج

Marfat.com

ہیں وہ احادیث متفرق ابواب میں مذکور تھیں' اس لیے ان کی طرف آسانی سے ان کے ذہن کی رسائی نہیں ہو سکی تھی۔"

اس صورتِ حال کے پیش نظر میں نے خیال کیا کہ اپنی اس کتاب میں درج ذیل امور کا التزام کیا جائے۔

☆ صحیح بخاری کی تمام حدیثیں اسناد و تکرار کے بغیر جمع کر دی جائیں تاکہ مطلوبہ حدیث تلاش کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

☆ ہر مکرر حدیث ایک ہی مقام پر درج کر دوں' لیکن اگر کسی دوسرے مقام پر اس حدیث میں کچھ زیادہ الفاظ ہوں تو پوری حدیث درج کرنے کے بجائے صرف ان زیادہ الفاظ کا حوالہ دے دوں۔

☆ اگر پہلے کسی حدیث کا مختصر طور سے ذکر ہوا ہو اور بعد میں کسی مقام پر اس کی تفصیل ہو تو اضافی فائدے کو سامنے رکھتے ہوئے' دوسری تفصیلی روایت نقل کر دوں۔

☆ صرف مرفوع اور متصل احادیث بیان کر دوں' مقطوع اور معلق روایات ترک کر دوں۔

☆ جو واقعات صحابہ کرام اور ان کے بعد آنے والے لوگوں سے متعلق ہیں اور نبی کریم ﷺ کی حدیث سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے' انھیں چھوڑ دیا جائے مثلاً نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سقیفہ بنو ساعدہ میں جانا اور وہاں جا کر گفتگو کرنا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت' ان کا اپنے بیٹے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جانے اور ان کے گھر میں (نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس) دفن ہونے کی اجازت لینے کی وصیت کرنا' آئندہ مجلس شوریٰ کے متعلق ان کا فرمان' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ادائے قرض کے لیے اپنے بیٹوں کو وصیت اور اس قسم کے بعض دوسرے واقعات درج نہیں کروں گا۔

☆ ہر حدیث کے آغاز میں صرف اسی صحابی کا اسم گرامی ذکر کروں گا جس نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی تاکہ فوراً ہی پڑھنے والے کو اس کے راوی کا پتا چل جائے۔

☆ راوی کا نام انہی الفاظ میں درج کروں گا' جن الفاظ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے درج کیا ہے۔ مثلاً حضرت امام کبھی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا' کبھی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کبھی عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' کبھی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کبھی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' کبھی عن انس رضی اللہ عنہ اور کبھی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں بھی اسی طرح ذکر کروں گا اور اس سے میں ان کی پوری متابعت کروں گا۔

☆ اسی طرح صحابی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کبھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عن النبی ﷺ کہتے ہیں اور کبھی قال رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں۔ کبھی ان النبی ﷺ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

بہر کیف میں نے اس طرح کے الفاظ ذکر کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا پورا اتباع کیا ہے۔ اگر اس کتاب کے کسی مقام پر قاری کو الفاظ کا کوئی اختلاف دکھائی دے تو اسے صحیح بخاری کے متعدد نسخوں کے اختلاف پر محمول کیا جائے۔

یہاں یہ بتا دوں کہ صحیح بخاری کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے مختلف مشائخ کرام سے کئی متصل

Marfat.com

اسانید حاصل ہیں جو حضرت امام بخاری تک پہنچتی ہیں' ان میں چند یہ ہیں-

پہلی سند: ۸۲۳ھ میں یمن کے دارالحکومت تعز میں اپنے شیخ علامہ نفیس الدین ابوالربیع سلیمان بن ابراہیم علوی سے میں نے صحیح بخاری کے چند اجزاء پڑھ کر اور اکثر اجزا کا سماع کر کے حاصل کی- میرے اس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد مکرم سے اجازہ حدیث حاصل کیا تھا- بعدازاں انھوں نے اپنے شیخ شرف المحدثین موسیٰ بن موسیٰ بن علی دمشقی معروف بہ غزولی سے پوری صحیح بخاری پڑھی- شیخ ممدوح کے والد کو شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب حجار سے قولاً اور ان کے استاذ کو سماعاً اجازت حاصل ہے-

دوسری سند: مجھے امام ابوالفتح محمد بن امام زین الدین ابو بکر بن حسین مدنی عثمانی سے صحیح بخاری کے اکثر حصے کی سماعاً اور ویسے تمام کتاب کی روایت کی اجازت حاصل ہے-

اسی طرح شیخ امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد جزری دمشقی سے اور قاضی علامہ حافظ تقی الدین محمد بن احمد فاسی سے جو مکہ مکرمہ میں مسند قضا پر متمکن تھے مجھے بہ صورت اجازہ سند حاصل ہے-

ان تینوں شیوخ کو شیخ المحدثین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیقی دمشقی معروف بہ ابن رسام سے انھیں ابوالعباس حجار سے شرف اجازہ حاصل ہے-

مجھے اپنے شیخ ابوالفتح کے فرزند گرامی شیخ امام زین الدین ابو بکر بن حسین مدنی مراغی سے سند عالی حاصل ہے- جو تیسری سند ہے نیز میں قاضی القضاۃ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے اجازہ عامہ سے بہرہ ور ہوں-

میرے ان دونوں شیوخ کرام کو شیخ ابوالعباس حجار سے شرف اجازہ حاصل ہے- شیخ ابوالعباس حجار کو شیخ حسین بن مبارک زبیدی سے' انھیں شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب ہروی صوفی سے' انھیں شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر داودی سے' انھیں امام ابو عبداللہ بن احمد بن حمویہ سرخسی سے اور انھیں شیخ محمد بن یوسف فربری سے اور انھیں شیخ کبیر امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سند اجازہ حاصل ہے-

ان کے علاوہ بھی میری متعدد اسانید ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہیں-

میں نے یہاں صرف چند مشہور اور عالی اسناد کا ذکر کیا ہے' ورنہ ان کے علاوہ بھی مجھے بہت سے شیوخ حدیث سے حصول اجازہ کی سعادت حاصل ہے' ان سب کا ذکر طوالت کا باعث ہو گا-

اس کتاب کو میں نے التجرید الصریح لا احادیث الجامع الصحیح کے نام سے موسوم کیا ہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے لیے سود مند بنائے اور اس کے ذریعے سے قارئین کرام کے اعمال و مقاصد کی اصلاح فرمائے- وصلی اللہ علی نبینا محمد و الہ و صحبہ اجمعین-

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے ١

١- كِتَاب بَدْءُ الْوَحْيِ — آغاز وحی کا بیان

١- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

باب: اس بارے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی

١- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سلم يَقُوْلُ: **إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.**

١- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا- آپ فرمار ہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا- پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو- پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے-

٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سَلم: أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِي مَا يَقُوْلُ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِيْ الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ

٢- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص حارث بن ہشام نامی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تھا کہ حضور آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی کی سی آواز محسوس ہوتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے- جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل ودماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے- پس میں اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے، کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی

Marfat.com

فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

۳- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سلم مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِيْ النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ. ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. قَالَ: فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِىءٍ. قَالَ: فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اِقْرَأْ: قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ. فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيَ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ. فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سلم ، يَرْجُفُ فُؤَادُهُ. فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ. لَقَدْ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِيْ. فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ : كَلاَّ وَاللهِ مَا يُخْزِيْكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى

میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ ﷺ کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔

۳- حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا-- آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا-- پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت اور یاد الٰہی و ذکر و فکر میں مشغول رہتے- جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے- توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے' یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا' آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی' پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو' میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں --اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی' پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں --فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا' پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے --پس یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیلؑ سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا-- آپ حضرت خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو' مجھے کمبل اڑھا دو --لوگوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا --جب آپ کا ڈر جاتا رہا-- تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت

Marfat.com

أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى - ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ- وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْراً قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ : يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلم خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوْسَى، يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلم: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ.

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے 'خدا کی قسم آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا' آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں' آپ تو کنبہ پرور ہیں' بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں' مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں' مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت و خواری کی موت نہیں پا سکتا۔ پھر مزید تسلی کے لیے حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں' جو ان کے چچازاد بھائی تھے اور زمانۂ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے' چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے (انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے) وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمدؐ) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے' اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپؐ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا' جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش' میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے' مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو

Marfat.com

میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا- مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے- پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی-

٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: **بَيْنَا أَنَا أَمْشِي، إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رأسي فَإِذَا الْمَلَكُ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِيْ زَمِّلُوْنِيْ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثيابك فَطَهر وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾**. فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

۴- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز میں چلا جارہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان وزمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے- میں اس سے ڈر گیا اور گھر آنے پر میں نے پھر کمبل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی- اس وقت اللہ پاک کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں- اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ- اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی-

٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُحَرِّكُهُمَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَأُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کلام الٰہی ﴿**لاتحرك به لسانك**.... الخ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت بہت سختی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس کی (علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ یاد کرنے کے لیے آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے- ابن عباسؓ نے کہا میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے- (ابن عباس نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمد! قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ' اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے- پھر جب ہم پڑھ چکیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو- ابن عباسؓ فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ آپ اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو- اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے- پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو پڑھو (یعنی اسکو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس حضرت جبرئیلؑ (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے- جب وہ چلے

Marfat.com

كَمَا قَرَأَهُ.

جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (وحی) کو اسی طرح پڑھتے جس طرح حضرت جبریلؑ علیہ السلام نے اسے پڑھا تھا۔

٦- وَ عَنه قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ. فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریلؑ آپؐ سے ملتے بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے۔ جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض آنحضرتؐ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔

٧- وَ عَنهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِيْ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَ فَقَالَ : أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟.

۷- ابو سفیانؓ بن حرب نے ابن عباسؓ سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بلانے کو بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لئے ملک شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور ابو سفیان سے ایک وقتی عہد کیا ہوا تھا۔ جب ابو سفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا پہنچے جہاں ہرقل نے دربار طلب کیا تھا۔ اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ (علماء، وزراء، امراء) بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلوایا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا زیادہ قریبی عزیز ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس کو (ابو سفیان کو) میرے قریب لا کر بٹھاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کی پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابو سفیان سے اس شخص کے (یعنی محمد ﷺ کے) حالات پوچھتا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے کسی بات میں جھوٹ بول دے تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ (ابو سفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم! اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ ﷺ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ ہے کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ فَقَالَ: أَدْنُوْهُ مِنِّيْ، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ.

Marfat.com

فَوَ اللهِ لَوْ لاَ الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثُرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ ؟ قُلْتُ : هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُم ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُم. قَالَ: أَيَزِيْدُونَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُوْنَ. قَالَ : فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ : فَهَلْ يَغْدِرُ ؟ قُلْتُ: لاَ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لاَ نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا.

قَالَ: وَلَم يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئاً غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ.قَالَ : فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ: مَا ذَا يَأْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ: يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. وَاتْرُكُوْا مَا كان يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ : وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبلَهُ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ

اونچے عالی نسب والے ہیں -کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا' اچھا اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں -پھر اس نے کہا' بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں کمزوروں نے -پھر کہنے لگا' اس کے تابعدار روز بڑھتے جاتے ہیں یا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں -کہنے لگا' کیا اپنے اس دعوائے (نبوت) سے پہلے کبھی (کسی بھی موقع پر) اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مقررہ مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرنے والا ہے -(ابو سفیان کہتے ہیں) میں اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) اس گفتگو میں شامل نہ کر سکا- ہرقل نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی لڑائی بھی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا ہاں- بولا پھر تمہاری اور اس کی جنگ کا کیا حال ہوتا ہے؟ میں نے کہا' لڑائی ڈول کی طرح ہے' کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) جیت لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے جیت لیتے ہیں -ہرقل نے پوچھا' وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا' وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو' اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو اور ہمیں نماز پڑھنے' سچ بولنے' پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے -(سب سن کر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابو سفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں -میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی' تو تم نے جواب دیا کہ نہیں' تب میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اسی بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے -میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے' تم نے کہا کہ نہیں -تو میں نے (دل میں) کہا کہ ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو

Marfat.com

قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَاءِهِ مِنْ مَلِكٍ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَّ، قُلْتُ فَلَو كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذِرَ الكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوْهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيْدُونَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيْمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الْإِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَّ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْا اللهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَو أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوكُنْتَ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الَّذِيْ بُعِثَ بِهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيُّ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ:

کہہ دوں گا کہ وہ شخص (اس بہانہ) اپنے آباء واجداد کی بادشاہت اور ان کا ملک (دوبارہ) حاصل کرنا چاہتا ہے — اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے؟ تم نے کہا کہ نہیں — تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے — اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی — تم نے کہا کمزوروں نے اس کی اتباع کی ہے' تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے متبعین ہوتے ہیں — اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں — تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے — اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے — تم نے کہا نہیں' تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے جن کے دلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے وہ اس سے لوٹا نہیں کرتے — اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں — تم نے کہا نہیں — پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے' وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے — اور میں نے تم سے کہا کہ وہ تم سے کس چیز کے لئے کہتے ہیں — تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ اکیلے کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں' سچ بولنے اور پرہیز گاری کا حکم دیتے ہیں — لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا کہ جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں — مجھے معلوم تھا کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر ہوگا — اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لئے ہر تکلیف گوارا کرتا — اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا — ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا وہ خط منگایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حاکم بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا — پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا تھا):

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ.

سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ. فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيْسِيِّيْنَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾.

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے-

اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی طرف سے یہ خط ہے

ہر قل شاہ روم کے لئے -اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے -اس کے بعد میں آپ کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں -اگر آپ اسلام لے آئیں گے تو (دین و دنیا میں) سلامتی نصیب ہو گی -اللہ آپ کو دوہرا ثواب دے گا اور اگر آپ (میری دعوت سے) روگردانی کریں گے تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ ہی پر ہو گا اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات پر آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے' وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے -پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیر لیں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گزار ہیں-

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ، وَأُخْرِجْنَا. فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِيْنَ أُخْرِجْنَا : لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلاَمَ.

ابو سفیان کہتے ہیں: جب ہر قل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا -تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغا ہوا -بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا -تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے (آنحضرت ﷺ) کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا -(دیکھو تو) اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے -مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ عنقریب غالب ہو کر رہیں گے حتی کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ - صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ- أُسْقِفَ عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ، فَقَالَ له بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ. قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوْهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ

(راوی کا بیان ہے کہ) ابن ناطور ایلیاء کا حاکم ہر قل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا کہ ہر قل جب ایلیاء آیا' ایک دن صبح کو پریشان اٹھا تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج ہم آپ کی حالت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہر قل نجومی تھا' علم نجوم میں وہ پوری مہارت رکھتا تھا- اس نے اپنے ہم نشینوں کو بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ ہمارے ملک پر غالب آ گیا

Marfat.com

فِيْ النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذَا الأُمَّةِ ؟ قَالُوا : لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلاَّ الْيَهُودُ، فَلاَ يُهِمَّنَّكَ شَأْ نُهمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم . فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لاَ؟ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ : هُمْ يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ، وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ. وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِيْ الفَلاَحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الإِيْمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ. وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ. فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

ہے- (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا- سو ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں- سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجئے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیئے جائیں وہ لوگ انہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا- جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا- اس نے رسول اللہ ﷺ کے حالات بیان کئے- جب ہرقل نے (سارے حالات) سن لئے تو کہا کہ جاکر دیکھو وہ ختنہ کئے ہوئے ہے یا نہیں؟ انہوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے- ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں- تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی (محمد ﷺ) اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں- پھر اس نے اپنے ایک دوست کو رومیہ خط لکھا اور وہ بھی علم نجوم میں ہرقل کی طرح ماہر تھا- پھر وہاں سے ہرقل حمص چلا گیا- ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا- اس کی رائے بھی حضور ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمد ﷺ (واقعی) پیغمبر ہیں- اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا اور اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر لئے گئے- پھر وہ (اپنے خاص محل سے) باہر آیا- اور کہا: "اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی میں کچھ حصہ تمہارے لیے بھی ہے؟ اگر تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو اور مسلمان ہو جاؤ" (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے (مگر) انہیں بند پایا- آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو میرے پاس لاؤ- (جب وہ دوبارہ آئے) تو اس نے کہا میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی سو وہ میں نے دیکھ لی- تب (یہ بات سن کر) وہ سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس سے خوش ہو گئے- بالآخر ہرقل کی آخری حالت یہ ہی رہی-

Marfat.com

۲- کتاب الایمان

کتاب الایمان

۱-بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ))

۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اسلام (کا محل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا

۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے—اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا—

۲- بَابٌ أُمُورُ الإِيمَانِ

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.

باب: ایمان کے کاموں کا بیان

۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے—

۳- بَابٌ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۱۰- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ.

باب: اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان بچے رہیں (کوئی تکلیف نہ پائیں)

۱۰- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا—

٤- بَابٌ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟

۱۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

باب: اس بیان میں کہ کون سا اسلام افضل ہے

۱۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جس کے ماننے والے مسلمانوں کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں—

Marfat.com

٥- بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلَامِ

١٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ .

باب:اس بیان میں کہ (بھوکے ناداروں کو) کھانا کھلانا بھی اسلام میں داخل ہے

۱۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانو اس کو بھی اور جس کو نہ پہچانو اس کو بھی، الغرض سب کو سلام کرو۔

٦- بَابٌ: مِنَ الإِيْمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

١٣- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

باب : اس بارے میں کہ ایمان میں داخل ہے کہ مسلمان جو اپنے لئے دوست رکھتا ہے وہی چیز اپنے بھائی کے لیے دوست رکھے

۱۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے نقل فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔

٧- بَابٌ: حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الإِيْمَانِ

١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ.

١٥- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

باب : اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ سے محبت رکھنا بھی ایمان میں داخل ہے

۱۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہ ہوگا جب تک میں اس کے والد اور اولاد سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں۔

۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایمان دار نہ ہوگا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔

٨- بَابٌ: حَلَاوَةُ الإِيْمَانِ

١٦- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: أَنْ

باب:ایمان کی مٹھاس کے بیان میں ہے

۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس

Marfat.com

يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا- اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں' دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت رکھے' تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے-

٩- بَابٌ: عَلَامَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

باب: اس بیان میں کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

١٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّالْأَنْصَارِ وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

١٧- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہی روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی نشانی ہے-

١٨- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: بَايِعُوْنِيْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوْفٍ. فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ، وَ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ. فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ.

١٨- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے' چوری نہ کرو گے' زنا نہ کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور نہ عمداً کسی پر کوئی ناحق بہتان باندھو گے اور کسی بھی اچھی بات میں (خدا کی) نافرمانی نہ کرو گے- جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے تحت) سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لئے بدلا ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالہ ہے' اگر چاہے معاف کرے اور اگر چاہے سزا دے دے- (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی-

Marfat.com

۱۰- بَابٌ: مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.**

باب: اس بیان میں کہ فتنوں سے دور بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں شامل ہے

۱۹- ابو سعید خدریؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اس کی) بکریاں ہوں گی- جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لئے بھاگ جائے گا-

۱۱- بَابٌ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ))

۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ مِنَ الأَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ. قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: **إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا.**

باب: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل کہ "میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں"

۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کسی کام کا حکم دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی (اس پر) صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں ہیں (آپ تو معصوم ہیں) اور آپ کی اللہ پاک نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں- (اس لئے ہمیں اپنے سے کچھ زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمایئے- (یہ سن کر) آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ خفگی آپ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہونے لگی- پھر فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں- (پس تم مجھ سے بڑھ کر عبادت نہیں کر سکتے)

۱۲- بَابٌ تَفَاضُلُ اَهْلِ الإِيْمَانِ فِي الأَعْمَالِ

۲۱- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: **يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ**

باب: (اس بیان میں کہ) ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا (عین ممکن ہے)

۲۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے- اللہ پاک فرمائے گا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو' اس کو بھی دوزخ سے نکال لو- تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے اور وہ جل کر کوئلے

Marfat.com

إِيمَان، فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ، شَكٌّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟

۲۲-وَعَنْهُ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الدِّيْنَ.

کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے- پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے- (یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے کہ اوپر کے راوی نے کون سا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے-

۲۲- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا اور میں نے (یہ خواب) دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ان (کے بدن) پر قمیصیں ہیں بعضے قمیص تو (صرف) پستانوں (ہی) تک ہیں اور بعضے ان سے نیچے ہیں اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ بھی) میرے سامنے پیش کئے گئے اور ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے- (وہ اتنی نیچی ہے) کہ وہ اس کو کھینچتے ہوئے چلتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (قمیص کی تعبیر میں نے) دین (لی) ہے-

۱۳- بَابٌ: الْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ

۲۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ - وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيْمَانِ.

باب: شرم وحیا بھی ایمان سے ہے

۲۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے ایک بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو- آپؐ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر رہنے دو کیونکہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے-

۱۴- بَابٌ ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾

۲٤- وعنه رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں کہ اگر وہ (کافر) توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی ان سے جنگ نہ کرو)

۲۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کرلیں کہ اللہ

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں' جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے' سوائے اسلام کے حق کے۔ (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

١٥- بَابٌ: مَنْ قَالَ إِنَّ الإِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

باب: اس شخص کے قول کی تصدیق میں جس نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے

٢٥- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا" کہا گیا' اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" کہا گیا' پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "حج مبرور۔"

١٦- بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنِ الإِسْلاَمُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ

باب: جب حقیقی اسلام پر کوئی نہ ہو

٢٦- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا- وَسَعْدٌ جَالِسٌ - فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ؟ فَوَ اللّٰهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلاً. ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللّٰهِ إِنِي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلاً ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِيْ. وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ،

۲۶- حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطیہ دیا اور سعد وہاں موجود تھے۔ (وہ کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہ دیا۔ حالانکہ وہ ان میں مجھے سب سے زیادہ پسند تھا میں نے کہا حضور آپ نے فلاں کو کچھ نہ دیا حالانکہ میں اسے مومن گمان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مومن یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر چپ رہ کر پھر پہلی بات دہرانے لگا کہ آپ نے فلاں شخص کو کیوں نظر انداز کر دیا اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا "یا مسلمان" پھر میں تھوڑی دیر چپ رہا پھر اس کے متعلق جو میں جانتا تھا اس نے مجبور کیا تو میں نے تیسری مرتبہ وہی عرض کیا۔ حضورؐ نے بھی وہی جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سعد! باوجود یہ کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے (پھر بھی میں اسے نظر

Marfat.com

إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ.

انداز کر کے) کسی اور دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے یہ مال دے دیتا ہوں کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھا ڈال دے۔

١٧- بَابٌ: كُفْرَانُ الْعَشِيرِ، وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ.

باب: خاوند کی ناشکری کے بیان میں اور ایک کفر کا (اپنے درجہ میں دوسرے کفر سے فرق)

٢٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أُرِيتُ النَّارَ، فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ. قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

٢٧- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔ کہا گیا حضور کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

١٨- بَابٌ: الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلاَ يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلاَّ بِالشِّرْكِ

باب: گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا (صرف) ان کے ارتکاب سے بغیر شرک کے کافر نہ کہا جائے

٢٨- عن أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ. إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ.

٢٨- حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص یعنی غلام کو برا بھلا کہا تھا اور اس کی ماں کی غیرت دلائی (یعنی گالی دی) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ معلوم کر کے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! تو نے اسے ماں کے نام سے غیرت دلائی ہے' بے شک تجھ میں ابھی کچھ زمانۂ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ (یاد رکھو) ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر) انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کیلئے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔

Marfat.com

۱۹-باب: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾

۲۹- عن أبي بَكْرَةَ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه و سلم هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

باب: اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو (دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمان کہا حالانکہ وہ گناہ کے مرتکب ہیں)

۲۹- حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہونا چاہیے) مقتول کیوں؟ فرمایا" وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی حرص رکھتا تھا-" (موقع پاتا تو وہ اسے ضرور قتل کر دیتا' دل کے عزم صمیم پر وہ دوزخی ہوا)

۲۰- بَابٌ: ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ

۳۰- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

باب: اس بیان میں کہ بعض ظلم بعض سے ادنیٰ ہیں

۳۰- عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب سورۂ انعام کی یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں گناہوں کی آمیزش نہیں کی تو آپ کے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو بہت ہی مشکل ہے- ہم میں کون ایسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا- تب اللہ پاک نے سورۂ لقمان کی یہ آیت اتاری کہ بے شک شرک بڑا ظلم ہے-

۲۱- بَابٌ: عَلَامَاتُ الْمُنَافِقِ

۳۱- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

۳۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ

باب: منافق کی نشانیوں کے بیان میں

۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق کی علامتیں تین ہیں- جب بات کرے جھوٹ بولے 'جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے-

۳۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ

Marfat.com

كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(بھی) نفاق ہی ہے' جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

۲۲- بابٌ: قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الإِيمان

باب: شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) بھی ایمان (ہی میں داخل) ہے

۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۳۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لئے ذکر و عبادت میں گزارے' اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۲۳- بَابٌ: الْجِهَادُ مِنَ الإِيمانِ

باب: جہاد بھی جزو ایمان ہے

۳٤- و عنه رضي الله عنه عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْتَدَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ - لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِيْ أَوْتَصْدِيقٌ بِرُسُلِيْ- أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَلَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ.

۳۴- حضرت ابوہریرہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلا' اللہ اس کا ضامن ہو گیا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سر فروشی کیلئے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کر دوں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ' یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں (رسول اللہ نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں۔

۲٤- بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: اس بارے میں کہ رمضان شریف کی راتوں میں نفلی قیام کرنا بھی ایمان ہی میں سے ہے

۳٥- و عنه رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه و سلمقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

۳۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہی روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لئے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش

Marfat.com

ذَنْبِهِ.

دیئے جاتے ہیں۔

۲۵- بَابٌ: صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الإِيْمَانِ

باب: اس بیان میں کہ خالص نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں۔

٣٦- وَعَنْهُ رضي الله عنه: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۳۶- حضرت ابوہریرہؓ نے ہی نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

۲٦- بَابٌ: الدِّيْنُ يُسْرٌ،

باب: اس بیان میں کہ دین آسان ہے

٣٧- وَعَنْهُ رضي الله عنه أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلاَّ غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ.

۳۷- حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اس لئے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو (نماز پانچ وقتہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ پابندی سے ادا کرو)۔

۲۷- بَابٌ: الصَّلاَةُ مِنَ الإِيْمَانِ،

باب: اس بارے میں کہ نماز ایمان کا جزو ہے

٣٨- عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ - أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ- مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلاَةٍ صَلاَّهَا صَلاَةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه و سلم قِبَلَ مَكَّةَ،

۳۸- حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی ننہال میں اترے، جو انصار تھے اور وہاں آپ نے ١٦ یا ١٧ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کی خواہش تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا) تو سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی عصر کی نماز تھی۔ وہاں آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی، پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا مسجد (بنی حارثہ) کی طرف گزر ہوا تو وہ لوگ رکوع میں تھے۔ وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے

Marfat.com

فَذَارُوا - كَمَا هُمْ - قِبَلَ الْبَيْتِ. وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُم إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيتِ الْمَقْدِسِ، وَأَهلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ.

ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔(یہ سن کر) وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے اور جب رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انہیں یہ امر ناگوار ہوا۔

۲۸ - بَابٌ: حُسْنُ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب: آدمی کے اسلام کی خوبی (کے درجات کیا ہیں)

۳۹- عن أبي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم يَقُولُ: **إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا، إِلاَّ أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا.**

۳۹- حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا معاف فرما دیتا ہے اور اب اس کے بعد کے لئے بدلہ شروع ہو جاتا ہے (یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلہ دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی در گزر کرے (اور اسے بھی معاف فرما دے۔ یہ بھی اس کیلئے آسان ہے)

۲۹- بَابٌ: أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَدْوَمُهُ

باب: اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے

۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِندَهَا امْرَأَةٌ. قَالَ: مَنْ هذِهِ؟ قَالَتْ: فُلَانَةُ - تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا - قَالَ: **مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُونَ، فَوَ اللهِ لاَ يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا.** وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) ان کے پاس آئے 'اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی' آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا 'فلاں عورت اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا' مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی عمل زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)

Marfat.com

۳۰- بَابٌ: زِيَادَةُ الإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهِ

٤١- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم فَقَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

٤٢- عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا: قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا﴾ (الْمَائِدَة : ٣).

قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه : قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم : وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ، يَوْمَ جُمُعَةٍ.

باب: ایمان کی کمی اور زیادتی کے بیان میں

۴۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا' وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے-

۴۲- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو' اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے- آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (سورہ مائدہ کی یہ آیت کہ) آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا-"
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ ﷺ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے-

۳۱- بَابٌ: الزَّكَاةُ مِنَ الإِسْلاَمِ

٤٣- عن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضي الله عنه يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه و سلم أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلاَ نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟

باب: زکوۃ دینا اسلام میں داخل ہے

۴۳- حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا' سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے' ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا' جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے- آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے- اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں- آپ

Marfat.com

قَالَ: لاَ، إلاَّ أنْ تطَوَّعَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم: وَصِيَامُ رَمَضانَ. قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لاَ، إلاَّ أنْ تطَوَّعَ. قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم الزَّكَاةَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غيرُهَا؟ قَالَ: لاَ، إلاَّ أنْ تطَوَّعَ. قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ : واللهِ لاَ أَزِيْدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم : أَفْلَحَ إنْ صَدَقَ.

نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا- اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے- آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے) طلحہؓ نے کہا اور آنحضرت ﷺ نے اس سے زکوٰة کا بیان کیا- وہ کہنے لگا کہ بس اور کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے- آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے) راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا- یوں کہتا جاتا تھا 'قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا-

٣٢- بَابٌ: اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے

٤٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيْرَاطٍ.

۴۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد کا پہاڑ' اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا-

٣٣- بَابٌ: خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

باب: مومن کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر تک نہ ہو

٤٥- عن عَبْدِ اللهِ بن مسعود رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

۴۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے-

٤٦- عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ،

۴۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنے حجرے سے نکلے 'لوگوں کو شب قدر بتانا چاہتے تھے (کہ وہ کون سی رات ہے) اتنے میں دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے- آپ ﷺ نے فرمایا' میں تو اس لئے باہر نکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں

Marfat.com

وَإِنَّهُ تَلاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُم اَلْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ.

٣٤- بَابٌ: سُؤَالُ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الإِيْمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ، وَبَيَانِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ.

٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الإِيْمَانُ؟ قَالَ: الإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَبِرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلاَةَ ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ. قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا؛ وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللهُ. ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم : ﴿إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الاية﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ. فَقَالَ: رُدُّوهُ. فَلَمْ يَرَوا شَيْئًا. فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ.

فلاں آدمی لڑ پڑے تو وہ میرے دل سے اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمہاری بہتری ہو- (تو اب ایسا کرو کہ) شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں انتیسویں و پچیسویں رات میں ڈھونڈا کرو-

باب: حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایمان اسلام احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں پوچھنا

۴۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ- پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے پھر جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ فرض ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو- پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا- آپ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے- پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں- وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا- پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہو گی (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا- آپ نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ- لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا- آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے-

٣٥- بَابٌ: فَضْلُ مَنْ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ

باب: اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو اپنا دین قائم رکھنے کے لئے گناہ سے بچ گیا

٤٨- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صلي الله عليه و سلم يَقُوْلُ: الحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالحَرَامُ بَيِّنٌ وبينهما مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِن النَاسِ فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِه، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مِلْكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى الله فِيْ أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ. أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

۴۸- حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے- وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے- اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں- (پس ان سے بچو اور) سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا- سن لو! وہ ٹکڑا (آدمی کا) دل ہے-

٣٦- بَابٌ: أَدَاءُ الخُمُسِ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا بھی ایمان سے ہے

٤٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: مَنِ القَوْمُ - أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟- قَالُوا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ- أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ

۴۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون سی قوم کے لوگ ہیں یا یہ وفد کہاں کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں- آپ نے فرمایا مرحبا اس قوم کو یا اس وفد کو' نہ ذلیل ہونے والے نہ شرمندہ ہونے والے

Marfat.com

نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيْمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الإِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ ونَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ - وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ - وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

(یعنی ان کا آنا بہت خوب ہے) وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں صرف ان حرمت والے مہینوں میں آ سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافروں کا قبیلہ آباد ہے۔ پس آپ ہم کو ایک ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم اپنے پچھلے لوگوں کو بھی کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر عمل درآمد کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور انہوں نے آپ سے اپنے برتنوں کے بارے میں بھی پوچھا۔ آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار قسم کے برتنوں کو استعمال میں لانے سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا کہ ایک اکیلے خدا پر ایمان لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ جانتے ہو ایک اکیلے خدا پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اس کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے جو ملے اس کا پانچواں حصہ (مسلمانوں کے بیت المال میں) داخل کرنا اور چار برتنوں کے استعمال سے آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔ سبز لاکھی مرتبان سے اور کدو کے بنائے ہوئے برتن سے لکڑی کے کھودے ہوئے برتن سے، اور روغنی برتن سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو حفظ کر لو اور ان لوگوں کو بھی بتلا دینا جو تم سے پیچھے ہیں اور یہاں نہیں آئے ہیں۔

۳۷- بَابٌ: مَا جَاءَ أَنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

باب: ثواب کے تمام کام نیت پر موقوف ہونے کا بیان

۵۰- عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه حديث إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وقد تقدّم في أوّل الكتاب وزادهنا بعد قَولِهِ وَإِنَّمَا وَلِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَسَرَدَ باقي

۵۰- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمل نیت ہی سے صحیح ہوتے ہیں (یا نیت ہی کے مطابق ان کا بدلہ ملتا ہے۔ یہ حدیث شروع کتاب میں گذر چکی ہے البتہ یہاں کچھ اضافہ ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے گا۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے ہجرت کرے اس کی ہجرت

Marfat.com

الحديث.

اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لئے ہو گی۔

٥١- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا انفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَافَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ.

۵۱- عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے پس وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

٣٨- بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

باب: نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے

٥٢- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۵۲- حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے (کے اقرار) پر بیعت کی۔

٥٣- و عنه رضي الله عنه قَالَ: إِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه و سلم قُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ. فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، فَبَايَعْتُهُ عَلَى هٰذَا.

۵۳- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں آپؐ نے مجھ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کیلئے شرط کی۔ پس میں نے اس شرط پر آپ سے بیعت کر لی۔

Marfat.com

۳- كتاب العلم
علم کا بیان

١- بَابٌ: فَضْلُ العِلْمِ

٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحَدِّثُ. فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَمْ يَسْمَعْ. حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: **أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟** قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم . قَالَ: **فَإِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.** فَقَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُها؟ قَالَ: **إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ** السَّاعَةَ.

باب : علم کی فضیلت کے بیان میں

۵۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے- اتنے میں ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ اپنی گفتگو میں مصروف رہے- بعض لوگ (جو مجلس میں تھے) کہنے لگے آپ ﷺ نے دیہاتی کی بات سنی لیکن پسند نہیں کی اور بعض کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں- جب آپ اپنی باتیں پوری کر چکے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یوں فرمایا وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں گیا اس (دیہاتی) نے کہا (حضور) میں موجود ہوں- آپ نے فرمایا کہ جب امانت (ایمانداری دنیا سے) اٹھ جائے تو قیامت قائم ہونے کا انتظار کر- اس نے کہا ایمانداری اٹھنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب (حکومت کے کاروبار) نالائق لوگوں کو سونپ دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کر-

٢- بَابٌ: مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالعِلْمِ

٥٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ **وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ** مَرَّتَيْنِ أَوْ

باب: اس کے بارے میں جس نے علمی مسائل کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا

۵۵- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا ایک سفر میں جو ہم نے کیا تھا آنحضرت ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے اور آپ ہم سے اس وقت ملے جب (عصر کی) نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے- پس پاؤں کو خوب دھونے کے بدل ہم یوں ہی ساد ھو رہے تھے- (یہ حال دیکھ کر) آپ نے بلند آواز سے پکارا دیکھو! ایڑیوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے۔ دو یا تین بار آپ ﷺ

Marfat.com

ثلاثًا.

٣- بَابٌ: طَرْحُ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

٥٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟ قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِيْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ. فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ.

٤- بَابٌ: الْقِرَاءَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ

٥٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟- وَالنَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ- فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم: قَدْ أَجَبْتُكَ. فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلاَ تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ. فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ :

نے (یوں ہی بلند آواز سے) فرمایا۔

باب: اس بارے میں کہ استاد اپنے شاگردوں کا علم آزمانے کے لیے ان سے کوئی سوال کرے۔ (یعنی امتحان لینے کا بیان)

۵۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی بھی یہی مثال ہے بتلاؤ وہ کونسا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں میں چلے گئے۔ عبداللہ نے کہا کہ میرے دل میں آیا کہ بتلادوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن (وہاں بہت سے بزرگ موجود تھے اس لئے) مجھ کو شرم آئی۔ آخر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی بیان فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے بتلایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب: شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا اور اس کو سنانا

۵۷- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک بار ہم مسجد میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا (بھائیو) تم لوگوں میں محمد (ﷺ) کون سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا (حضرت) محمد (ﷺ) یہ سفید رنگ والے بزرگ ہیں جو تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ تب وہ آپ سے مخاطب ہوا کہ اے عبدالمطلب کے فرزند! آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہو میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ وہ بولا میں آپؐ سے کچھ دینی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے بھی پوچھوں گا تو آپ میرے بارے اپنے دل میں برا نہ مانئے گا۔ آپ نے فرمایا نہیں جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ تب اس نے کہا کہ میں آپ کو آپ کے رب اور اگلے لوگوں کے رب تبارک وتعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو

Marfat.com

أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: **اللّٰهُمَّ نَعَمْ**. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: **اللّٰهُمَّ نَعَمْ**. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم : **اللّٰهُمَّ نَعَمْ**. فَقَالَ الرَّجُلُ : آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

اللہ نے دنیا کے سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایاہاں میرا اللہ گواہ ہے! پھر اس نے کہامیں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایاہے؟ آپؐ نے فرمایاہاں میرا اللہ گواہ ہے! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیاہے کہ سال بھر میں اس مہینہ رمضان کے روزے رکھو؟ آپؐ نے فرمایاہاں میرا اللہ گواہ ہے! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیاہے کہ آپ ہم میں سے جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے محتاجوں میں بانٹ دیا کریں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایاہاں میرا اللہ گواہ ہے! تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپؐ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، میں ان پر ایمان لایااور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے ہیں بھیجا ہوا (تحقیق حال کے لئے) آیا ہوں— میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے، میں بنی سعد بن بکر کے خاندان سے ہوں—

۵۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلاً وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

۵۸- ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیاکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجااور اسے یہ حکم دیاکہ اسے حاکم بحرین کے پاس لے جائے- بحرین کے حاکم نے وہ خط کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھیج دیا- جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو چاک کر ڈالا (راوی کہتے ہیں) اس واقعہ کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے (اہل ایران کے لئے) بددعا کی کہ وہ (بھی چاک شدہ خط کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں-

۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا- أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَؤُونَ كِتَابًا إِلاَّ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ. كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ،

۵۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لیے) ایک خط لکھایالکھنے کاارادہ کیاتو آپ سے کہا گیاکہ وہ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے (یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی- جس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا- گویامیں (آج بھی) آپؐ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہاہوں-

Marfat.com

٦٠- عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَهَبَ وَاحِدٌ. قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ.**

۶۰- حضرت ابو واقد اللیثی نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا- (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے کھڑے ہو گئے- اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی' تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا- تو جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا' تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا-

٥- بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ((رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))

باب: حضرت رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل میں کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھ لیتا ہے

٦١- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَعَدَ عليه السلام عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ - أَوْ بِزِمَامِهِ - قَالَ: **أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟** فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ. قَالَ: **أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟** قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: **فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟** فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: **أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟** قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: **فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ**

۶۱- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی' آپ نے پوچھا آج یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے' حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا' کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' بے شک (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا' یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے اور یہ (ہی) سمجھے کہ اس مہینے کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے-

Marfat.com

هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا' کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' بے شک- آپ نے فرمایا' تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے- پس جو شخص حاضر ہے اسے چاہئے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچادے' کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے' جو اس سے زیادہ (حدیث کا) یاد رکھنے والا ہو-

بابٌ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

باب: نبی ﷺ کا علم اور وعظ کے لئے خیال رکھنا (رعایت کرنا) تاکہ لوگ گھبرا نہ جائیں

٦٢- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۶۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں-

٦٣- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا.

۶۳- حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ-

٧- بَابٌ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

باب: اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے

٦٤- عن مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، وَاللهُ يُعْطِي. وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُم حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ.

۶۴- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا' انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)

٨- بَابٌ: الْفَهْمُ فِي الْعِلْمِ

باب: علم میں سمجھ داری سے کام لینے کے بیان میں

٦٥- عن ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم ، فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ

۶۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گابھا لایا

Marfat.com

فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً و ذكر الحديث و زاد في متنِ الرِّوَايَةِ. فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَومِ فَسَكَتُّ.

گیا-(اسے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے-یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ میں سب میں چھوٹا تھا اس لئے خاموش رہا-

٩-بَابٌ: الاِغْتِبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب: علم وحکمت میں رشک کرنے کے بیان میں

٦٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم: لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

٦٦- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے-ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اسکے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو-

١٠- بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ))

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرمائیو"!

٦٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ.

٦٧- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سینے سے) لگالیا اور دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ "اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرمائیو-"

١١- بَابٌ: مَتَى يَصِحُّ سِمَاعُ الصَّغِيرِ؟

باب: اس بارے میں کہ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟

٦٨- وَعَنْهُ رَضِي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ - وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قد نَاهَزْتُ الاحْتِلاَمَ - وَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فلمْ يُنكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

٦٨- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا' اس زمانے میں' میں بلوغ کے قریب تھا-رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی' تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا-وہ چرنے لگی' جبکہ میں صف میں شامل ہو گیا (مگر) کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں-

٦٩- عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضي الله عنه قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم : مَجَّةً

٦٩- محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی

Marfat.com

مَجَّهَا فِي وَجْهِيْ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ.

لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی اور میں اس وقت پانچ سال کا تھا-

١٢- بَابٌ: فَضْلُ مَنْ عَلِمَ وعَلَّمَ

٧٠- عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم: قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لاَ تُمْسِكُ مَاءً وَلاَ تُنْبِتُ كَلأً. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِيْنِ اللهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ.

باب: پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت کے بیان میں

٧٠- حضرت ابو موسیٰؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے- بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے- وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں- نہ پانی روکتے ہیں اور نہ ہی سبزہ اگاتے ہیں- تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دے' اس کو وہ چیز جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں' اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا-

١٣- بَابٌ: رَفْعُ الْعِلْمِ، وَظُهُورُ الْجَهْلِ

٧١- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا.

٧٢- و عنه رضي الله عنه قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِيْنَ

باب: علم کے زوال اور جہل کی اشاعت کے بیان میں

٧١- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا-

٧٢- حضرت انس نے (حضرت قتادہؒ سے) کہا کہ (آج) میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے گا' جہل ظاہر ہو جائے گا' زنا بکثرت ہو گا' عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں

Marfat.com

امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

گے- حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگران صرف ایک مرد رہ جائے گا-

١٤- بَابٌ: فَضْلُ الْعِلْمِ

باب: علم کی فضیلت کے بیان میں

٧٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم: قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِيْ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : الْعِلْمُ.

۷۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا' میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے- پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمر بن الخطاب کو دے دیا- صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علم-

١٥- بَابٌ: الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا جائز ہے

٧٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم : وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ارْمِ وَلاَ حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم : عَن شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ.

۷۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھہر گئے- تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا- آپ ﷺ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں- پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی- آپ ﷺ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کر دینے سے) کچھ حرج نہیں- ابن عمرو کہتے ہیں (اس دن) آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے آگے اور پیچھے کر لی تھی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کر لے اور کچھ حرج نہیں-

١٦- بَابٌ: مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

باب: اس شخص کے بارے میں جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دے

٧٥- عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ: يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه

۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھا لیا جائے گا- جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا- آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج سے کیا مراد ہے؟

Marfat.com

وسلم وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ: **هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا** كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ.

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا اس طرح 'گویا آپ ﷺ نے اس سے قتل مراد لیا-

٧٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها وَهِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ: سُبحَانَ اللهِ. قُلْتُ: آيَةٌ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا - أَيْ نَعَمْ- فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ. فَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلاَّ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ، أَوْ قَرِيْبَ - لاَ أَدْرِيْ أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ- مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، **يُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، أَوِ الْمُوْقِنُ** - لاَ أَدْرِيْ بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - **فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ. هُوَ مُحَمَّدٌ (ثَلاَثًا). فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحاً، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِناً بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ، أَوِ الْمُرْتَابُ**- لاَ أَدْرِيْ اَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ- **فَيَقُولُ لاَ أَدْرِيْ،** سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

٧٦- حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس آئی 'وہ نماز پڑھ رہی تھیں 'میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہوگئے- حضرت عائشہؓ نے کہا 'اللہ پاک ہے- میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں! پھر میں (بھی نماز کے لئے) کھڑی ہوگئی حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا' تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی- پھر (نماز کے بعد) رسولؐ خدا نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی 'پھر فرمایا' جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی 'یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے 'مثل یا قرب کا کونسا لفظ حضرت اسماء نے فرمایا 'میں نہیں جانتی' فاطمہ کہتی ہیں (یعنی) فتنہ دجال کی طرح (آزمائے جاؤ گے) کہا جائے گا (قبر کے اندر کہ) تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا 'کونسا لفظ فرمایا حضرت اسماء نے' مجھے یاد نہیں- وہ کہے گا وہ محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں 'جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے ان کو قبول کر لیا اور ان کی پیروی کی- وہ محمدؐ ہیں- تین بار (اسی طرح کہے گا) پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سوجا بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمدؐ پر یقین رکھتا تھا- اور بہر حال منافق یا شکی آدمی 'میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کونسا لفظ حضرت اسماء نے کہا- تو وہ (منافق یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو میں نے کہتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا- (باقی میں کچھ نہیں جانتا)

١٧- بَابٌ: الرِّحْلَةُ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ و تَعْلِيمُ اَهْلِهِ

باب: جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کیلئے سفر کرنا (کیسا ہے؟)

٧٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه أَنَّهُ

٧٧- حضرت عقبہ بن الحارثؓ فرماتے کہ میں نے ابواہاب بن عزیز

Marfat.com

تَزَوَّجَ ابْنَةً لأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِيْ، وَلاَ اَخْبَرْتِنِيْ. فَرَكِبَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَأَلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟** فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

کی لڑکی سے نکاح کیا' توان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس سے اس کا نکاح ہوا ہے' اس کو دودھ پلایا ہے-(یہ سن کر) عقبہ نے کہا' مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایاہے نہ تو نے مجھے کبھی بتایاہے- تب سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا' کس طرح (تم اس لڑکی سے رشتہ رکھو گے) حالانکہ (اس کے متعلق یہ) کہا گیا-تب عقبہ بن حارث نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کر لیا-

١٨- بَابٌ: التَّنَاوُبُ فِي الْعِلْمِ

باب: علم کے حصول کے لئے اپنی اپنی باری مقرر کرنا

٧٨- عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ- وَهِيَ مِنْ عَوَالِيْ الْمَدِيْنَةِ - وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ، إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ. فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِيْ. ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ. فَقُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ.

٧٨- حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں اطراف مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ کے (پورب کی طرف) بلند گاؤں میں سے ہے- ہم دونوں باری باری آنحضرت ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے -ایک دن وہ آتا' ایک دن میں آتا -جس دن میں آتا اس دن کی وحی کی اور (رسول اللہ ﷺ کی فرمودہ) دیگر باتوں کی اس کو خبر دے دیتا تھا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا- توایک دن وہ میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو اس نے میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں پوچھا کہ) کیا عمر یہاں ہیں؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا- وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آگیا ہے-(یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے) پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا' وہ رو رہی تھی -میں نے پوچھا' کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی- پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- میں نے کھڑے کھڑے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (یہ افواہ

Marfat.com

١٩- بَابٌ: الْغَضَبُ فِي الْمَوعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

٧٩- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنا فُلاَنٌ. فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمفِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ.**

٨٠- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم **اِعْرِفْ وِكَاءَهَا - أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا - وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ** قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ- أَوْ قَالَ: اِحْمَرَّ وَجْهُهُ - فَقَالَ: **مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا** قَالَ: فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: **لَكَ أَوْ لأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ.**

غلط ہے) تب میں نے (تعجب سے) کہا اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے-

باب: اس بیان میں کہ استاد شاگردوں کی جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرتے اور تعلیم دیتے وقت ان پر خفا ہو سکتا ہے

٧٩- حضرت ابو مسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (حزم بن ابی کعب) نے (رسول اللہ کی خدمت میں آکر) عرض کیا- یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص (معاذ بن جبل) لمبی نماز پڑھاتے ہیں اس لئے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا (کیونکہ میں دن بھر اونٹ چرانے کی وجہ سے رات کو تھک کر چکنا چور ہو جاتا ہوں اور طویل قرأت سننے کی طاقت نہیں رکھتا' ابو مسعود راوی کہتے ہیں) کہ اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو وعظ کے دوران اتنا غضبناک نہیں دیکھا- آپ نے فرمایا اے لوگو! تم (ایسی شدت اختیار کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلانے لگے ہو- (سن لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے' کیونکہ ان میں بیمار' کمزور اور حاجت والے (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں-

٨٠- حضرت زید بن خالد الجہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (عمیر یا بلال) نے رسول اللہ ﷺ سے پڑی ہوئی چیز کے بارے دریافت کیا- آپ نے فرمایا' اس کی بندھن پہچان لے یا فرمایا کہ اس کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی شناخت (کا اعلان) کراؤ پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے سونپ دو- اس نے پوچھا کہ اچھا گم شدہ اونٹ (کے بارے میں) کیا حکم ہے؟ آپ کو اس قدر غصہ آ گیا کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے- یا راوی نے یہ کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا- (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے ساتھ خود اس کی مشک ہے اور اس کے (پاؤں کے) سم ہیں- وہ خود پانی پر پہنچے گا اور خود پی لے گا اور خود درخت پر چرے گا- لہٰذا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے- اس نے کہا کہ اچھا گم شدہ بکری کے (بارے میں) کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا' وہ تیری ہے یا تیرے

Marfat.com

بھائی کی' ورنہ بھیڑیئے کی (غذا) ہے-

٨١- عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ **سَلُونِيْ عَمَّا شِئْتُمْ** قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: **أَبُوكَ حُذَافَةُ.** فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: **أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ.** فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

٨١- حضرت ابو موسیٰؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا- پھر آپ نے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہو پوچھو- تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا باپ حذافہ ہے- پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے- آخر حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرہ مبارک کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول ﷺ اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں-

٢٠- بَابٌ: مَنْ أَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلاَثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

باب: اس بارے میں کہ کوئی شخص سمجھانے کے لئے (ایک) بات کو تین مرتبہ دہرائے تو یہ ٹھیک ہے

٨٢- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ. وَ إِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ ثَلاَثًا.

٨٢- حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا-

٢١- بَابٌ: تَعْلِيْمُ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

باب: اس بارے میں کہ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا (ضروری ہے)

٨٣- عن أَبِيْ مُوْسىٰ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم **ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا،**

٨٣- حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا اجر ہے- ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور (دوسرا) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرا) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو' جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے' تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے' پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے' تو اس کے لئے

Marfat.com

فَلَهُ أَجْرَانِ.

دوگنا اجر ہے۔

٢٢- بَابٌ: عِظَةُ الإِمَامِ النِّسَاءَ

باب: اس بارے میں کہ امام کا عورتوں کو بھی نصیحت کرنا

٨٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ رضي الله عنه فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ، وَبِلاَلٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ.

٨٤- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ (عید کے دن مردوں کی صف سے عورتوں کی طرف) نکلے اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے - آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا- تو آپ نے انہیں علیحدہ نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی اور بلال اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے-

٢٣- بَابٌ: الْحِرْصُ عَلَى الْحَدِيْثِ

باب: علم حدیث حاصل کرنے کی حرص کے بارے میں

٨٥- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَومَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَن لاَ يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَومَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ.**

٨٥- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا' اے ابوہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی- سنو! قیامت میں سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہو گا' جو سچے دل سے یا سچے جی سے "لا الہ الا اللہ" کہے گا-

٢٤- بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

باب: اس بیان میں کہ علم کس طرح اٹھالیا جائے گا؟

٨٦- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: **إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالاً فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا**

٨٦- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے' ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے- اس

Marfat.com

بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

٢٥ - بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمًا عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

باب: اس بیان میں کہ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی الگ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

٨٧- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ. فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: وَاثْنَيْنِ.

و في رواية عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

٨٧- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ (آپ ﷺ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے (بھی) کوئی دن خاص فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا اگر دو (بچے بھیج دے) آپ نے فرمایا ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)۔ ایک روایت میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین لڑکے (ایسے ہوں) جو گناہ (کی عمر) کو نہ پہنچے ہوں۔

٢٦ - بَابٌ: مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَرَاجَعَ حَتَّى يَعْرِفَهُ

باب: ایک بات سننے کے بعد سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا

٨٨- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: أَوَ لَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ قَالَتْ: فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ.

٨٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب کیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی کا ذکر ہے لیکن جس کے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی (سمجھو) وہ غارت ہو گیا۔

٢٧ - بَابٌ: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

باب: جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو پہنچائیں

٨٩- عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ،

٨٩- حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمایا اس (حدیث) کو

Marfat.com

يَقُولُ قَولاً سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعاهُ قَلْبِيْ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللهَ وَأَثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً. فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْهَا فَقُوْلُوا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ ﷺ یہ حدیث فرمار ہے تھے تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں- آپ ﷺ نے (پہلے) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی' پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے' آدمیوں نے حرام نہیں کیا- تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خون ریزی کرے' یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے' پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز نکالے تو اس سے کہہ دو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے اجازت دی تھی' تمہارے لئے نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اجازت ملی تھی- آج اس کی حرمت لوٹ آئی' جیسی کل تھی اور حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچادے-

٢٨- بَابٌ: إِثْمُ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ کس درجے کا ہے

٩٠- عن عَلِيٍّ رضي الله عنه : قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: يَقُول لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ من النَّارَ.

۹۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو' کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا-

٩١- عَنْ سَلَمَةَ هُوَ بْنِ الأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۹۱- سلمہ بن الاکوع ؓ نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے-

٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَسَمُّوا بِاسْمِيْ، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِيْ صُورَتِيْ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۹۲- حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے-

٢٩- بابٌ: كِتابةُ العِلم

باب: (دینی) علم کو قلم بند کرنے کے جواز میں

٩٣-وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ

۹۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

Marfat.com

إنَّ الله حَبَسَ عن مَكةَ القَتْلَ - أو الفِيلَ.- وسَلَّطَ عليهم رسولَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ. ألا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، ولا تحِلُّ لِأحَدٍ بَعدي. ألاَ وَإنَّها حَلَّتْ لي ساعةً مِنْ نَهارٍ. ألاَ وَإنَّها ساعَتِيْ هَذِهِ حَرامٌ : لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، ولا يُعْضَدُ شَجَرُها، ولا تُلْتَقطُ ساقِطَتُهَا إلاَّ لِمُنْشِدٍ. فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بخَيرِ النَّظَرَينِ إمَّا أنْ يُعقَلَ، وَإِمَّا أنْ يُقادَ أَهْلُ الْقَتِيْلِ. فَجاءَ رَجُلٌ من أهلِ اليَمنِ فَقالَ: اُكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ الله. فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِأَبِيْ فُلاَنٌ. فَقالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إلاَّ الْإذْخِرَ يَا رَسُوْلَ الله، فَإنَّا نَجْعَلهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا. فَقالَ النَّبيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ الإذْخِرَ. إلاَّ الإذخِرَ

فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا ہاتھی کو روک لیا- پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ اللہ نے ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لیے حلال نہیں ہوا- نہ مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہو گا اور میرے لیے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا تھا- سن لو کہ اس وقت حرام ہے' نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے' نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیزیں بھی وہی اٹھائے جس کا منشاء یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرا دے گا- تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اسکے عزیزوں کو) اختیار ہے دو باتوں کا' یا دیت لیں یا بدلہ- اتنے میں ایک یمنی آدمی (ابو شاہ نامی) آیا اور کہنے لگا (یہ مسائل) میرے لئے لکھوا دیجئے- تب آپ نے فرمایا کہ ابو فلاں کیلئے (یہ مسائل) لکھ دو- تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مگر اذخر (یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دے دیجئے) کیونکہ اسے ہم گھروں کی چھتوں پر ڈالتے ہیں- (یا مٹی ملا کر) اور اپنی قبروں میں بھی ڈالتے ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) مگر اذخر' مگر اذخر-

٩٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم وَجَعُهُ قَالَ: اِئْتُونِيْ بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ: إنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم غَلَبَهُ الوَجَعُ، وَعِنْدَنَا كِتَابُ الله حَسْبُنَا. فَاخْتَلَفُوا، وَكَثُرَ اللَغطُ. قَالَ: قُومُوا عَنِّي، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنازُعُ.

۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے مرض میں شدت ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سامان کتابت لاؤ تاکہ تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ بعد میں تم گمراہ نہ ہو سکو- اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت آپؐ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب قرآن موجود ہے جو ہمیں (ہدایت کے لیے) کافی ہے- اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہو گئی اور شور و غل زیادہ ہونے لگا- آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو' میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں-

٣٠- بابٌ: العِلمُ والعِظَةُ باللّيلِ

باب: اس بیان میں کہ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا جائز ہے

٩٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَت: استيقَظَ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ الله مَا ذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتَنِ،

۹۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہوتے ہی فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے اتارے گئے ہیں اور کتنے ہی خزانے بھی

Marfat.com

وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ. أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ.

کھولے گئے ہیں—ان حجرہ والیوں کو جگاؤ کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا پہننے والی ہیں وہ آخرت میں ننگی ہوں گی—

۳۱- بَابٌ السَّمَرُ بِالْعِلْمِ

باب: سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا جائز ہے

۹۶- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَرضي الله عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِه، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: **أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ.**

۹۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی—جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا—

۹۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: **نَامَ الغُلَيِّمُ** - أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا - ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَو خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ.

۹۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گذاری اور نبی کریم ﷺ (اس دن) ان کی رات میں ان ہی کے گھر تھے—آپ ﷺ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی— پھر گھر تشریف لائے اور چار رکعت (نماز نفل) پڑھ کر آپ سو گئے' پھر اٹھے اور فرمایا کہ (ابھی تک یہ) لڑکا سو رہا ہے یا اسی جیسا لفظ فرمایا— پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے اور میں (بھی وضو کر کے) آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کر لیا' تب آپ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھیں—پھر دو پڑھیں' پھر آپ سو گئے—یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز کے لئے (باہر) تشریف لے آئے—

۳۲- بابٌ: حِفْظُ الْعِلْمِ

باب: علم کو محفوظ رکھنے کے بیان میں

۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُوهُرَيْرَةَ. وَلَوْ لاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا. ثُمَّ يَتْلُو: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

۹۸- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور (میں کہتا ہوں) کہ قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا—پھر یہ آیت پڑھی' (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی

Marfat.com

وَالْهُدَى﴾- إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الرَّحِيمِ﴾. إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه و سلم لِشِبَعِ بَطْنِه، وَيَحْضُرُ مَا لاَ يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لاَ يَحْفَظُونَ.

دلیلوں اور آیتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) رحیم تک (واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجرین بھائی تو بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے تھے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول رہتے اور ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جی بھر کر رہتا (تاکہ آپ کی رفاقت میں شکم پری سے بھی بے فکری رہے) اور (ان مجلسوں میں) حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے-

٩٩- وعَنْهُ - رَضِيَ اللهُ عَنْه - قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْساهُ؟ قَالَ: اُبْسُطْ رِدَاءَكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ : فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

۹۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں- آپ نے فرمایا: "اپنی چادر پھیلاؤ" چنانچہ میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو سا بنایا اور چادر میں ڈال دیا' پھر فرمایا کہ اسے اپنے اوپر لپیٹ لو- میں نے اسے لپیٹ لیا اس کے بعد میں کوئی چیز نہ بھولا-

١٠٠- وَعَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَو بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ.

۱۰۰- حضرت ابوہریرہؓ سے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو برتن یاد کر لئے ہیں' ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے-

٣٣- بَابٌ: الإِنْصَاتُ لِلْعُلَمَاءِ

باب: اس بارے میں کہ عالموں کی بات خاموشی سے سننا ضروری ہے

١٠١- عَنْ جَرِيرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ : لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۰۱- حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو بالکل خاموش کر دو (تاکہ وہ خوب سن لیں) پھر فرمایا' لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو-

٣٤- بَابٌ: مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟

باب : اس بیان میں کہ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟

١٠٢- عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : قَامَ مُوسَى

۱۰۲- حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰ نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں

Marfat.com

النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ : أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: إِحْمِلْ حُوْتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلاَ حُوْتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا فَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا. فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: ﴿آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ. فَقَالَ له فَتَاهُ: ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحُوتَ﴾ قَالَ مُوسَى: ﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ - أَوْ قَالَ : تَسَجّٰى بِثَوبِه - فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ، وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى. فَقَالَ : مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : ﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيْهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللهُ

خطبہ دیا‘ تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں— اس وجہ سے اللہ کا غصہ ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا— تب اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے— (جہاں فارس اور روم کے سمندر ملتے ہیں) وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے— موسیٰؑ نے کہا اے پروردگار! میری ان سے ملاقات کیسے ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو‘ پھر جہاں تم اس مچھلی کو گم کر دو گے تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا— تب موسیٰؑ چلے اور ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انہوں نے زنبیل میں مچھلی رکھ لی‘ جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے‘ دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے اور مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں اپنی راہ بناتی چلی گئی اور یہ بات موسیٰؑ اور ان کے ساتھی کے لیے بے حد تعجب کی تھی‘ پھر دونوں باقی رات اور دن میں (جتنا وقت باقی تھا) چلتے رہے‘ جب صبح ہوئی موسیٰؑ نے خادم سے کہا‘ ہمارا ناشتہ لاؤ‘ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی ہے اور موسیٰؑ بالکل نہیں تھکے تھے‘ مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے‘ جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا— تب ان کے خادم نے کہا‘ کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا ذکر بھول گیا (‘بقول بعض صخرہ کے نیچے آب حیات تھا‘ وہ اس مچھلی پر پڑا اور وہ زندہ ہو کر بقدرت الٰہی دریا میں چل دی— یہ سن کر) موسیٰؑ بولے کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی‘ تو وہ پچھلے پاؤں واپس ہو گئے‘ جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود ہے) موسیٰؑ نے انہیں سلام کیا‘ خضرؑ نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰؑ نے کہا کہ میں موسیٰؑ ہوں‘ خضر بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! پھر کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں‘ تاکہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو خدا نے خاص آپ ہی کو سکھلائی ہیں— خضرؑ بولے کہ تم

Marfat.com

لاَ أَعْلَمُهُ. قَالَ: ﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. فَانْطَلَقَا﴾ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ. فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَينِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الخَضِرُ: يَا مُوسَى، مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى إِلاَّ كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ. فَعَمَدَ الخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ. فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا! قَالَ : ﴿ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ : لاَ تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلاَ تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا﴾ قَالَ فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. ﴿فَانْطَلَقَا﴾، فَإِذَا غُلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ مُوسَى: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟﴾ (قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَوْكَدُ) ﴿ فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَضَّ﴾، قَالَ الخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ. فَقَالَ مُوسَى: ﴿لَوْ شِئْتَ لاَ تَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا؟ قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ﴾. قَالَ النَّبِيُّ

میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے -اے موسیٰؑ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا-(اس پر) موسیٰؑ نے کہا کہ خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا- پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے' ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری' تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو- خضر کو انہوں نے پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا' اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی' پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضرؑ بولے کہ اے موسیٰؑ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہو گا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے- پھر خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا' موسیٰؑ نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ہمیں کرایہ لئے بغیر (مفت میں) سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں' خضرؑ بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟ (اس پر) موسیٰؑ نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو- موسیٰؑ نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا- پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' خضرؑ نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کر دیا- موسیٰؑ بول پڑے کہ آپ نے ایک بے گناہ بچے کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا (غضب ہو گیا) خضرؑ بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے -ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں پہلے سے زیادہ تاکید ہے (کیونکہ پہلے کلام میں لفظ لك نہیں کہا تھا' اس میں لك زائد کیا' جس سے تاکید ظاہر ہے) پھر دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے' ان سے کھانا لینا چاہا' انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا- انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی- خضرؑ نے اپنے ہاتھ کے اشارے

Marfat.com

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أمْرِهِمْ۔

سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ بول اٹھے کہ اگر آپ چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضرؑ نے کہا کہ (بس اب) ہم اور تم میں جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ جناب محبوب کبریا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے! ہماری تمنا تھی کہ موسیٰؑ کچھ دیر اور صبر کرتے تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کئے جاتے (اور ہمارے سامنے روشنی میں آتے) مگر حضرت موسیٰؑ کی عجلت نے اس علم لدنی کے سلسلہ کو جلد ہی منقطع کرا دیا)

٣٥- بَابٌ: مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

باب اس بارے میں کہ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا جو بیٹھا ہوا ہو (جائز ہے)

١٠٣- عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰۳- حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑائی کی کیا صورت ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سر بلند کرنے کے لیے لڑے، وہ اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے۔

٣٦- بَابٌ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تشریح میں کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے

١٠٤- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي خِرَبِ الْمَدِيْنَةِ - وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ - فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَسْأَلُوهُ، لا يَجِيْءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ.

۱۰۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے، تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے، پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا، اے ابو القاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی

Marfat.com

فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيْلاً﴾

'میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے' اس لئے میں کھڑا ہو گیا- جب آپ ﷺ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ ﷺ نے (قرآن کی یہ آیت جو اس وقت نازل ہوئی تھی) تلاوت فرمائی "(اے نبی!) تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں- کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم کا بہت تھوڑا حصہ دیا گیا ہے-" (اس لئے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)

۳۷- بَابٌ: مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لاَ يَفْهَمُوا

باب: اس بارے میں کہ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا

١٠٥- عن أَنسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: **يَا مُعَاذُ** قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: **يَا مُعَاذُ** قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ **(ثَلاثًا)** قَالَ: **مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ.** قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ؟ قَالَ: **إِذًا يَتَّكِلُوا.** وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

۱۰۵- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے' آپ ﷺ نے فرمایا 'اے معاذؓ! میں نے عرض کیا' حاضر ہوں یا رسولؐ اللہ! آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا 'اے معاذ! میں نے عرض کیا' حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! تین بار ایسا ہوا- (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے- میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذؓ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرمادی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو-

۳۸- بَابٌ: الْحَيَاءُ فِي الْعِلْمِ

باب: اس بیان میں کہ حصول علم میں شرمانا مناسب نہیں ہے!

١٠٦- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، إِنَّ اللهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ،

۱۰۶- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم (نامی ایک عورت) رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لئے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام

Marfat.com

فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ. فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟.

سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے۔ (یعنی کپڑے وغیرہ پر منی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سن کر) حضرت ام سلمہؓ نے (شرم کی وجہ سے) اپنا چہرہ چھپالیا اور کہا' یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا' ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں' پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی یہی اس کے احتلام کا ثبوت ہے)

٣٩- بَابٌ: مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

باب: اس بیان میں کہ مسائل شرعیہ معلوم کرنے میں جو شخص (کسی معقول وجہ سے) شرمائے وہ کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ سے مسئلہ معلوم کرلے

١٠٧- عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ المِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: **فِيهِ الْوُضُوءُ.**

۱۰۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان مذی کی شکایت تھی' تو میں نے (اپنے شاگرد) مقداد کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں۔ تو انہوں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس (مرض) میں غسل نہیں ہے (ہاں) وضو فرض ہے۔

٤٠- بَابٌ ذِكْرُ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا جائز ہے

١٠٨- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلاً قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: **يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ.** وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: **وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.** وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ

۱۰۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن منازل سے ۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم .

٤١- بَابٌ: مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

١٠٩- وَعَنْهُ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلاَ الْعِمَامَةَ وَلاَ السَّرَاوِيْلَ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ.

علیہ وسلم سے یاد نہیں۔

باب: سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا (تاکہ اسے تفصیلی معلومات ہو جائیں)

۱۰۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ صافہ باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سرپوش اوڑھے اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں (اس طرح) کاٹ دے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

Marfat.com

٤- كِتابُ الوضوء — وضو کا بیان

١- بَابٌ: لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

١١٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ : مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ.

باب : وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

۱۱۰- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حدث کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کر لے -حضر موت کے ایک شخص نے پوچھا کہ حدث ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی) آواز والی یا بے آواز والی ہوا-(فساء اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور ضراط وہ ہوا جس میں آواز ہو)-

٢- بَابٌ: فَضْلُ الْوُضُوءِ،

١١١- وَعَنْهُ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَيَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

باب: وضو کی فضیلت کے بیان میں

۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے - تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھا لے (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

٣- بَابٌ: لاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

١١٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ، فَقَالَ : لاَ يَنْفَتِلْ - أَوْ لاَ يَنْصَرِفْ- حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

باب: اس بارے میں کہ جب تک ٹوٹنے کا پورا یقین نہ ہو محض شک کی وجہ سے نیا وضو نہ کرے

۱۱۲- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی) معلوم ہوئی ہے- آپ ﷺ نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے' جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے-

٤- بَابٌ: التَّخْفِيفُ فِي الْوُضُوءِ

باب: اس بارے میں کہ ہلکا وضو کرنا بھی درست اور جائز ہے

١١٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عَنْهُمَا أَنَّ

۱۱۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى.

سوئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے- پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے پھر آپ کھڑے ہوئے اس کے بعد نماز پڑھی-

٥- بَابٌ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ

باب: وضو پورا کرنے کے بارے میں

١١٤- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قال: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: **الصَّلَاةُ أَمَامَكَ** فَرَكِبَ. فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

۱۱۴- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات سے واپس ہوئے- جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اتر گئے- آپ نے (پہلے) پیشاب کیا' پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح نہیں کیا- تب میں نے کہا 'یا رسول اللہ! نماز کا وقت (ہو گیا) آپ نے فرمایا 'نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا' پھر جماعت کھڑی کی گئی' آپ نے مغرب کی نماز پڑھی- پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا' پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی-

٦- بَابٌ: غَسْلُ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب: دونوں ہاتھوں سے چہرے کا صرف ایک چلو (پانی) سے دھونا بھی جائز ہے

١١٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ مَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتّٰى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا - يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى- ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

۱۱۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ (ایک مرتبہ) انہوں نے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا- پھر پانی کا ایک اور چلو لیا' پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو ملایا- پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا- پھر پانی کا دوسرا چلو لیا اور اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا- پھر پانی کا ایک اور چلو لے کر اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا- اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا- پھر پانی کا چلو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا- پھر دوسرے چلو سے اپنا پاؤں دھویا- یعنی بایاں پاؤں' اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے-

Marfat.com

٧- بَابٌ: مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلاَءِ

باب: اس بارے میں کہ بیت الخلاء جانے کے وقت کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

١١٦- عن أنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ: **اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.**

۱۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب (قضائے حاجت کے لیے) بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے-اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں-

٨- بَابٌ: وَضْعُ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلاَءِ

باب: اس بارے میں کہ بیت الخلاء کے قریب پانی رکھنا بہتر ہے

١١٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَخَلَ الخَلاَءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ: **مَنْ وَضَعَ هَذَا؟** فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: **اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.**

۱۱۷- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پاخانہ میں تشریف لے گئے- میں نے (پاخانے کے قریب) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا؟ جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ نے (میرے لئے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرمائیو-

٩- بَابٌ: لاَ تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ ولاَغَائِطٍ

باب: اس مسئلہ میں کہ پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے-لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ حرج نہیں

١١٨- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: **إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلاَ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا.**

۱۱۸- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کرلو یا مغرب کی طرف-

١٠- بَابٌ: مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

باب: اس بارے میں کہ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرے (تو کیا حکم ہے؟)

١١٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَى لَبِنَتَيْنِ

۱۱۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (یہ سن کر) ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے

Marfat.com

مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

بیٹھے ہیں۔

۱۱- بَابٌ: خُرُوجُ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

۱۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ - وَهُوَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ - وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : احْجُبْ نِسَاءَكَ. فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَفْعَلُ. فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ : أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ. حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ. فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ.

باب:اس بارے میں کہ عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنے کا کیا حکم ہے؟

۱۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضائے حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے۔تو (حضرت) عمر رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرایئے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہ بنت زمعہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں (باہر) گئیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی (اور کہا) اے سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرمادیا۔

۱۲- بَابٌ: الاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۱۲۱- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلاَمٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ.

باب:اس بارے میں کہ پانی سے طہارت کرنا بہتر ہے

۱۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا برتن لے آتے تھے۔مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ ﷺ طہارت کیا کرتے تھے۔

۱۳- بَابٌ: حَمْلُ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءُ

۱۲۲- وَفِي رواية : يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلاَءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

باب:اس بیان میں کہ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ (بھی) لے جانا ثابت ہے

۱۲۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ (سے دوسری روایت میں مروی ہے کہ) جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے جاتے تو میں اور ایک اور لڑکا پانی کا ایک ظرف اور عنزہ نیزہ اٹھا لیتے پانی سے آپ استنجاء فرماتے تھے۔

Marfat.com

١٤- بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

١٢٣- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلاَءَ فَلاَ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِه.

باب: اس بارے میں کہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت ہے

۱۲۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

١٥- بَابٌ: الاسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ

١٢٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لاَ يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضُ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ رَوْثٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ.

باب: پتھروں سے استنجاء کرنا ثابت ہے

۱۲۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے- آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے' تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا- (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے پتھر ڈھونڈھ دو' تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں' یا اسی جیسا (کوئی لفظ) فرمایا اور فرمایا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا- چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا' جب آپ (قضائے حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے پتھروں سے استنجاء کیا-

١٦- بَابٌ: لاَ يَسْتَنْجِي بِرَوْثٍ

١٢٥- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: هٰذَا رِكْسٌ.

باب: گوبر سے استنجاء نہ کرے

۱۲۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے گئے- تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے آپ کے پاس لاؤں- لیکن مجھے دو پتھر ملے- تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہ سکا- تو میں نے خشک گوبر اٹھالیا- اس کو لے کر آپ کے پاس آگیا- آپ نے پتھر (تو) لے لئے (مگر) گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ خود ناپاک ہے-

١٧- بَابٌ: الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

١٢٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَرَّةً مَرَّةً.

باب: وضو میں ہر عضو کو ایک ایک دفعہ دھونا بھی ثابت ہے

۱۲۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو میں ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا-

Marfat.com

١٨- بَاب: الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

١٢٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

باب: وضو میں ہر عضو کو دو دو بار دھونا بھی ثابت ہے

۱۲۷- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو میں اعضاء کو دو دو بار دھویا-

١٩- بَابٌ: الْوُضُوءُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا

١٢٨- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ: دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم: **مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِيْ هٰذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.**

١٢٩- وَ فِي رِوَايَةٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَوْ لاَ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَقُولُ: **لاَ يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلاَةَ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا.** قَالَ عُرْوَةُ: وَالآيَةُ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ....﴾ [الْبَقَرَةُ: ١٥٩].

باب: وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا (سنت ہے)

۱۲۸- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا (اور لے کر پہلے) اپنی ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا' اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی' پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے- پھر اپنے سر کا مسح کیا- پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے- پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے' پھر دو رکعت پڑھے' جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں-

۱۲۹- حضرت عثمان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے تو فرمایا میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں' اگر قرآن پاک کی ایک آیت (نازل) نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تم کو نہ سناتا- میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور (خلوص کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) جو لوگ اللہ کی اس نازل کی ہوئی ہدایت کو چھپاتے ہیں جو اس نے لوگوں کے لئے اپنی کتاب میں بیان کی ہے' ان پر اللہ کی لعنت ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے-

٢٠- بَابٌ: الاِسْتِنْثَارُ فِي الْوُضُوءِ

١٣٠- عن أبي هَرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ

باب: وضو میں ناک صاف کرنا ضروری ہے

۱۳۰- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک صاف کرے اور جو پتھر سے استنجاء کرے

Marfat.com

فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

اسے چاہئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ ہی) سے کرے۔

٢١- بَابٌ: الاِسْتِجْمَارُ وِتْرًا

باب: طاق عدد (ڈھیلوں) سے استنجاء کرنا چاہیے!

١٣١- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ. وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

١٣١- حضرت ابوہریرہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجاء کرے اسے چاہئے کہ بے جوڑ عدد (یعنی ایک یا تین) سے استنجاء کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے' تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

٢٢- بَابٌ: غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب: اس بارے میں کہ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا چاہیے اور جوتوں پر مسح نہ کرنا چاہیے

١٣٢- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عَنْهُمَا- وَ قَدْ قِيْلَ لَه-: رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَّا الأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَمَسُّ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ. وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا. وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَصْبُغُ بِهَا، فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. وَأَمَّا الإِهْلاَلُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ

١٣٢- عبداللہ بن عمرؓ سے (ابن جریج ؒ نے) کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا کہ دو یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو آپ نہیں چھوتے ہو (دوسرے) میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہو اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب آپ مکہ میں تھے' لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی اور رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سبتی جوتے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ انہیں کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے' تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی

Marfat.com

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی۔

٢٣- بَابٌ: التَّيَمُّنُ فِي الْوُضُوءِ وَالغُسْلِ

باب: وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتدا کرنا ضروری ہے

١٣٣- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

۱۳۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتدا کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

٢٤- بَابٌ: الْتِمَاسُ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

باب: اس بارے میں کہ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش ضروری ہے

١٣٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءٍ فَوَضَعَ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

۱۳۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آ گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب انہیں پانی نہ ملا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی (چشمے کی طرح) ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

٢٥- بَابٌ: الْمَاءُ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الإِنْسَانِ

باب: اس بیان میں کہ جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں اس پانی کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

١٣٥- وَعَنْهُ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوطَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ.

۱۳۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) جب سر کے بال منڈوائے تو سب سے پہلے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال لئے تھے۔

Marfat.com

٢٦- بَابٌ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ احَدِكُمْ

١٣٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: **إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا.**

١٣٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ.

باب: جب کتا تم میں سے کسی ایک ایک کے برتن میں پی لے (تو کیا کرنا چاہیے)

١٣٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو (تو پاک ہو جائے گا)

١٣٧- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر پانی نہیں چھڑکتے تھے۔

٢٧- بَابٌ: مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلاَّ مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ

١٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم : **لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ.**

١٣٩- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ. قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُونِي بِذَلِكَ.

١٤٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ؟** فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ

باب اس بارے میں کہ بعض لوگوں کے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے کچھ نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے

١٣٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تاوقتیکہ وہ حدث نہ کرے۔

١٣٩- حضرت زید بن خالدؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھولے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (زید بن خالد کہتے ہیں کہ) پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت علی، زبیر، طلحہ اور ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا، سب نے اس شخص کے بارے میں یہی حکم دیا۔

١٤٠- حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلایا۔ وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ تب

Marfat.com

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم: إِذَا أُعْجِلْتَ - أَوْ قُحِطْتَ - فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آپڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے (غسل ضروری نہیں)

٢٨- بَابٌ: الرَّجُلُ يُوَضِّيءُ صَاحِبَهُ

باب: اس شخص کے بارے میں جو اپنے ساتھی کو وضو کرائے

١٤١- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۴۱- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (وہاں) آپ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے (جب آپ واپس آئے 'آپ نے وضو شروع کیا) تو مغیرہ بن شعبہ آپ کے (اعضائے وضو) پر پانی ڈالنے لگے - آپ ﷺ وضو کر رہے تھے' آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا' سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا-

٢٩- بَابٌ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

باب: بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا

١٤٢- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم- وَهِيَ خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ، أَو بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ- اسْتَيقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّومَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ

۱۴۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ایک رات رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول کریم ﷺ اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا - رسول اللہ ﷺ سوتے رہے اور جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی نیند کو دور کرنے کے لیے آنکھیں ملنے لگے - پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں' پھر ایک مشکیزہ کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے وضو کیا' خوب اچھی طرح' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے - ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے بھی کھڑے ہو کر اسی طرح کیا' جس طرح آپ ﷺ نے وضو کیا تھا - پھر جا کر میں بھی آپ کے پہلوئے مبارک میں کھڑا ہو گیا ۔ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا

Marfat.com

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ. ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے - پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں - اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں - پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھا اور لیٹ گئے' پھر جب مؤذن آپ کے پاس آیا' تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طور پر) پڑھیں پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی -

وَ قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الحديث وَفِي كُلٍّ مِنْهُمَا مَا لَيْسَ فِي الآخَرِ

یہ حدیث (۹۷) میں گزر چکی ہے لیکن ہر ایک طریق کی افادیت دوسرے طریق سے کچھ مختلف ہے -

٣٠- بَابٌ: مَسْحُ الرَّأْسِ كُلِّهِ،

باب: اس بارے میں کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے

١٤٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَهُ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ : بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۴۳- حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح وضو کیا ہے؟ عبداللہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہاں! پھر انہوں نے پانی کا برتن منگوایا پہلے پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے - پھر تین مرتبہ کلی کی' تین بار ناک صاف کی' پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھویا - پھر کھنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ دھوئے - پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا - اس طور پر اپنے ہاتھ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے (مسح) سر کے ابتدائی حصے سے شروع کیا - پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے جا کر وہیں واپس لائے جہاں سے (مسح) شروع کیا تھا' پھر اپنے پیر دھوئے -

٣١- بَابٌ: اسْتِعْمَالُ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

باب: لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا

١٤٤- عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ،

۱۴۴- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے تو آپ کے لئے وضو کا پانی حاضر کیا گیا جس سے آپ نے وضو فرمایا - لوگ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے (اپنے بدن پر) پھیرنے لگے - آپ ﷺ نے ظہر کی دو

Marfat.com

وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں اور آپ کے سامنے (آڑ کے لئے) ایک نیزہ تھا۔

١٤٥- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه قال: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۱۴۵- حضرت سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے- آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی' پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا- پھر میں آپ کی کمر کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی- (یا کبوتر کا انڈا)

٣٢- بَابٌ: وُضُوءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

باب: اس بارے میں کہ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے

١٤٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم جَمِيْعًا.

۱۴۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ (ایک ہی برتن سے) وضو کیا کرتے تھے- (یعنی وہ مرد اور عورتیں جو ایک دوسرے کے محرم ہوتے)

٣٣- بَابٌ: صَبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب: رسول کریم ﷺ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنے کے بیان میں

١٤٧- عن جابر رضي الله عنه قال: جَاءَ رَسُولُ اللهِ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيْضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم لِمَنِ الْمِيْرَاثُ، إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

۱۴۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے- میں بیمار تھا ایسا کہ مجھے ہوش تک نہیں تھا- آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا' تو مجھے ہوش آ گیا- میں نے عرض کیا' یارسولؐ اللہ ! میرا وارث کون ہو گا؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے- اس پر آیت میراث نازل ہوئی-

٣٤- بَابٌ: الْغُسْلُ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ

باب : مگن سے غسل اور وضو کرنا

١٤٨- عن أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ :

۱۴۸- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نماز کا

Marfat.com

حَضْرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ المِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ. قَالَ : ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً.

وقت آگیا' تو جس شخص کا مکان قریب ہی تھا وہ وضو کرنے اپنے گھر چلا گیا اور کچھ لوگ (جن کے مکان دور تھے) رہ گئے تو رسول کریم ﷺ کے پاس پتھر کا ایک لگن لایا گیا- جس میں کچھ پانی تھا اور وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے- (مگر) سب نے اس برتن کے پانی سے وضو کر لیا- ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ تم کتنے نفر تھے؟ کہا اسی (٨٠) سے کچھ زیادہ ہی تھے-

١٤٩- عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ.

١٤٩- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا- پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی-

١٥٠- عن عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الأَرْضِ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ - وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ : **هَرِيْقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ.** وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

١٥٠- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لے لی کہ آپ کی تیمار داری میرے ہی گھر کی جائے- انہوں نے آپ کو اجازت دے دی' (ایک روز) رسول کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) گھر سے نکلے' آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹتے جاتے تھے- حضرت عباس اور ایک آدمی کے درمیان (آپ باہر) نکلے تھے- پھر حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو' جن کے سربند نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں- (چنانچہ) آپ کو حضرت حفصہ رسول اللہ کی (دوسری) بیوی کے لگن میں (جو تانبے کا تھا) بٹھا دیا گیا اور ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی بہانا شروع کیا- جب آپ ہم کو اشارہ فرمانے لگے کہ بس اب تم نے اپنا کام پورا کر دیا تو اس کے بعد آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے-

١٥١- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَّحْرَاحٍ

١٥١- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لئے ایک

Marfat.com

فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ.

چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ تھوڑا پانی تھا' آپ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈال دیں - انس کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا - پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا - انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا' وہ ستر سے اسی تک تھے -

٣٥- بَابٌ: الْوُضُوءُ بِالْمُدِّ

باب: ایک مد (پانی) سے وضو کرنے کے بیان میں

١٥٢- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قال: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَغْسِلُ - أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ - بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

۱۵۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نہاتے تھے (اس میں) ایک صاع سے پانچ مد تک (پانی صرف کیا کرتے تھے) اور وضو ایک مد پانی سے کیا کرتے تھے -

٣٦- بَابٌ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

١٥٣- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ.

۱۵۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا - عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد عمر رضی اللہ عنہ سے اسکے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا (سچ ہے اور یاد رکھ) جب تم سے سعد رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان فرمائیں تو اسکے متعلق ان کے سوا (کسی) دوسرے آدمی سے مت پوچھو -

١٥٤- عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۵۴- عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا -

١٥٥- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

۱۵۵- حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا -

٣٧- بَابٌ: إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب: وضو کر کے موزے پہننے کے بیان میں

١٥٦- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي

۱۵۶- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا' تو میں

Marfat.com

سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

نے چاہا (کہ وضو کرتے وقت) آپ کے موزے اتار ڈالوں- آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو- چونکہ جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے- (یعنی میں وضو سے تھا) پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا-

٣٨- بَابٌ: مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ

باب: اس بارے میں کہ بکری کا گوشت اور ستو کھا کر نیا وضو نہ کرنا ثابت ہے

١٥٧- عن عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِي اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۱۵۷- عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانہ سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے' پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی' نیا وضو نہیں کیا-

٣٩- بَابٌ: مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب: اس بارے میں کہ کوئی شخص ستو کھا کر صرف کلی کرے اور نیا وضو نہ کرے

١٥٨- عن سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِي اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ - فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۱۵۸- سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ فتح خیبر والے سال وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صہباء کی طرف' جو خیبر کے قریب ایک جگہ ہے' پہنچے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی' پھر ناشتہ منگوایا گیا تو سوائے ستو کے اور کچھ نہیں لایا گیا- پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بھگو دیا گیا- پھر رسول کریم ﷺ نے کھایا اور ہم نے (بھی) کھایا- پھر مغرب (کی نماز) کے لئے کھڑے ہو گئے- آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) پھر آپ نے نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا-

١٥٩- عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِي اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۱۵۹- حضرت میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں فرمایا-

٤٠- بَابٌ: هَلْ يُمَضْمَضُ مِنَ اللَّبَنِ

باب: اس بارے میں کہ کیا دودھ پی کر کلی کرنی چاہئے؟

١٦٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۱۶۰- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا' پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے-

Marfat.com

٤١– بَابٌ: الْوُضُوءُ مِنَ النَّومِ، وَمَنْ لَمْ يَرَمِنَ النَّعْسَةِ والنَّعْسَتَيْنِ أوِ الخَفْقَةِ وُضُوْءًا

١٦١– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: إذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإنَّ أَحَدَكُمْ إذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لاَ يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ.

باب : نیند سے وضو کرنا نیز ایک یا دو بار اونگھنے یا جھونکا لینے سے وضو ضروری نہیں

۱۶۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے' تو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے- اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے نفس کو بددعا دے رہا ہے-

١٦٢– عَنْ أَنسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ : إذَا نَعَسَ أَحَدُكُم فِي الصَّلاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ.

۱۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز میں اونگھنے لگو تو سو جانا چاہیے- پھر اس وقت نماز پڑھے جب جان لے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے-

٤٢– بَابٌ: الوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

١٦٣– وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ. قَالَ: وَكَانَ يُجزِىءُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

باب: بغیر حدث کے بھی نیا وضو کرنا جائز ہے

۱۶۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر نماز کے لئے نیا وضو فرمایا کرتے تھے- کہنے لگے ہم میں سے ہر ایک کو اس کا وضو اس وقت تک کافی ہوتا' جب تک کوئی وضو توڑنے والی چیز پیش نہ آجاتی (یعنی پیشاب' پاخانہ یا نیند وغیرہ)

٤٣– بَابٌ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لاَ يَسْتَتِرَ مِنْ بَولِهِ

١٦٤ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ المَدِيْنَةِ – أَوْ مَكَّةَ – فَسَمِعَ صَوتَ إنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ – ثُمَّ قَالَ – بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَولِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي

باب اس بارے میں کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہ ہے

۱۶۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے (وہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا- آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا- پھر آپ ﷺ نے (کھجور کی) ایک تر ڈالی

Marfat.com

بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ رَطْبَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ **لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.**

منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے (ایک ایک ٹکڑا) ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا- لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا- آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں شاید اس وقت تک ان پر عذاب کم ہو جائے-

٤٤- بَابٌ: مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

١٦٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

باب پیشاب کو دھونے کے بیان میں

۱۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا- آپ اس سے استنجاء فرماتے-

٤٥- بَابٌ: تَرْكُ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

١٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : **دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ.**

باب رسول کریم ﷺ اور صحابہ کا ایک دیہاتی کو چھوڑ دینا جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ نہ ہو گیا

۱۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا' لوگوں نے اسے پکڑنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی سے بھرا ہوا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم لوگ آسانی کے لئے پیدا کئے گئے ہو تمہیں سختی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا-

٤٦- بَابٌ: بَوْلُ الصِّبْيَانِ

١٦٧- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

باب بچوں کے پیشاب کے بیان میں

۱۶۷- ام قیس بنت محصن نامی ایک خاتون سے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا- اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا- آپ ﷺ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا-

٤٧- بَابٌ: الْبَوْلُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا

١٦٨- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ

باب: اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا (حسب موقع ہر دو طرح سے جائز ہے)

۱۶۸- وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (پس) آپ نے وہاں کھڑے ہو

Marfat.com

قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ.

کر پیشاب کیا- پھر پانی منگایا- میں آپ ﷺ کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا-

٤٨- بَابٌ: الْبَوْلُ عِنْدَ صَاحِبِهِ، وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

باب اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

١٦٩- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ.

۱۶۹- حضرت حذیفہ سے ہی دوسری روایت میں ہے کہ (جب آپ پیشاب کرنے لگے) تو میں آپ سے الگ ہو گیا اور جب آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں حاضر ہو کر آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا تا آنکہ اپ پیشاب کی حاجت سے فارغ ہو گئے-

٤٩- بَابٌ: غَسْلُ الدَّمِ

باب حیض کا خون دھونا ضروری ہے

١٧٠- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: **تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّي فِيهِ.**

۱۷۰- حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور فرمائیے ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آ جائے (تو) وہ کیا کرے 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ پہلے) اسے کھرچے 'پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے دھو ڈالے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے-

١٧١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: **لاَ. إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي.** وَقَالَ أَبِي: **ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ.**

۱۷۱- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو حبیش کی بیٹی فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے- اس لئے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں 'یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے- تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گذر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ- ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ عروہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لئے وضو کر یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آ جائے-

٥٠- بَابٌ: غَسْلُ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ

باب منی کا دھونا اور اس کا کھرچنا ضروری ہے

١٧٢- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَخْرُجُ إِلَى

۱۷۲- حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی- پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لئے

Marfat.com

الصَّلاَةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ.

تشریف لے جاتے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے۔

٥١- بَابٌ: أَبْوَالُ الإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضُهَا

باب اونٹ' بکری اور چوپایوں کا پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ کے بارے میں

١٧٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُكْلٍ - أَوْ عُرَيْنَةَ - فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَانْطَلَقُوا. فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ. فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ. فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ.

۱۷۳- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ (قبیلوں) کے مدینہ میں آئے اور بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لقاح چلے گئے اور جب اچھے ہو گئے تو رسول کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے وہ جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ علی الصبح رسول کریم ﷺ کے پاس (اس واقعہ کی) خبر آئی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ دن چڑھے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں پکڑ کر لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے۔ (پیاس کی شدت سے) وہ پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

١٧٤- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصَلِّي - قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ- فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

۱۷۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر سے پہلے نماز بکریوں کے باڑے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔

٥٢- بَابٌ: مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

باب ان نجاستوں کے بارے میں جو گھی اور پانی میں گر جائیں

١٧٥- عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، قَالَ: أَلْقُوهَا، وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ.

۱۷۵- حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کے بارہ میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا۔ فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس (کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (باقی) گھی استعمال کرو۔

١٧٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا

۱۷۶- حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر زخم جو اللہ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہو گا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں

Marfat.com

طُعِنَتْ تَفجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالعَرْفُ عَرفُ المِسْكِ.

سے خون بہتا ہو گا' جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہو گا اور خوشبو مشک کی سی ہو گی۔

٥٣- بَابٌ: الْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب اس بارے میں کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

١٧٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ.

۱۷۷- حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ ممکن ہے اس میں پھر غسل کرنے کی حاجت ہو جائے۔"

٥٤- بَابٌ: إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ وَجِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ

باب جب نمازی کی پشت پر (اچانک) کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی

١٧٨- عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْجَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُوْرِ بَنِي فُلاَنٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ. فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوم فَجَاءَ بِه، فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لاَ أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ. قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سَاجِدٌ لاَ يَرفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ. قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ. ثُمَّ سَمَّى: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ

۱۷۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے جو قبیلے کی (جو) اونٹنی ذبح ہوئی ہے (اس کی) اوجھڑی اٹھا لائے اور (لا کر) جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت (آدمی) اٹھا اور وہ اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا جب آپؐ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا' تب آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا۔ یا اللہ! تو قریش کو پکڑ لے' یہ (بات) ان کافروں پر بہت بھاری ہوئی کہ آپ ﷺ نے انہیں بددعا دی۔ عبداللہ کہتے

Marfat.com

بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ .وَعَدَّ السَّابِعَ فَنَسِيَهُ الراوي قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَرْعَىٰ فِي الْقَلِيْبِ، قَلِيْبَ بَدْرٍ.

ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا — جدا) نام لیا کہ اے اللہ! ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دے - ابو جہل' عتبہ بن ربیعہ 'شیبہ بن ربیعہ 'ولید بن عتبہ 'امیہ بن خلف اور عقبہ ابن ابی معیط کو- ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر راوی کو یاد نہیں رہا- اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کے (بددعا کرتے وقت) آپ ﷺ نے نام لئے تھے 'میں نے ان کی (لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا-

٥٥- بَابٌ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَنَحْوُهُ فِي الثَّوْبِ

باب: کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جانے کے بارے میں

١٧٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي ثَوْبِهِ -

۱۷۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا-

٥٦- بَابٌ: غَسْلُ الْمَرْأَةِ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ أَبِيْهَا

باب: اس بارے میں کہ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا جائز ہے

١٨٠- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ النَّاسُ -: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي: كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيْهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ. فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

۱۸۰- سہل بن سعد الساعدی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان سے پوچھا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (احد کے) زخم کا علاج کس دوا سے کیا گیا تھا- انہوں نے کہا کہ اس بات کا جاننے والا (اب) مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا- علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون دھوتیں پھر ایک بوریا کا ٹکڑا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا-

٥٧- بَابٌ: السِّوَاكُ

باب مسواک کرنے کا بیان

١٨١- عَنْ أَبِي مُوْسىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ: أُعْ،أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيْهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

۱۸۱- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ کے منہ سے اع اع کی آواز نکل رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں-

Marfat.com

١٨٢- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

۱۸۲- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

٥٨- بَابٌ: دَفْعُ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

باب اس بارے میں کہ بڑے آدمی کو مسواک دینا (ادب کا تقاضا ہے)

١٨٣- ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيْلَ لِيْ، كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا.

۱۸۳- ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں تو میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔

٥٩- بَابٌ: فَضْلُ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ

باب: رات کو وضو کر کے سونے والے کی فضیلت

١٨٤- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ. اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ. قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ: وَرَسُوْلِكَ. قَالَ: لاَ. وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

۱۸۴- براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔" تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں امنت بكتابك الذى انزلت پر پہنچا تو میں نے و رسولك (کا لفظ) کہہ دیا آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) و نبيك الذى ارسلت۔

Marfat.com

۵- كِتَابُ الْغُسْلِ
غسل کا بیان

۱- بَابٌ: الْوُضُوْءُ قَبْلَ الْغُسْلِ

۱۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

۱۸۶- عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا. هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: اس بارے میں کہ غسل سے پہلے وضو کر لینا چاہئے

۱۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسا نماز کے لئے آپ وضو کیا کرتے تھے- پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے- پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے-

۱۸۶- حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا' البتہ پاؤں نہیں دھوئے- پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی نجاست لگ گئی تھی' اس کو دھویا- پھر اپنے اوپر پانی بہالیا پھر پہلی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا- آپ کا غسل جنابت اسی طرح ہوا کرتا تھا-

۲- بَابٌ: غُسْلُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

۱۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

باب: اس بارے میں کہ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا درست ہے

۱۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے- اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا-

۳- بَابٌ: الْغُسْلُ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

۱۸۸- وَعَنْهَا رضي الله عنها أنها سُئِلَتْ عَنْ

باب: اس بارے میں کہ ایک صاع یا اسی طرح کسی چیز کے وزن بھر پانی سے غسل کرنا چاہئے

۱۸۸- حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ ان سے نبی

Marfat.com

غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ السَّائِلِ حِجَابٌ.

کریم ﷺ کے غسل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگوایا' پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا- ان کے اور سائل کے درمیان پردہ حائل تھا-

۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيْكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِيْنِي. فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ.

۱۸۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے-اس پر ایک شخص بولا یہ مجھے تو کافی نہ ہو گا- حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر حضرت جابر نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی-

٤- بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا

باب: اس کے بارے میں جو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

۱۹۰- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَمَّا أَنَا فَأُفِيْضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاثًا** وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

۱۹۰- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا-

٥- بَابٌ: مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: اس بارے میں کہ جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا تو اس کا بھی غسل ہو گیا

۱۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ.

۱۹۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح ایک چیز منگواتے- پھر (پانی کا چلو) اپنے ہاتھ میں لیتے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتدا کرتے- پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے- پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے-

٦- بَابٌ: إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

باب: جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اس کا بیان

۱۹۲- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عنها قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا.

۱۹۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تو رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی پھر آپ اپنی تمام ازواج (مطہرات) کے پاس تشریف لے جاتے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھتے کہ خوشبو سے

Marfat.com

بدن مہک رہا ہوتا۔

۱۹۳- عن أَنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. قِيْلَ لِأَنَسٍ: أَوَ كَانَ يُطِيْقُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلاثِيْنَ.

۱۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں۔ (نو منکوحہ اور دو لونڈیاں) ایک روایت میں ہے کہ وہ نو تھیں۔ انس سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپؐ کو تیس مردوں کے برابر طاقت دی گئی ہے۔

۷- بَابٌ: مَنْ تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ

باب: خوشبو لگا کر نہانا

۱۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ، فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۹۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: گویا میں نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب آپ احرام باندھ رہے ہوتے۔

۸- بَابٌ: تَخْلِيْلُ الشَّعَرِ أَثْنَاءَ الغُسْلِ

باب: غسل میں بالوں کا خلال کرنا

۱۹۵- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

۱۹۵- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہی فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین کر لیتے کہ کھال تر ہو چکی ہے۔ تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے، پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

۹- بَابٌ: إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ

باب: جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اسے یاد آئے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمّم نہ کرے

۱۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ

۱۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں، لوگ کھڑے تھے کہ رسول کریم ﷺ اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ پس آپ نے ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ

Marfat.com

فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ورأسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے' پھر آپ نے غسل کیا اور واپس ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کیلئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

١٠- بَابٌ: مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ

باب: اس شخص کے بارے میں جس نے تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کیا

١٩٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ. فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ، ثَوبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

١٩٧- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا پردہ سے غسل فرماتے۔اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں۔ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔اے پتھر! میرا کپڑا دے۔اے پتھر! میرا کپڑا دے۔اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ابوہریرہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

١٩٨- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ : يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

١٩٨- ابوہریرہ سے ہی روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ (ایک بار) ایوبؑ ننگے غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں۔ حضرت ایوبؑ انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔اتنے میں ان کے رب نے انہیں پکارا کہ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا' جسے تم دیکھ رہے ہو۔ایوبؑ نے جواب دیا ہاں تیری بزرگی کی قسم۔لیکن تیری برکت سے میرے لئے بے نیازی کیونکر ممکن ہے۔

Marfat.com

١١- بَابٌ: التَّسَتُّرُ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

١٩٩- عن أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ.

١٢- بَابٌ: عَرَقُ الْجُنُبِ، وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لاَ يَنْجُسْ

٢٠٠- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ. فَقَالَ: **سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ.**

١٣- بَابٌ: مَبِيْتُ الْجُنُبِ إِذَا تَوَضَّأَ

٢٠١- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عنه سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: **نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ.**

١٤- بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

٢٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: **إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.**

باب: اس بیان میں کہ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا ضروری ہے

١٩٩- ام ہانی بنت ابی طالبؓ نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور فاطمہؓ نے پردہ کر رکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

باب: اس بیان میں کہ جنبی کا پسینہ اور مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

٢٠٠- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی' اس وقت ابوہریرہ جنابت کی حالت میں تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے ابوہریرہ! کہاں چلے گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا' اس لئے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل کے بیٹھنا برا جانا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! مومن ہرگز نجس نہیں ہو سکتا۔

باب: اس بارے میں کہ بغیر غسل کئے وضو کر کے جنبی کا سونا جائز ہے

٢٠١- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں' وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہو۔

باب اس بارے میں کہ جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں تو غسل جنابت واجب ہے

٢٠٢- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہار زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کے لئے کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

Marfat.com

٦- كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

بَابٌ: الْأَمْرُ بِالنُّفَسَاءِ إِذَا نَفِسْنَ

٢٠٣- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا لاَ نُرَى إِلاَّ الحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَالَكِ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنْ نِسَائِهِ بِالبَقَرِ.

باب: حیض کے مسائل کے متعلق جب کہ عورت حائضہ ہو

۲۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے -جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی اور اس رنج میں رونے لگی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے- آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا' کیا حائضہ ہو گئی ہو؟ میں نے کہا' ہاں! آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دیا ہے' اس لئے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو-البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی (سرف ایک مقام مکہ سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ہے)

٢- بَابٌ: غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهِ

٢٠٤- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

٢٠٥- وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

باب: اس بارے میں کہ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا جائز ہے

۲۰۴- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو حائضہ ہونے کی حالت میں بھی کنگھی کیا کرتی تھی-

۲۰۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ ہی سے کنگھی کر دیتیں' حالانکہ وہ حائضہ ہوتیں-

٣- بَابٌ: قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

٢٠٦- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَتَّكِيءُ فِي حَجْرِي وَأَنَا

باب: اس بارے میں کہ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا جائز ہے

۲۰۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے' حالانکہ

Marfat.com

حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی-

٤- بَابٌ: مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

۲۰۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي. قَالَ: أَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

باب: اس شخص سے متعلق جس نے نفاس کا نام بھی حیض رکھا

۲۰۷- حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی' اتنے میں مجھے حیض آ گیا- اس لئے میں آہستہ سے باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے- آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں نفاس آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں- پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی-

٥- بَابٌ: مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

۲۰۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ. وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

باب: اس بارے میں کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت کرنا (یعنی جماع کے علاوہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز ہے)

۲۰۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے حالانکہ دونوں جنبی ہوتے اور حالت حیض میں آپ مجھے حکم دیتے تھے تو میں ازار پہن لیتی تھی پھر آپ مجھ سے اختلاط کرتے تھے اور آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے اور میں اس کو دھو دیتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۲۰۹- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟

۲۰۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دوسری روایت میں فرمایا ہم ازواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتی' اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دے دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے- پھر بدن سے بدن ملاتے' آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو-

٦- بَابٌ: تَرْكُ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

باب: اس بارے میں کہ حائضہ عورت روزے چھوڑ دے (بعد میں قضا کرے)

۲۱۰- عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى- أَوْ فِطْرٍ - إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ

۲۱۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے- وہاں آپ عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا اے عورتوں کی

Marfat.com

: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ، وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ. قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا. أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ: بَلَى. قَالَ : فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا.

جماعت! صدقہ کرو' کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو' باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقلمند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی کہ ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا' جی ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے' عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

٧- بَابٌ: الإِعْتِكَافُ الْمُسْتَحَاضَةِ

٢١١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ، فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ.

باب: عورت کے لئے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف

۲۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف کیا' حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لئے خون کی وجہ سے طشت اکثر اپنے نیچے رکھ لیتیں۔

٨- بَابٌ: الطِّيْبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

٢١٢- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ وَلاَ نَتَطَيَّبَ وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ. وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ. وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

باب: عورت حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرے

۲۱۲- ام عطیہ نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

۹- بَابٌ: دَلْكُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ

۲۱۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ. فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: تَطَهَّرِيْ بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، تَطَهَّرِيْ فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ: تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

باب: اس بارے میں کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کو اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا چاہئے

۲۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک انصاریہ عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں- آپ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر- اس نے پوچھا اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں- آپ نے فرمایا اس سے پاکی حاصل کر- اس نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کر- پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اسے خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کر-

۱۰- بَابٌ: امْتِشَاطُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

۲۱٤- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ. فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَامْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ.

باب عورت کا حیض کے غسل کے بعد کنگھی کرنا جائز ہے

۲۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا' میں تمتع کرنے والوں میں تھی اور ہدی (یعنی قربانی کا جانور) اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی- حضرت عائشہؓ نے اپنے متعلق بتایا کہ پھر وہ حائضہ ہو گئیں اور عرفہ کی رات آ گئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں- اس لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ حضور آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ کو چھوڑ دے- میں نے ایسا ہی کیا- پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلۃ الحصبہ میں عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو آنحضور ﷺ نے حکم دیا' وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرا لائے-

۱۱- بَابٌ: نَقْضُ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ

۲۱۵- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ

باب حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنے کے بیان میں

۲۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکلے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا

Marfat.com

اللہِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْ لاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وساقت الحديث وذكرت حَيْضَتَهَا قَالَتْ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلاَ صَوْمٌ وَلاَ صَدَقَةٌ.

دل چاہے تو اسے عمرہ کا احرام باندھ لینا چاہئے- کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا- اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا- اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے پوری حدیث بیان کی اور اپنے حیض کا بھی تذکرہ فرمایا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا- میں تنعیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا- ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ قربانی واجب ہوئی اور نہ روزہ اور نہ صدقہ-

١٢- بَابٌ: لاَ تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلاَةَ

باب اس بارے میں کہ حائضہ عورت نماز قضا نہ کرے

٢١٦- وَعَنْهَارَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلاَتَها إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَلاَ يَأْمُرُنَا بِهِ. أَوْ قَالَتْ: فَلاَ نَفْعَلُهُ.

۲۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لئے اسی زمانہ کی نماز کافی ہے- اس پر عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتی تھیں اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے- یا حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ ہم نماز نہیں پڑھتی تھیں-

١٣- بَابٌ: النَّوْمُ مَعَ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِهَا

باب: حائضہ عورت کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو

٢١٧- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُ حَيْضِهَا وَهِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الْخَمِيْلَةِ، ثُمَّ قَالَتْ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ إِنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

۲۱۷- ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے متعلق حدیث میں گزر چکا ہے کہ وہ حالت حیض میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوتی تھی اور اس میں یہ بھی بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے سے ہوتے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیتے-

١٤- بَابٌ: شُهُوْدُ الْحَائِضِ الْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین میں حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں

٢١٨- عن أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ

۲۱۸- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جوان لڑکیاں 'پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں بھی باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت جائے نماز سے دور

Marfat.com

وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ تَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى. قِيْلَ لَهَا الْحُيَّضُ؟ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ يَشْهَدْنَ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا؟

رہے- ان سے پوچھا کیا حائضہ بھی؟ تو انہوں نے فرمایا کیا وہ عرفات میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی- (یعنی جب وہ ان جملہ مقدس مقامات میں جاتی ہیں تو پھر عیدگاہ میں کیوں نہ جائیں)-

۱۵- بَابٌ: الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

باب اس بیان میں کہ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)

۲۱۹- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

۲۱۹- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے ہی فرمایا کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں-

۱۶- بَابٌ: الْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ

باب: جو عورت (حج میں) طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو (اس کے متعلق کیا حکم ہے؟)

۲۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟ فَقَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: فَاخْرُجِيْ.

۲۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ حضور صفیہ بنت حیی کو (حج میں) حیض آ گیا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' شاید کہ وہ ہمیں روکیں گی- کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا- عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے- آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر نکلو-

۱۷- بَابٌ: الصَّلَاةُ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتُهَا

باب اس بارے میں کہ نفاس میں مرنے والی عورت پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

۲۲۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا.

۲۲۱- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت (ام کعب) زچگی میں مر گئی' تو آں حضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی' اس وقت آپ ان کے (جسم کے) وسط میں کھڑے ہوئے-

۱۸- بَابٌ

باب

۲۲۲- عن مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَ سلم أَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَهَا بَعْضُ ثَوْبِهِ.

۲۲۲- میمونہ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں سے روایت ہے کہ میں حائضہ ہوتی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب لیٹی ہوتی تھی- آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصہ ان سے لگ جاتا تھا-

Marfat.com

٧- كِتَابُ التَّيَمُّمِ — تیمّم کا بیان

١- بَابٌ ﴿فلم تَجِدُوْا ماءً......﴾

٢٢٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ- أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ- انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ، فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ. فَأَتَى النَّاسَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوْا: أَلا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ : حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ : مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حِيْنَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، ﴿فَتَيَمَّمُوْا﴾. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ : مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

٢٢٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب: اللہ عزوجل کا قول "پس جب تم پانی نہ پاؤ......"

۲۲۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض سفر (غزوۂ بنی المصطلق) میں تھے- جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار کھو گیا- رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے- لیکن وہاں پانی کہیں قریب میں نہ تھا- لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے اور پانی بھی کہیں قریب میں نہیں ہے اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ ہے- پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے- فرمانے لگے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو روک لیا حالانکہ قریب میں کہیں پانی بھی نہیں ہے اور نہ لوگوں کے پاس ہے- حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ والد ماجد (رضی اللہ عنہ) مجھ پر بہت خفا ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچو کے لگائے- رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا' اس وجہ سے میں حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی- رسول اللہ ﷺ جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا پتہ تک نہ تھا- پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری اور لوگوں نے تیمم کیا- اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے آل ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے-" عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا-

۲۲۴- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

نَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھیں- ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاکی کے لائق بنائی گئی- پس میری امت کا جو انسان نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے وہاں ہی نماز ادا کر لینی چاہئے اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے' مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے بھی حلال نہ تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتے تھے لیکن میں تمام انسانوں کے لئے عام طور پر نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں-

۲-بَابٌ: التَّيَمُّمُ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ

باب اقامت کی حالت میں بھی تیمّم کرنا جائز ہے جب پانی نہ پائے اور نماز کے جاتے رہنے کا خوف ہو

۲۲۵- عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم السَّلَامَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

۲۲۵-ابو جہیم بن حارث انصاری (صحابی) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "بئر جمل" کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا (یعنی خود اسی ابو جہیم نے) لیکن آپ نے جواب نہیں دیا- پھر آپ دیوار کے قریب آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر ان کے سلام کا جواب دیا-

۳- بَابٌ: الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيْهِمَا؟

باب اس بارے میں کہ کیا مٹی پر تیمّم کے لئے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو پھونک دے-

۲۲۶- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَّا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ [illegible] بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

۲۲۶-حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ سفر میں تھے' ہم دونوں جنبی ہو گئے' آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے زمین پر لوٹ پوٹ لیا اور نماز پڑھ لی- پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے بس اتنا ہی کافی تھا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور دونوں سے چہرے اور پہنچوں کا مسح کیا-

Marfat.com

٤- بَابٌ: الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَاءِ

٢٢٧- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رضى اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلاَّ حَرُّ الشَّمْسِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيقَظَ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ- ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لأَنَّا لاَ نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِه. فَلَمَّا اسْتَقيظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ - وَكَانَ رَجُلاً جَلِيْدًا - فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرفَعُ صَوتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتَّى اسْتَيقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: **لاَ ضَيْرَ - أَوْ لاَ يَضِيْرُ - ارتَحِلُوا**. فَارْتَحلُوْا، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ نَزَلَ- وَ كَانَ آخِرَ ذَاكَ اَن اَعْطِيَ الَّذِىْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ. وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا. وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنهَا حِيْنَ ابتَدَأَ فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: **اجْمَعُوا لَهَا**. فَجَمَعُوا لَهَا - مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيْقَةٍ وَسَوِيْقَةٍ - حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوبَ بَيْنَ

باب: پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اور اسے پانی سے کفایت کرتی ہے

۲۲۷- عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہم رات بھر چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا اور مسافر کے لئے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ مرغوب اور کوئی چیز نہیں ہوتی (پھر ہم اس طرح غافل ہو کر سوگئے) کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کر سکی- سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا- پھر فلاں پھر فلاں- پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے حضرت عمر بن خطابؓ تھے اور جب نبی کریم ﷺ آرام فرماتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے- یہاں تک کہ آپ خود بخود بیدار ہوں کیونکہ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ پر خواب میں کیا تازہ وحی آتی ہے- جب حضرت عمرؓ جاگ گئے اور یہ آمدہ آفت دیکھی اور وہ ایک نڈر دل والے آدمی تھے- پس زور زور سے تکبیر کہنے لگے- اسی طرح با آواز بلند' آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے جب تک کہ نبی کریم ﷺ ان کی آواز سے بیدار نہ ہوگئے- تو لوگوں نے پیش آمدہ مصیبت کے متعلق آپ سے شکایت کی-اس پر آپ نے فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں- سفر شروع کرو- پھر آپ تھوڑی دور چلے' اس کے بعد آپ ٹھہر گئے- آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا جسے غسل کی ضرورت تھی- آپ نے فرمایا' لے جا اور غسل کر لے- وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی سے کیا کیا کام لئے جا رہے ہیں اور خدا کی قسم! جب پانی لیا جانا ان سے بند ہوا' تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیزوں میں پانی پہلے سے بھی زیادہ موجود تھا- پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ اس کے لئے (کھانے کی چیز) جمع کرو- لوگوں نے اس کے لئے عمدہ قسم کی کھجور (عجوہ) آٹا اور ستو اکٹھا کیا- یہاں تک کہ بہت سارا کھانا اس کے لئے جمع ہو گیا تو اسے لوگوں نے ایک کپڑے میں رکھا اور

Marfat.com

دَيْهَا، فَقَالَ لَهَا : تَعْلَمِيْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا. فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ. قَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ؟ قَالَتِ: الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيءُ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ- وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيْرُوْنَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ. فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أَرَى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدْعُوْنَكُمْ عَمَدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوْهَا، فَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ.

عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا- رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا- پھر وہ اپنے گھر آئی' دیر کافی ہو چکی تھی اس لئے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلانی! کیوں اتنی دیر ہوئی؟ اس نے کہا' ایک عجیب بات ہوئی وہ یہ کہ مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے لوگ صابی کہتے ہیں- وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا' خدا کی قسم! وہ تو اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا اس کی مراد آسمان اور زمین سے تھی یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے- اس کے بعد مسلمان اس قبیلہ کے دور و نزدیک کے مشرکین پر حملے کیا کرتے تھے- لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عورت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے- یہ اچھا برتاؤ دیکھ کر ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف کچھ رغبت ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی اور اسلام لے آئی-

Marfat.com

٦- كِتَابُ الصَّلاَةِ

نماز کا بیان

١- بَابٌ: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِسرَاءِ؟

٢٢٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. فَقَالَ: وَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَي يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ، فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ

باب: اس بارے میں کہ شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی؟

۲۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی' اس وقت میں مکہ میں تھا- پھر جبرئیلؑ اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا- پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا- پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا- اس کو میرے سینے میں رکھ دیا' پھر سینے کو جوڑ دیا' پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے- جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو- اس نے پوچھا' آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل' پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا' ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں- انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا' جی ہاں! پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے' وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا- ان کے داہنی طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے- جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے- انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا' آؤ اچھے آئے ہو' صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدمؑ ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں- جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں- اس لئے

Marfat.com

قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى. حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا : إِفْتَحْ. فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ، فَفَتَحَ. قَالَ أَنَسٌ : فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ. وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا عِيسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَبُو حَبَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ : فَارْجِعْ

جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں- پھر جبرئیل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو- اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا- حضرت انس نے کہا کہ ابوذر نے ذکر کیا کہ آپ یعنی نبی ﷺ نے آسمان پر آدم‘ ادریس‘ موسیٰ‘ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا اور ابوذر نے ہر ایک کا ٹھکانا نہیں بیان کیا- البتہ اتنا بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت آدم کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر- انس نے بیان کیا کہ جب جبرئیلؑ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادریسؑ پر گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو‘ صالح نبی اور صالح بھائی- میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریسؑ ہیں- پھر موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی- میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں- پھر میں عیسیٰؑ تک پہنچا‘ انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی- میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ عیسیٰؑ ہیں- پھر میں ابراہیمؑ تک پہنچا- انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بیٹے- میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں- عبداللہ بن عباس اور ابو حبہ الانصاری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا‘ پھر مجھے جبرئیلؑ لے کر چڑھے‘ اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلم کی آواز سنی (جو لکھنے والے فرشتوں کی قلموں کی آواز تھی) انس بن مالک نے (ابوذر سے) نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں- میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا- جب موسیٰ تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی

Marfat.com

إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ ذَلِكَ. فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ. فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ الْقَولُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ : رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ : اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّى انْتَهَي بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَي، وَغَشِيَهَا أَلْوانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ. ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

ہیں- انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے- میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے- پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا- پھر ایک حصہ کم ہوا- جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے' کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی' پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں میری بات بدلی نہیں جاتی- اب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ' لیکن میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے- پھر جبرئیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا- جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں- اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا' میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے-

٢٢٩- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَرَضَ اللهُ الصَّلاَةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ، وَزِيْدَ فِي صَلاَةِ الْحَضَرِ.

٢٢٩- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نماز میں دو دو رکعت فرض کی تھی- سفر میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی- پھر سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئی اور حالت اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی-

٢- بَابٌ: وُجُوبِ الصَّلاَةِ فِي الثِّيَابِ

باب: کپڑوں میں نماز کا وجوب

٢٣٠- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَلَّي فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

٢٣٠- سیدنا عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اس کے دونوں سروں کے درمیان میں تفریق کر دی تھی (یعنی الٹ کر کندھوں پر ڈال لیا)

٣- بَابٌ: الصَّلاَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

باب: اس بیان میں کہ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا جائز و درست ہے

٢٣١- عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

٢٣١- سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث

Marfat.com

عَنْهَا قَالَتْ: حَدِيْثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَقَدَّمَ.

جس میں فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان ہے (۱۹۹ نمبر پر) گزر چکی ہے۔

۲۳۲- وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. فَلَمَّا انصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ : وَذَاكَ ضُحًى.

۲۳۲- سیدہ ام ھانی رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی' ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں کے بیٹے (حضرت علی بن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا۔ حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے' یہ (میرے خاوند) ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ام ہانی جسے تم نے پناہ دے دی' ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ ام ہانی نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

۲۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللّٰه عنه أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟.

۲۳۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

٤- بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

باب: جب کوئی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو اپنے کندھوں پر کچھ (کپڑا) ڈال لے

۲۳٤- وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ.

۲۳۴- حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہئے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

۲۳۵- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۲۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے تھے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کے کندھے پر ڈال لینا چاہئے۔

٥- بَابٌ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

باب جب کپڑا تنگ ہو تو کیا کیا جائے؟

۲۳٦- عن جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي، فَوَجَدْتُهُ

۲۳۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ بواط) میں گیا۔ ایک رات میں کسی ضرورت کی وجہ سے آپکے پاس آیا' میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں مشغول

Marfat.com

يُصَلِّي، وَعَلَيَّ ثَوبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: **مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟** فَأَخبَرْتُهُ بِحَاجَتِي. فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: **مَا هَذَا الاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ؟** قُلْتُ: كَانَ ثَوبٌ قَالَ: **فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ.**

ہیں' اس وقت میرے بدن پر صرف ایک ہی کپڑا تھا-اسلئے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپکے بازو میں ہو کر میں بھی نماز میں شریک ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا! اس رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ ﷺ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا-میں جب فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا- میں نے عرض کی کہ (ایک ہی) کپڑا تھا (اس طرح نہ لپیٹتا کیا کرتا) آپ نے فرمایا کہ اگر وہ کشادہ ہو تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کر اور اگر تنگ ہو تو اسکو تہبند کے طور پر باندھ لیا کر-

٢٣٧- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَ يُقَالُ لِلنِّسَاءِ: **لاَ تَرفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَستَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا.**

۲۳۷- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کئی آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر ازار باندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو (آپ کے زمانے میں) حکم تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں-

٦- بَابٌ: الصَّلاَةُ فِي الجُبَّةِ الشَّامِيَةِ

باب: شام کے بنے ہوئے جبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں

٢٣٨- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: **يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الإِدَاوَةَ.** فَأَخَذْتُهَا. فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلاَةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيهِ، ثُمَّ صَلَّى.

۲۳۸- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک) میں تھا- آپ نے ایک موقع پر فرمایا- مغیرہ! پانی کی چھاگل اٹھا لے- میں نے اسے اٹھا لیا- پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے- آپ نے قضائے حاجت کی-اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے-آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھانا چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا-میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا- آپ ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین پر مسح کیا پھر نماز پڑھی-

٧- بَابٌ: كِرَاهِيَةُ التَّعَرِّي فِي الصَّلاَةِ

باب: (بے ضرورت) ننگا ہونے کی کراہیت نماز میں ہو (یا) اور کسی حال میں)

٢٣٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۲۳۹- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ

Marfat.com

يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ. قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَٰلِكَ عُرْيَانًا ﷺ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے) کعبہ کے لئے قریش کے ساتھ پتھر ڈھورہے تھے۔ اس وقت آپ تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے (تاکہ تم پر آسانی ہو جائے) حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا۔ اسی وقت غشی کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کبھی ننگے نہیں دیکھے گئے (ﷺ)

٨- بَابٌ: مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

باب: جسم میں سے کیا چیز چھپائی جائے

٢٤٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۲۴۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صماء کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے اور اس کی شرمگاہ پر علیحدہ کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

٢٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ. وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۲۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کی بیع و فروخت سے منع فرمایا۔ ایک تو چھونے کی بیع سے' دوسرے پھینکنے کی بیع سے اور اشتمال صماء سے (جس کا بیان اوپر گزرا) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

٢٤٢- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُوبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ. قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

۲۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہی فرمایا کہ اس حج کے موقع پر مجھے حضرت ابو بکر نے یوم نحر (ذی الحجہ کی دسویں تاریخ) میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر کے پیچھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ سورہ برأت پڑھ کر سنادیں اور اس کے مضامین کا عام اعلان کردیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ نحر کے دن منیٰ میں دسویں تاریخ کو یہ سنایا کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کر سکے گا اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکے گا۔

Marfat.com

٩- بَابٌ: مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

٢٤٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لِتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: **اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.** قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ؟ وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ. قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ! فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ اعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ. فَقَالَ: **اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً.** فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيظَةَ وَالنَّضِيرِ، لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ لَكَ. قَالَ: **ادْعُوهُ بِهَا.** فَجَاءَ بِهَا. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: **خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا.** قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّموتَزَوَّجَهَا. وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيءْ

باب: ران سے متعلق جو روایتیں آئی ہیں

۲۴۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ خیبر میں تشریف لے گئے- ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی- پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے- میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا- نبی ﷺ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا- میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا- پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی ران سے تہبند کو ہٹایا- یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا- جب آپ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے' خیبر برباد ہو گیا' جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے- آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا' انس نے کہا کہ خیبر کے یہودی لوگ اپنے کاموں کے لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد (ﷺ) لشکر لے کر پہنچ گئے- پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا اور قیدی جمع کیے گئے- پھر دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی باندی لے لو- انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا- پھر ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں' انہیں آپ نے دحیہ کو دے دیا وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں- اس پر آپ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ' وہ لائے گئے- جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو- پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا- خود انہیں کی آزادی ان کا مہر تھا پھر راستے ہی میں ام سلیم رضی اللہ عنہما (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا اور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کے وقت

Marfat.com

بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ. قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم .

بھیجا-اب نبی کریم ﷺ دولہا تھے' اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے- آپ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا بعض صحابہ کھجور لائے' بعض گھی- راوی حدیث نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا- پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا- یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا-

١٠- بَابٌ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

٢٤٤- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

۲۴۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھتے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں کئی مسلمان عورتیں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے شریک نماز ہوتیں- پھر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں' اس وقت انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا-

١١- بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلاَمٌ

باب: حاشیہ (بیل) لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا

٢٤٥-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيْصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي.

۲۴۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی- جس میں نقش و نگار تھے- آپ ﷺ نے انہیں ایک مرتبہ دیکھا- پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم (عامر بن حذیفہ) کے پاس لے جاؤ اور ان کی انبجانیہ والی چادر لے آؤ' کیونکہ اس چادر نے ابھی نماز سے مجھ کو غافل کر دیا-

١٢- بَابٌ: إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلاَتُهُ؟

باب: ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب یا مورتیں بنی ہوں تو نماز فاسد ہو گی یا نہیں

٢٤٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : أَمِيْطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا، فَإِنَّهُ لاَ تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلاَتِي.

۲۴۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لئے لٹکا دیا تھا- آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر برابر میری نماز میں اثر انداز ہوتی رہی ہیں-

Marfat.com

١٣- بَابٌ: مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

٢٤٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَرُّوجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ: **لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ.**

باب: جس نے ریشم کے کوٹ میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا

۲۴۷- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کی قبا تحفہ میں دی گئی- اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا- گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے- پھر آپ نے فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے-

١٤- بَابٌ: الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

٢٤٨- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

باب: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھنا

۲۴۸- ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کو وضو کرا رہے ہیں اور ہر شخص آپ کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے- اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پاسکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی حاصل کرنے کی کوشش کرتا- پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک برچھی اٹھائی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا اور اسے انہوں نے گاڑ دیا- نبی کریم ﷺ (ڈیرے میں سے) ایک سرخ پوشاک پہنے ہوئے تہ بند اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے اور برچھی کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی' میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور برچھی کے پرے سے گزر رہے تھے-

١٥- بَابٌ: الصَّلَاةُ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

٢٤٩- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ

باب: چھت' منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۲۴۹- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اب (دنیائے اسلام میں)

Marfat.com

بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. فَهٰذَا شَأْنُهُ.

اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا ہے- منبر غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا- فلاں عورت کے غلام فلاں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا تھا- جب وہ تیار کر کے (مسجد میں) رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور آپ نے قبلہ کی طرف اپنا منہ کیا اور تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے- پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کیا- آپ کے پیچھے تمام لوگ بھی رکوع میں چلے گئے- پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا- پھر اسی حالت میں آپ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے- پھر زمین پر سجدہ کیا- پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قرأت کی اور رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کئے ہوئے پیچھے لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا- یہ ہے منبر کا قصہ-

١٦- بَابٌ: الصَّلَاةُ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

٢٥٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُولَ اللهِ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: **قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ.** قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا. فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

۲۵۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا آپ ﷺ نے اس سے کچھ تناول فرمایا پھر کہنے لگے کہ کھڑے ہو جاؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں- حضرت انسؓ نے کہا کہ میں نے اپنے گھر سے ایک بوریا اٹھایا جو کثرت استعمال سے کالا ہو گیا تھا- میں نے اس پر پانی چھڑکا- پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے (اسی بوریے پر) کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم (کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو ضمیرہ کے لڑکے ضمیرہ) آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوگئے اور بوڑھی عورت (انس کی نانی ملیکہ) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں- پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس گھر تشریف لے گئے-

١٧- بَابٌ: الصَّلَاةُ عَلَى الْفِرَاشِ

باب : بچھونے پر نماز پڑھنا (جائز ہے)

٢٥١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ

۲۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ میں رسول

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَنَّهَا قَالَتْ : كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

اللہ ﷺ کے آگے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ میں ہوتے-جب آپ سجدہ کرتے' تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے- میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور آپ جب کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں پھر پھیلا دیتی-ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہیں ہوا کرتے تھے-

۲۵۲- وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

۲۵۲- حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے بچھونے پر نماز پڑھتے اور حضرت عائشہؓ آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے-

۱۸- بَابٌ: السُّجُودُ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنا (جائز ہے)

۲۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ.

۲۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے- پھر سخت گرمی کی وجہ سے کوئی ہم میں سے اپنے کپڑے کا کنارہ سجدے کی جگہ رکھ لیتا-

۱۹- بَابٌ: الصَّلَاةُ فِي النِّعَالِ

باب: جوتوں سمیت نماز پڑھنا (جائز ہے)

۲۵٤- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۲۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں!

۲۰- بَابٌ: الصَّلَاةُ فِي الْخِفَافِ

باب: موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا (جائز ہے)

۲۵٥- عن جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا. فَكَانَ يُعْجِبُهُم، لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ.

۲۵۵- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا' پھر کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز پڑھی- آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا' تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے-

یہ حدیث لوگوں کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی' کیونکہ جریر آخر میں اسلام لائے تھے

Marfat.com

۲۱- بَابٌ: يُبْدِيْ ضَبْعَيهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُود

باب: سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنی پسلیوں سے (ہر دو کہنیوں کو) جدا رکھے

۲۵۶- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۵۶- عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی-

۲۲- بَابٌ: فَضْلُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

باب نماز میں قبلہ رخ کھڑے ہونے کی فضیلت

۲۵۷-عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ.

۲۵۷-سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ہمارے (جیسی) نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے' تو وہی مسلمان ہے' جس کے لئے اللہ کا ذمہ دار اللہ کے رسول ﷺ کا ذمہ ہے- تو تم اللہ کی خیانت اس کے ذمہ (کے بارہ) میں نہ کرو-

۲۳- بَابٌ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "مقام ابراھیم کو نماز کی جگہ بناؤ"

۲۵۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، و ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۲۵۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لئے کیا لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی' کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی' پھر صفا اور مروہ کی سعی کی "اور تمہارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے-" (الاحزاب:۲۱)

۲۵۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ. فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ.

۲۵۹- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے چاروں کونوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی- پھر جب باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے-

Marfat.com

٢٤- بَابٌ: التَّوَجُّهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

٢٦٠- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا - أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ - شَهْرًاتَقَدَّمَ وَبَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ

٢٦١- عَنْ جَابِرٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ. فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

٢٦٢- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم - قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الرَّاوِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ الرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لاَ أَدْرِيْ زَادَ أَوْ نَقَصَ- فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

باب: ہر مقام اور ہر ملک میں مسلمان جہاں بھی رہے نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرے

۲۶۰- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں (پھر بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا) یہ حدیث (رقم ۳۸) پہلے گزر چکی ہے لیکن دونوں کے الفاظ میں فرق ہے اس لیے پھر درج کی گئی ہے۔

۲۶۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔

۲۶۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھائی- ابراہیم راوی ہیں علقمہ سے اور علقمہ راوی ہیں عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ نے فرمایا آخر کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھی ہیں- یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں پھیرے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور (سہو کے) دو سجدے کئے اور سلام پھیرا- پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی ضرور کہہ دیتا لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں' جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں- اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت ٹھیک بات سوچ لے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

Marfat.com

٢٥- بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَالْإِعَادَةَ عَلَي مَنْ سَهَا فَصَلَّي اِلَيٰ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

٢٦٣- عن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾، وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ.

باب: قبلہ سے متعلق مزید احادیث اور جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھول سے غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس پر نماز کالوٹاناواجب نہیں۔

۲۶۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری تین باتوں میں جو میرے منہ سے نکلا میرے رب نے ویسا ہی حکم فرمایا۔ میں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو" دوسری آیت پردہ کے بارے میں ہے۔ میں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ! کاش! آپ اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم دیتے' کیونکہ ان سے اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ بات کرتے ہیں۔ اس پر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کی بیویاں جوش و خروش میں آپ کی خدمت میں اتفاق کر کے کچھ مطالبات لے کر حاضر ہوئیں۔ میں نے ان سے کہا کہ "ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک تمہیں طلاق دلا دیں اور تمہارے بدلے تم سے بہتر مسلمہ بیویاں اپنے رسول ﷺ کو عنایت کریں" تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن﴾

٢٦- بَابٌ: حَكُّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

٢٦٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ – أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ – فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ

باب: اس بارے میں کہ مسجد میں تھوک لگا ہو تو ہاتھ سے اس کا کھرچ ڈالنا ضروری ہے

۲۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا' جو آپ کو ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ کے چہرہ مبارک پر دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے' یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی

Marfat.com

أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا.

طرف نہ تھوکے- البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے- پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا' اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور فرمایا' یا اس طرح کر لیا کرو-

٢٧- بَابٌ: لاَ يَبْصُقْ عَنْ يَمِيْنِهِ فِي الصَّلاَةِ

باب: اس بارے میں کہ نماز میں اپنے دائیں طرف نہ تھوکنا چاہیے

٢٦٥- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حديث النُّخَامَةَ وفيه زيادة وَلاَ عَنْ يَمِيْنِهِ.

٢٦٥- حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ (دوران نماز) اپنی دائیں جانب نہ تھوکے-

٢٨- بَابٌ: كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

٢٦٦- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

٢٦٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے (زمین میں) چھپا دینا ہے-

٢٩- بَابٌ: عِظَةُ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ وَذِكْرُ الْقِبْلَةِ

باب: امام لوگوں کو یہ نصیحت کرے کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا بیان

٢٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا؟ فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

٢٦٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا منہ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے' اللہ کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع' میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا رہتا ہوں-

٣٠- بَابٌ: هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلاَنٍ؟

باب: اس بارے میں کہ کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد فلاں خاندان والوں کی ہے

٢٦٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ. وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَإِنَّ

٢٦٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی جنہیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا تھا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی' اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک

Marfat.com

...دُ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

كرائی- عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی-

۳۱- بَابٌ: الْقِسْمَةُ وَتَعْلِيقُ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں کھجور کا خوشہ لٹکانا

۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ. وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ. إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلاً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: خُذْ. فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ. قَالَ: لَا. قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ. قَالَ: لَا. فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ - حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا - عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

۲۶۹- حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے رقم آئی- آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں ڈال دو اور یہ رقم اس تمام رقم سے زیادہ تھی جو اب تک آپ کی خدمت میں آچکی تھی- پھر آپ نماز کے لئے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی' جب آپ نماز پوری کر چکے تو آکر مال (رقم) کے پاس بیٹھ گئے اور اسے تقسیم کرنا شروع فرمایا- اس وقت جسے بھی آپ دیکھتے اسے عطا فرما دیتے- اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور بولے کہ یارسول اللہ! مجھے بھی عطا کیجئے کیونکہ میں نے (غزوہ بدر میں) اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (اس لئے میں زیر بار ہوں) رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لے لیجیے- انہوں نے اپنے کپڑے میں روپیہ بھر لیا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن (وزن کی زیادتی کی وجہ سے) وہ نہ اٹھا سکے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! کسی کو فرمایئے کہ وہ اٹھانے میں میری مدد کرے- آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھوا دیجئے- آپ نے اس پر بھی انکار کیا' تب حضرت عباسؓ نے اس میں سے تھوڑا سا گرا دیا- تب انہوں نے اس میں سے تھوڑا سا اور روپیہ گرا دیا اور اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر رکھ لیا اور چلنے لگے- رسول اللہ ﷺ کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپ اس وقت تک ان کی طرف دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے غائب نہیں ہو گئے اور آپ بھی وہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک کہ ایک درہم بھی باقی رہا-

۳۲- بَابٌ: الْمَسَاجِدُ فِي الْبُيُوتِ

باب: اس بیان میں (کہ بوقت ضرورت) گھروں میں جائے نماز (مقرر کر لینا جائز ہے)

۲۷- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ

۲۷۰- محمود بن ربیع انصاری نے کہا کہ عتبان بن مالک انصاری

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّي لَهُمْ. وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِينِيْ فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.** قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوبَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتي دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: **أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟**. قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ : أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ - أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ -؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **لاَ تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلاَ تَرَاهُ قَدْ قَالَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ؟**قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّا نَرَي وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ إِلَي الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُولُ

رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور غزوہ بدر کے حاضر ہونے والوں میں سے تھے' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ! میری بینائی میں کچھ فرق آگیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں لیکن جب برسات کا موسم آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو وادی ہے وہ بھر جاتی ہے اور بہنے لگ جاتی ہے اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک نہیں جا سکتا- یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں- راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عتبان سے فرمایا' ان شاءاللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا- عتبان نے کہا کہ (دوسرے دن) رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دن چڑھا تو دونوں تشریف لے آئے اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی' میں نے اجازت دے دی- جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے بھی نہیں اور پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصہ میں مجھ سے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو- عتبان نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک کونے کی طرف اشارہ کیا' تو رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف باندھی پس آپ نے دو رکعت (نفل) نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا- عتبان نے کہا کہ ہم نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا اور آپ کی خدمت میں حلیم پیش کیا جو آپ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا- عتبان نے کہا کہ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا اور مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا- اس پر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی محبت نہیں- رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ایسا مت کہو' کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے لاالہ الا اللہ کہا ہے اور اس سے مقصود خالص خدا کی رضامندی حاصل کرنا ہے- تب منافقت کا الزام لگانے والا بولا کہ اللہ اور اس کے

Marfat.com

اللهِ :فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ.

رسول کو زیادہ علم ہے ہم تو بظاہر اس کی توجہات اور دوستی منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خالص خدا کی رضا حاصل کرنا ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔

۳۳- بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ؟

باب: کیا دور جاہلیت کے مشرکوں کی قبروں کو کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے؟

۲۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۷۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں نے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں مورتیں (تصویریں) تھیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے بھی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر ان میں کوئی نیکو کار شخص مر جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی مورتیں (تصویریں) بنا دیتے پس یہ لوگ خدا کی درگاہ میں قیامت کے دن تمام مخلوق میں برے ہوں گے۔

۲۷۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوْا مُتَقَلِّدِيْ السُّيُوْفَ، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقَى رَحْلَهُ بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِيْ النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِيْ النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا. قَالُوْا: لَا

۲۷۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بلند حصہ میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں آپ اترے اور یہاں چوبیس راتیں قیام فرمایا۔ پھر آپ نے بنو نجار کو بلا بھیجا' تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ انس نے کہا' گویا میری نظروں کے سامنے نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں' جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنو نجار کے لوگ آپ کے چاروں طرف ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ابوایوب کے گھر کے سامنے اترے اور آپ یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے فوراً نماز ادا کر لیں۔ آپ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے' پھر آپ نے یہاں مسجد بنانے کے لئے حکم فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ نے بلوا کر فرمایا کہ اے بنو نجار! تم اپنے اس باغ کی

Marfat.com

نَا بِهِ لا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ. فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ: قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَفِيْهِ خَرِبٌ، وَفِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُ الآخِرَةْ
فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

٣٤- بَابٌ: الصَّلاَةُ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

٢٧٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِلَى بَعِيْرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

٣٥- بَابٌ: مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّوْرٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

٢٧٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّيْ

٣٦- بَابٌ: كَرَاهِيَةُ الصَّلاَةِ فِي الْمَقَابِرِ

٢٧٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.

قیمت مجھ سے لے لو- انہوں نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! اس کی قیمت ہم صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں اس باغ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت بھی تھے پس نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھڑوا دیا' ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا اور پتھروں کے ذریعہ انہیں مضبوط بنا دیا- صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! آخرت کے فائدہ کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرمانا-

باب: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۲۷۳- (راوی حدیث نافع کہتے ہیں کہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کی طرف (اسے بطور سترہ کر کے) نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے-

باب: اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اسکے آگے تنور یا آگ یا اور کوئی ایسی چیز ہو جسے مشرک لوگ پوجتے ہوں' لیکن اس نمازی کی نیت محض عبادت الٰہی ہو تو نماز درست ہے-

۲۷۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا-

باب: مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں

۲۷۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرے نہ بنالو-

Marfat.com

٣٧- بَابٌ :

٢٧٦- عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: - وَهُوَ كَذَلِكَ - **لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ** مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.

٣٨- بَابٌ: نَوْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٧٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ. فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ. قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ- أَوْ وَقَعَ مِنْهَا - فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى، فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ. قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَم يَجِدُوْهُ. قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِي بِهِ. قَالَتْ فَطَفِقُوْا يُفَتِّشُوْنَ حَتَّى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا. قَالَتْ : وَاللهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ : فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، قَالَتْ فَقُلْتُ:هذَا الَّذِيْ اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهِ زَعَمْتُمْ، وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ. قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَأَسْلَمَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِيْ الْمَسْجِدِ ، أَوْ حِفْشٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ. قَالَتْ فَلاَ تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلاَّ قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا : مَا شَأْنُكِ لاَ

باب:

۲۷۶- حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو آپ اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے- جب کچھ افاقہ ہوتا تو اپنے مبارک چہرے سے چادر ہٹا دیتے- آپ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا "یہود و نصاریٰ پر خدا کی پھٹکار ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا"- آپ یہ فرما کر امت کو ایسے کاموں سے ڈراتے تھے-

باب: عورت کا مسجد میں سونا

۲۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک کالی لونڈی تھی- انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اور وہ انہیں کے ساتھ رہتی تھی- اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ان کی ایک لڑکی (جو دلہن تھی) نہانے کو نکلی' اس کا کمر بند سرخ تسموں کا تھا اس نے وہ کمر بند اتار کر رکھ دیا یا اس کے بدن سے گر گیا- پھر اس طرف سے ایک چیل گزری جہاں کمر بند پڑا تھا چیل اسے (سرخ رنگ کی وجہ سے) گوشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی- بعد میں قبیلہ والوں نے اسے بہت تلاش کیا' لیکن کہیں نہ ملا- ان لوگوں نے اس کی تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی لینی شروع کر دی' یہاں تک کہ انہوں نے اس کی شرمگاہ تک کی تلاشی لی- اس نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا وہ کمر بند گرا دیا- وہ ان کے سامنے ہی گرا- میں نے (اسے دیکھ کر) کہا یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر تہمت لگاتے تھے- تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے پاک تھی- یہی تو ہے وہ کمر بند! اس (لونڈی) نے کہا کہ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے لئے مسجد نبوی میں ایک بڑا خیمہ لگا دیا گیا (یا یہ کہا کہ) چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ لونڈی میرے پاس آتی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی- جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی کہ کمر بند کا دن ہمارے

Marfat.com

تَقْعُدِيْنَ مَعِيَ مَقْعَدًا إِلاَّ قُلْتِ هٰذَا. قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

رب کی عجیب نشانیوں میں سے ہے-اسی نے مجھے کفر کے ملک سے نجات دی-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا آخر بات کیا ہے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ بات ضرور کہتی ہو-آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے مجھے یہ قصہ سنایا-

٣٩- بَابٌ: نَوْمُ الرِّجَالِ فِيْ الْمَسْجِدِ

٢٧٨- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَينَه شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لِإنْسَانٍ: أُنْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ.

باب: مسجدوں میں مردوں کا سونا-

٢٧٨- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں ہیں- آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آگئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا ہے- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرو کہ کہاں ہیں؟ وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں-پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے-حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے' چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی-رسول اللہ ﷺ جسم سے دھول جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابوتراب اٹھو-

٤٠- بَابٌ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

٢٧٩- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

باب: اس بارے میں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے-

٢٧٩- ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے-

٤١- بَابٌ: بُنْيَانُ الْمَسْجِدِ

٢٨٠- عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهُ

باب مسجد کی عمارت

٢٨٠- عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی' اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی کڑیوں کے-حضرت ابو بکر رضی

Marfat.com

خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ أَبُوبَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالجَرِيْدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا. ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً، وَبَنَى جِدَارَهُ بِالحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ، وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

اللہ عنہ نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی- البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ کی بنائی ہوئی بنیادوں کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی کڑیوں ہی کے رکھے- پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سی زیادتی کی' اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائی' اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت ساگوان سے بنائی-

٤٢- بَابٌ: التَّعَاوُنُ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

باب: اس بارے میں کہ مسجد بنانے میں مدد کرنا

۲۸۱- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمًا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ. فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: **وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُم إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ** قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ.

۲۸۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک دن حدیث بیان کرنے لگے- جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے- لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے- آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا' افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی' جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہو گی- ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمارؓ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں-

٤٣- بَابٌ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

باب: جس نے مسجد بنائی اس کے اجر و ثواب کا بیان

۲۸۲- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صلي الله عليه و سلم-: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه وسلم يَقُوْلُ:**مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.**

۲۸۲- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں' حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے مسجد بنائی ——— اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو' تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا-

Marfat.com

٤٤- بَابٌ: الأَخْذُ بِنصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟.

باب: جب کوئی مسجد میں جائے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے تاکہ کسی نمازی کو تکلیف نہ ہو

۲۸۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا اور وہ تیر لئے ہوئے تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ان کی نوکیں تھامے رکھو-

٤٥- بَابٌ: الْمُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٤- عَنْ أَبِي مُوسى الاشعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لاَ يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا.

باب: مسجد میں تیر وغیرہ لے کر گزرنا

۲۸۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں میں تیر لئے ہوئے چلے تو ان کے پھل تھامے رہے، ایسا نہ ہو کہ اپنے ہاتھوں سے کسی مسلمان کو زخمی کر دے-

٤٦- بَابٌ: الشِّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٥- عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنه أَنَّهُ سْتَشْهَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنه: أَنْشُدُكَ اللهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُولُ: يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

باب: اس بیان میں کہ مسجد میں شعر پڑھنا کیسا ہے؟

۲۸۵- حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ اے حسان! اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو اور اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعہ مدد کر- ابو ہریرہؓ نے فرمایا، ہاں (میں گواہ ہوں- بے شک میں نے حضور ﷺ سے یہ سنا ہے)

٤٧- بَابٌ: أَصْحَابُ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْها قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و سلم يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. فِي

باب: چھوٹے چھوٹے نیزوں (بھالوں) سے مسجد میں کھیلنے والوں کے بیان میں

۲۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازے پر دیکھا، اس وقت حبشہ کے کچھ لوگ مسجد میں (نیزوں سے) کھیل رہے تھے (ہتھیار چلانے کی مشق کر رہے تھے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تاکہ میں ان کا کھیل دیکھ سکوں- ایک اور

Marfat.com

رواية يَلْعَبُونَ بِحِرابِهِمْ.

روایت میں ہے کہ وہ اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔

٤٨- بَابٌ: التَّقَاضِي وَالْمُلاَزَمَةُ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٧- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا. وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، أَيْ الشَّطْرَ قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ.

باب: قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا مسجد تک پیچھا کرنا

۲۸۷- کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد نبوی میں عبداللہ ابن ابی حدردؓ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور دونوں کی گفتگو بلند آوازوں سے ہونے لگی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے حجرے سے سن لیا۔ آپ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا اے کعب! کعب (رضی اللہ عنہ) بولے ہاں حضور فرمایئے کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کردو۔ آپ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کردیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے (بخوشی) ایسا کردیا۔ پھر آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور اس کا قرض ادا کرو (۔جو آدھا باقی ہے)

٤٩- بَابٌ: كَنْسُ الْمَسْجِدِ، وَالْتِقَاطُ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

٢٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ - أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ- كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: أَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ، دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ- أَوْ قَالَ قَبْرِهَا - فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

باب: مسجد میں جھاڑو دینا اور وہاں کے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا

۲۸۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کر گئی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا، پھر آپ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

٥٠- بَابٌ: تَحْرِيمُ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٨٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ

باب: مسجد میں شراب کی سوداگری کی حرمت کا اعلان کرنا

۲۸۹- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کی سود سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور ان آیات کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ شراب

Marfat.com

هُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجارَةَ الْخَمْرِ.

کی تجارت حرام ہے-

٥١- بَابٌ: الْأَسِيْرُ أَوِ الْغَرِيْمُ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

٢٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ- أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، وَ أَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ﴾

باب: قیدی یا قرضدار جسے مسجد میں باندھ دیا گیا ہو

۲۹۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا- یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی' وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو- پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی (جو سورۂ ص میں ہے) "اے میرے رب! مجھے ایسا ملک عطا کرنا جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو"-

٥٢- بَابٌ: الْخَيْمَةُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ

٢٩١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها قالت: أُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلاَّ الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوا جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا.

باب: مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لئے خیمہ لگانا

۲۹۱- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق میں سعدؓ کے بازو کی ایک رگ (اکحل) میں زخم آیا تھا- ان کے لئے نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا تاکہ آپ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں- مسجد ہی میں بنی غفار کے لوگوں کا بھی ایک خیمہ تھا- سعدؓ کے زخم کا خون (جو رگ سے بکثرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ ڈر گئے- انہوں نے کہا کہ اے خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آرہا ہے- پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعدؓ کے زخم سے بہہ رہا ہے- حضرت سعدؓ کا اسی زخم کی وجہ سے انتقال ہو گیا-

٥٣- بَابٌ: إِدْخَالُ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

٢٩٢- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ضرورت سے مسجد میں اونٹ لے جانا

۲۹۲- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے (حجۃ الوداع میں) اپنی بیماری کا شکوہ کیا (میں

Marfat.com

أَنِّي أَشْتَكِي. قَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ. فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

نے کہا کہ میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے رہ اور سوار ہو کر طواف کر۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز میں آیت ﴿والطور و کتاب مسطور﴾ کی تلاوت کر رہے تھے۔

٥٤- بَابٌ :

باب:

٢٩٣- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا. فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

۲۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے نکلے۔ رات تاریک تھی اور دونوں اصحاب کے پاس روشن چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جس سے ان کے آگے آگے روشنی پھیل رہی تھی پس جب وہ دونوں اصحاب ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا جو گھر تک ساتھ رہا۔

٥٥- بَابٌ: الْخَوْخَةُ وَالْمَمَرُّ فِي الْمَسْجِدِ

باب : مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنا

٢٩٤- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ. فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ، إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَنَا. قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ. لَا

۲۹۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور آخرت کے رہنے میں اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے یعنی آخرت۔ یہ سن کر ابو بکرؓ رونے لگے، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور آخرت میں سے کسی کو اختیار کرنے کو کہا اور اس بندے نے آخرت پسند کر لی تو اس میں ان بزرگ کے رونے کی کیا وجہ ہے۔ لیکن یہ بات تھی کہ بندے سے مراد رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا ابو بکر! آپ روئیے مت۔ اپنی صحبت اور اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے آپ ہی ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ لیکن (جانی دوستی تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتی) اس

Marfat.com

يَنْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

کے بدلہ میں اسلام کی برادری اور دوستی کافی ہے- مسجد میں ابو بکرؓ کی طرف کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کر دیئے جائیں-

٢٩٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلاً، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ. سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ

۲۹۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے- سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی- آپ ﷺ منبر پر بیٹھے' اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا' کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابو بکر بن ابو قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان و مال کے ذریعہ احساں کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں جانی دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا- لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے- دیکھو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں-

٥٦- بَابٌ: الأَبْوَابُ وَالْغَلَقُ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

باب: کعبہ اور مساجد میں دروازے اور زنجیر رکھنا

٢٩٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،بِلاَلٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلاَلاً فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟.

۲۹۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ تشریف لائے (اور مکہ فتح ہوا) تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا- (جو کعبہ کے متولی' چابی بردار تھے) انہوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم ﷺ' بلال' اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ چاروں اندر تشریف لے گئے- پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہاں تھوڑی دیر تک ٹھہر کر باہر آئے- ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر بلال سے پوچھا (کہ آنحضرت ﷺ نے کعبہ کے اندر کیا کیا) انہوں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اندر نماز پڑھی تھی- میں نے پوچھا کس جگہ؟ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان- عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں-

٥٧- بَابٌ: الْحَلَقُ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا اور یوں ہی بیٹھنا

٢٩٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ

۲۹۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ - مَا تَرَى فِي صَلاَةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ : مَثْنَى مَثْنَى. فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ وِتْرًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ.

شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا (جبکہ) اس وقت آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز (یعنی تہجد) کس طرح پڑھنے کے لیے آپ فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ دو دو رکعت کر کے پڑھ اور جب صبح قریب ہونے لگے تو ایک رکعت پڑھ لے - یہ ایک رکعت اس ساری نماز کو طاق بنا دے گی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آ .ری نماز کو طاق رکھا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا -

٥٨ - بَابٌ: الإِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ ،

٢٩٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

باب: مسجد میں چت لیٹنا کیسا ہے؟

۲۹۸- عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا - آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے -

٥٩ - بَابٌ: الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

٢٩٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، الوَضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ. فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي - يَعْنِي عَلَيْهِ - الْمَلاَئِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ.

باب: بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

۲۹۹- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار (دوکان وغیرہ) میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے - کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس سے معاف کرتا ہے - اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا - مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا' اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس کو بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم کر - جب تک کہ ریح خارج کرے -

٦٠ - بَابٌ: تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

٣٠٠ - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

باب: مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے قینچی کرنا درست ہے

۳۰۰- ابو موسیٰ اشعریؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا** وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

٣٠١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلي الله عليه و سلم إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: **لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ** فَقَالَ: **أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟** فَقَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، : ثُمَّ سَلَّمَ.

٦١- بَابٌ: الْمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعُ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ

٣٠٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

آپ نے فرمایا "ایک مومن دوسرے مومن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اسکا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے" اور آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا-

۳۰۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی- (ظہر یا عصر کی)- حضرت ابوہریرہ نے بتلایا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا- اس کے بعد ایک لکڑی کی لاٹھی سے جو مسجد میں رکھی ہوئی تھی آپ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے- ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ بہت ہی خفا ہوں اور آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے دائیں رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سہارا دیا- جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ مسجد کے دروازوں سے پار ہو گئے- پھر لوگ کہنے لگے کہ کیا نماز کم کر دی گئی ہے- حاضرین میں ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی موجود تھے لیکن انہیں بھی آپؐ سے بولنے کی ہمت نہ ہوئی- انہیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا- انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے' آپؐ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کوئی کمی ہوئی ہے- پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں؟ حاضرین بولے کہ جی ہاں! یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں- پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سہو کا سجدہ کیا- معمول کے مطابق یا اس سے بھی لمبا سجدہ- پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی- پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا' معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل' پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی- پھر سلام پھیر دیا

باب: ان مساجد کا بیان جو مدینہ کے راستے میں واقع ہیں اور وہ جگہیں جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے

۳۰۲- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (مکہ اور مدینہ) کے

Marfat.com

انَ يُصَلِّي فِي أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ
ى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ.

راستے میں متعدد مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو ان مقامات پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۳۰- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يَنْزِلُ بِذِي
حُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ
تَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي
ي الْحُلَيْفَةِ. وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ
انَ فِي تِلْكَ الطَّرِيْقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ
ْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ
بَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيْرِ الْوَادِيْ الشَّرْقِيَّةِ
رَّسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
ذِي بِحِجَارَةٍ وَلاَ عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا
مَسْجِدُ، كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
دَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا فِيْهِ
سَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ
ي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيْهِ.

۳۰۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے قصد سے تشریف لے گئے اور حجتہ الوداع کے موقع پر جب حج کے لیے نکلے تو آپ نے ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا- ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب آپ ایک ببول کے درخت کے نیچے اترے- اور جب آپ کسی جہاد سے واپس ہوتے اور راستہ ذوالحلیفہ سے ہو کر گذرتا یا حج یا عمرہ سے واپسی ہوتی تو آپ وادی عتیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے' پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر چڑھتے تو وادی کے بالائی کنارے کے اس مشرقی حصہ پر پڑاؤ ہوتا جہاں کنکریوں اور ریت کا کشادہ نالا ہے- (یعنی بطحاء میں) یہاں آپ رات کو صبح تک آرام فرماتے- یہ مقام اس مسجد کے قریب نہیں ہے جو پتھروں کی بنی ہے' آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے- وہاں ایک گہرا نالہ تھا عبداللہ بن عمرؓ وہیں نماز پڑھتے- اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ ﷺ وہاں نماز پڑھا کرتے تھے- کنکریوں اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار و نشانات کو پاٹ دیا ہے' جہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز پڑھا کرتے تھے-

۳۰- وَحَدَّ ، عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
بْثُ الْمَسْجِدِ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ
ذِي بِشَرَفِ ۔وْحَاءِ، وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ
مَكَانَ الَّذِي انَ صَلَّي فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
يْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْ ، ثَمَّ عَنْ يَمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ
الْمَسْجِدِ تُ لَّي، وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى
افَةِ الطَّرِيْقِ الَّيْ ى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ،
نَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِ . الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ، أَوْ
حْوَ ذَلِكَ.

۳۰۴- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب شرف روحاء کی مسجد کے قریب ایک چھوٹی مسجد ہے' عبداللہ بن عمر اس جگہ کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی- کہتے تھے کہ یہاں تمہارے دائیں طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہو- جب تم (مدینہ سے) مکہ جاؤ تو یہ چھوٹی سی مسجد راستے کے دائیں جانب پڑتی ہے- اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان ایک پتھر کی مار کا فاصلہ ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ-

Marfat.com

٣٠٥- وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَّةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ، كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلاَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ-

٣٠٦- وَحَدَّثَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوُجَاهِ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلاَهَا فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ.

٣٠٧- وَحَدَّثَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلاَثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ، بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ.

۳۰۵- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس چھوٹی پہاڑی کی طرف نماز پڑھتے جو روحاء کے آخر کنارے پر ہے اور یہ پہاڑی وہاں ختم ہوتی ہے جہاں راستے کا کنارہ ہے- اس مسجد کے قریب جو اس کے اور روحاء کے آخری حصے کے بیچ میں ہے مکہ کو جاتے ہوئے' اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے اور آگے بڑھ کر خود پہاڑی عرق الظبیہ کی طرف نماز پڑھتے تھے- عبداللہ بن عمر جب روحاء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھتے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جاتے- جب یہاں آ جاتے تو ظہر پڑھتے اور اگر مکہ سے آتے ہوئے صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گزرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے-

۳۰۶- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے کے دائیں طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے جو قریہ رویثہ کے قریب ہے- پھر آپ اس ٹیلہ سے جو رویثہ کے راستے سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہے چلتے تھے- اب اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور درمیان میں سے دوہرا ہو کر جڑ پر کھڑا ہے- اس کی جڑ میں ریت کے بہت سے ٹیلے ہیں-

۳۰۷- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ نے قریہ عرج کے قریب اس نالے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے پڑتا ہے' اس مسجد کے پاس دو تین قبریں ہیں' ان قبروں پر اوپر تلے پتھر رکھے ہوئے ہیں' راستے کے دائیں جانب ان بڑے پتھروں کے پاس جو راستے میں ہیں' ان کے درمیان میں ہو کر نماز پڑھی' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قریہ عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد چلتے اور ظہر اسی مسجد میں آ کر پڑھا کرتے تھے-

Marfat.com

٣٠٨- قَالَ عَبْدُ اللهِ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِي مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشَي، ذَلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ.

٣٠٩- وَيَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِي أَدْنَي مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ إِلاَّ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ.

٣١٠- قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ.

٣١١- وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ

۳۰۸- اور عبداللہ بن عمر نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے راستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں کے پاس قیام فرمایا جو ہرشی پہاڑ کے نزدیک نشیب میں ہیں- یہ ڈھلوان جگہ ہرشی کے ایک کنارے سے ملی ہوئی ہے- یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے کے لیے تیر کی مار کا فاصلہ ہے- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بڑے درخت کی طرف نماز پڑھتے تھے جو ان تمام درختوں میں راستے سے سب سے زیادہ نزدیک ہے اور سب سے لمبا درخت بھی یہی ہے-

۳۰۹- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ اس نالے میں اترا کرتے تھے جو وادی مر الظہران کے نشیب میں ہے- مدینہ کے مقابل جب کہ مقام صفراوات سے اترا جائے- نبی کریم ﷺ اس ڈھلوان کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے- یہ راستے کے بائیں جانب پڑتا ہے جب کوئی شخص مکہ جارہا ہو (جس کو اب بطن مرو کہتے ہیں) راستے اور رسول اللہ ﷺ کی منزل کے درمیان صرف ایک پتھر ہی کی مار کا فاصلہ ہوتا-

۳۱۰- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طویٰ میں قیام فرماتے اور رات یہیں گزارا کرتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے- مکہ جاتے ہوئے- یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی- اس مسجد میں نہیں جو اب وہاں بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلا تھا-

۳۱۱- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہاڑ کے دونوں کونوں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت ہیں- آپ اس مسجد کو جو اب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے ٹیلے کے کنارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی' ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے جو

Marfat.com

الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ-

تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے-

٦٢- بابٌ: سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ لِمَنْ خَلْفَهُ

باب: امام کاسترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے

٣١٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَومَ الْعِيْدِ أَمَرَنَا بِالحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمَنْ ثَمَّ اتَّخذَهَا الْأُمَرَاءُ.

۳۱۲- عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو ہمیں چھوٹے نیزے (برچھا) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے- یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت بنالی ہے-

٣١٣- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَلَّى بِهِمْ بِالبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ - الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرأَةُ وَالْحِمَارُ.

۳۱۳- حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی- آپ کے سامنے عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا (چونکہ آپ مسافر تھے اس لیے) ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت ادا کیں- آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے-

٦٣- بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

باب: نمازی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے؟

٣١٤- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه و سلم وَبَيْنَ الجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

۳۱۴- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزر سکنے کا فاصلہ رہتا تھا-

٦٤- بَابٌ: الصَّلَاةُ إِلَى الْعَنَزَةِ

باب: عنزہ (لکڑی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف نماز پڑھنا

٣١٥- عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الإِدَاوَةَ.

۳۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک اور لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتے- ہمارے ساتھ عکازہ (ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا اور ہمارے ساتھ ایک چھاگل بھی ہوتا تھا- جب آنحضور ﷺ حاجت سے فارغ ہو

Marfat.com

٦٥- بَابٌ: الصَّلاَةُ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ

٣١٦- عن سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، قِيْلَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَهَا.

٦٦- بَابٌ: الصَّلاَةُ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

٣١٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ دخول النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم الْكَعْبَةَ قَالَ: فَسَأَلْتُ بِلاَلاً حِيْنَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ. وَفِي رواية: عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ.

٦٧- بَابٌ: الصَّلاَةُ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

٣١٨- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ.

جاتے تو ہم آپ کو وہ چھاگل دے دیتے تھے-

باب: ستونوں کی آڑ میں نماز پڑھنا

۳۱۶- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا تھا- ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں- انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے-

باب: دو ستونوں کے بیچ میں نمازی اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے

۳۱۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ اور بلال رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے- آپ دیر تک اندر رہے- پھر باہر آئے اور میں سب لوگوں سے پہلے آپ کے پیچھے ہی وہاں آیا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی- انہوں نے بتایا کہ آگے کے دو ستونوں کے بیچ میں آپ نے نماز پڑھی تھی-

باب: سواری اور اونٹ اور درخت اور پالان کو سامنے کر کے نماز پڑھنا

۳۱۸- عبداللہ بن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ اپنی سواری کو سامنے عرض میں کر لیتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے 'عبیداللہ بن عمر نے نافع سے پوچھا کہ جب سواری اچھلنے کودنے لگتی تو اس وقت آپ کیا کیا کرتے تھے؟ نافع نے کہا کہ آپ اس وقت کجاوے کو اپنے سامنے کر لیتے اور اس کے آخری حصے کی (جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے ایک کھڑی سی لکڑی کی) طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے

Marfat.com

٦٨- بَابٌ: الصَّلَاةُ إِلَى السَّرِيْرِ

٣١٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ، وَ أَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي.

باب: چارپائی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا

٣١٩- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی رہتی تھی- اور نبی ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آجاتے (چارپائی کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے- مجھے آپ کے سامنے پڑا رہنا برا معلوم ہوتا' اس لیے میں پائنتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر نکل جاتی-

٦٩- بَابٌ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

٣٢٠- عن أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِي يَوم جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيْدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلاَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُوسَعِيْدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَدَخَلَ أَبُوسَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلاِبْنِ أَخِيْكَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُولُ **إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.**

باب: چاہیے کہ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روک دے

٣٢٠- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لئے اسے آڑ بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے- ابومعیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان نے چاہا کہ ان کے سامنے سے ہو کر گزر جائے- ابوسعید نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا- جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا- اس لیے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا- اب ابو سعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا- اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا- اس کے بعد ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے گئے- مروان نے کہا اے ابوسعید! آپ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا- آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اس چیز کو آڑ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیے- اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے-

Marfat.com

۷۰- بَابٌ: إِثْمُ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَي الْمُصَلِّي

۳۲۱- عن أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ الراوي لَا أَدْرِيْ أَقَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

۷۱- بَابٌ: الصَّلَاةُ خَلْفَ النَّائِمِ

۳۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

۷۲- بابٌ: إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

۳۲۳- عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ، وَ هُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ هِيَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَ إِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

۷۳- بَابٌ: الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الْأَذَى

۳۲٤- حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرَيْشٍ يَوْمَ وَضَعُوْا عَلَيْهِ السَّلَى تَقَدَّمَ وَ قَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً.

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ کتنا ہے؟

۳۲۱- ابو جہیم عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا ہو کہ اس کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کے سامنے سے گزرنے پر چالیس دن تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ راوی نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

باب: سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

۳۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں (آپ کے سامنے) بچھونے پر آڑی سوتی ہوئی پڑی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

باب: دوران نماز چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھالینا

۳۲۳- حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے جو آپ کی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس کی بیٹی تھی جب سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

باب: اس بارے میں کہ اگر عورت نماز پڑھنے والے سے گندگی ہٹا دے (تو مضائقہ نہیں ہے)

۳۲۴- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے یہ حدیث (۱۷۸) گزر چکی ہے جس میں نبیؐ کا قریش کے لیے بددعا کا ذکر ہے جس دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر بحالت نماز (اونٹنی کی) اوجھڑی ڈال دی تھی تو (حضرت فاطمہؓ نے اسے ہٹایا تھا) اس روایت کے آخر میں یہ بھی ذکر ہے کہ پھر انہیں گھسیٹ کر کنویں میں پھینک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کنویں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

Marfat.com

۹ - كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلاَةِ
نماز کے اوقات کے بیان میں

١- بَابٌ: مَوَاقِيْتُ الصَّلاَةِ وَفَضْلُهَا

٣٢٥- عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ أَخَّرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلَّى؟ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ.

باب: نماز کے اوقات اور ان کے فضائل

۳۲۵- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی کے پاس گئے جب کہ وہ عراق میں تھے اور ایک دن نماز میں تاخیر ہو گئی تو فرمایا' مغیرہ! آخر یہ کیا بات ہے 'کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے نماز پڑھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریلؑ نے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے بھی نماز پڑھی' پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی' پھر جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی- پھر جبریلؑ نے کہا کہ میں اسی طرح حکم کیا گیا ہوں-

٢- بَابٌ: الصَّلاَةُ كَفَّارَةٌ

٣٢٦- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ! أَوْ عَلَيْهَا - لَجَرِيْءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ، وَلَكِنْ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيْرَ

باب: اس بیان میں کہ گناہوں کے لیے نماز کفارہ ہے

۳۲۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا' میں نے اسے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضور ﷺ نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت بے باک تھے -میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے 'مال' اولاد اور پڑوسی سب فتنہ (کی چیز) ہیں اور نماز 'روزہ' صدقہ' اچھی بات کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ. قَالَ: إِذَنْ لَا يُغْلَقُ أَبَدًا. قِيْلَ لِحُذَيفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ. إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيْطِ. فَسُئِلَ، مَنِ الْبَابُ؟ فَقَالَ عُمَرُ.

کفارہ ہیں- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا' مجھے تم اس فتنہ کے بارے میں بتلاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا- اس پر میں نے کہا کہ یاامیر المومنین! آپ اس سے خوف نہ کھایئے' آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے- پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا- میں نے کہا کہ توڑ دیا جائے گا- حضرت عمر بول اٹھے کہ پھر تو وہ کبھی بند نہیں ہو سکے گا- حضرت حذیفہ سے پوچھا گیا کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ کے متعلق کچھ علم رکھتے تھے- تو انہوں نے کہا کہ ہاں! بالکل اسی طرح جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا- میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو قطعاً غلط نہیں ہے- حضرت حذیفہؓ سے (کہ دروازہ سے کیا مراد ہے) تو آپ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ ہی تھے-

۳۲۷- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلِيَ هٰذَا؟ قَالَ: لِجَمِيْعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ.

۳۲۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا- اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس حرکت کی خبر دے دی - اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نماز دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے بھی اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں- اس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میری تمام امت کے لیے یہی حکم ہے-

۳۲۸- وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ.

۳۲۸- سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ میری امت میں سے ہر ایک (صغیرہ گناہ کا) کام کرنے والے کے لیے یہ کفارہ ہے-

۳- بَابٌ: فَضْلُ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

باب: نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں

۳۲۹- وَعَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

۳۲۹- عبداللہ بن مسعودؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا' پھر پوچھا اس کے

Marfat.com

قَالَ: ثُمَّ أَيُّ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

بعد 'فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا - پوچھا اس کے بعد 'آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا - ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بھی بتلاتے - (لیکن میں نے بطور ادب خاموشی اختیار کی)

٤- بَابٌ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ

۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا.

باب: اس بیان میں کہ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں

۳۳۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے - کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! ہرگز نہیں - آپ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے - کہ اللہ پاک ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے -

٥- بابٌ: الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ

۳۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلا يَبْسُطْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ.

نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے

۳۳۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سجدہ اچھی طرح اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکنا چاہے تو اپنے آگے اور اپنی دائی جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے

٦- بَابٌ: الإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلمقَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَي رَبِّهَا،

باب: اس بارے میں کہ سخت گرمی میں ظہر کو ذرا ٹھنڈے وقت پڑھنا

۳۳۲-- وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو' کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے - آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی کہ

Marfat.com

فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

اے میرے رب! ایک حصے نے دوسرے کو کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی- ایک سردی میں دوسرا گرمی میں- اس وجہ سے موسم گرما میں سخت گرمی اور موسم سرما میں سخت سردی محسوس ہوتی ہے-

۳۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبْرِدْ - ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

۳۳۳- سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے- مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا کر' پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے اسے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو جانے دو- یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے-

٧- بَابٌ: وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب: اس بیان میں کہ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے

٣٣٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا. فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي ؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صلي الله عليه و سلم نَبِيًّا. فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ. قَدْ تَقَدَّمَ بَعْضُ هذَا الْحَدِيْثِ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ مِنْ

۳۳۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب سورج ڈھلا تو نبی ﷺ حجرہ سے باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی- پھر منبر پر تشریف لائے اور قیامت کا ذکر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم امور پیش آئیں گے- پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لے کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ سے جو بھی پوچھو گے میں اس کا جواب ضرور دوں گا- لوگ بہت زیادہ رونے لگے- آپ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو- عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور دریافت کیا کہ حضور ﷺ؟ میرے باپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حذافہ تھے- آپ اب بھی برابر فرما رہے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو- اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ ادب سے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور انہوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے سے راضی اور خوش ہیں (پس اس گستاخی سے ہم باز آتے ہیں کہ آپ سے جا اور بیجا سوالات کریں) اس پر آنحضرت ﷺ خاموش ہو

Marfat.com

رِوَايَةِ أَبِيْ مُوْسي لَكِنْ فِيْ هَذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ وَمُغَايَرَةُ الْفَاظِ

گئے- پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئی تھی- پس میں نے نہ ایسی کوئی عمدہ چیز دیکھی (جیسی جنت تھی) اور نہ کوئی ایسی بری چیز دیکھی (جیسی دوزخ تھی) اس حدیث کا کچھ حصہ (رقم ۸۱) کتاب العلم میں بروایت ابو موسیٰ بیان ہو چکا ہے لیکن الفاظ کی زیادتی اور کچھ تبدیلی کی وجہ سے یہاں پر بیان ہوئی ہے-

٣٣٥- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيْهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. وَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ فَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَنَسِيَ الرَّاوِيْ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ. وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.- ثُمَّ قَالَ - إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

۳۳۵- ابو برزہ (فضلہ بن عبید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ نبی ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہم اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیتے تھے- صبح کی نماز میں آنحضور ﷺ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر کی نماز اس وقت کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد) جاتے لیکن سورج اب بھی تیز رہتا تھا- نماز مغرب کا حضرت انس نے جو وقت بتایا تھا وہ راوی کو یاد نہیں رہا اور آنحضور ﷺ عشاء کی نماز کو تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' پھر ابو برزہؓ نے کہا کہ آدھی رات تک (موخر کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے-

٨- بَابٌ: تَأْخِيْرُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

باب: اس بارے میں کہ کبھی ظہر کی نماز عصر کے وقت تک تاخیر کر کے پڑھی جاسکتی ہے

٣٣٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ،

۳۳۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں رہ کر سات رکعات (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعات (ایک ساتھ) پڑھیں- ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعات) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعات)

٩- بَابٌ: وَقْتُ الْعَصْرِ

باب: نماز عصر کے وقت کا بیان

٣٣٧- حديثُ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فى ذِكرِ الصَّلَواتِ تقدَّم قريبًا وقال في هذهِ الرِّواية لما ذَكَر العِشاءَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا

۳۳۷- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی وہی حدیث (۳۳۵) جو نمازوں کے بارے میں عشاء کے ذکر کے بعد یہ اضافہ ہے کہ آپ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے باتیں کرنے کو ناپسند خیال

Marfat.com

وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

۳۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

۳۳۹- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ

کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر کوئی شخص قبیلہ بنو عمرو بن عوف تک جاتا تو انہیں نماز عصر میں مصروف پاتا۔

۳۳۹- انس بن مالک نے ہی بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلند اور تیز روشن ہوتا تھا- پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا تھا (زہری نے کہا کہ) مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں-

۱۰- بَابٌ: مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

۳۴۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: **الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.**

باب اس بیان میں کہ نماز عصر چھوٹ جانے پر کتنا گناہ ہے

۳۴۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال سب لٹ گیا-

۱۱- بَابٌ: مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

۳۴۱- عن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، : بَكِّرُوا بِصَلاَةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَنْ تَرَكَ صَلاَةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.**

باب اس بیان میں کہ نماز عصر چھوڑ دینے پر کتنا گناہ ہے

۳۴۱- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ابر آلود دن کو فرمایا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی' اس کا نیک عمل ضائع ہو گیا-

۱۲- بَابٌ: فَضْلُ صَلاَةِ الْعَصْرِ

۳۴۲- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - فَقَالَ: **إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا.** ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

باب نماز عصر کی فضیلت کے بیان میں

۳۴۲- حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے- آپ نے (چودھویں رات کے) چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو- اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو گی' پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو- پھر

Marfat.com

الْغُرُوبِ ﴾.

آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔"

۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ- وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

۳۴۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

١٣- بَابٌ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

باب: جو شخص عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے پڑھ سکا تو اس کی نماز ادا ہو گئی

٣٤٤- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ.

۳۴۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے پا سکا تو نماز پوری کرے (اس کی نماز ادا ہوئی نہ کہ قضا) اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پا سکے تو نماز پوری کرے۔

٣٤٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِينَا

۳۴۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی صرف اتنی ہے جتنا عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے۔ تورات والوں کو تورات دی گئی۔ تو انہوں نے اس پر (صبح سے) عمل کیا۔ آدھے دن تک پھر وہ عاجز آ گئے، کام پورا نہ کر سکے، ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط (بقول بعض دینار کا ۶/۴ حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ) دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی، انہوں نے (آدھے دن سے) عصر تک اس پر عمل کیا اور وہ بھی عاجز آ

Marfat.com

الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلاً. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

گئے-ان کو بھی ایک ایک قیراط ان کے عمل کا بدلہ دیا گیا- پھر (عصر کے وقت) ہم کو قرآن ملا- ہم نے اس پر سورج کے غروب ہونے تک عمل کیا (اور کام پورا کر دیا) ہمیں دو دو قیراط ثواب ملا- اس پر ان دونوں کتاب والوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! انہیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا-اللہ عزوجل نے فرمایا' تو کیا میں نے اجر دینے میں تم پر کچھ ظلم کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں-اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ (زیادہ اجر دینا) میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں-

١٤- بَابٌ: وَقْتُ الْمَغْرِبِ

باب مغرب کی نماز کے وقت کا بیان

٣٤٦- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

٣٤٦- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوئے اور تیر اندازی کرتے (تو اتنا اجالا باقی رہتا تھا کہ) ایک شخص اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا-

٣٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ وَ أَحْيَانًا إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبطؤوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ - كَانُوا، أَوْ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

٣٤٧- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ (ظہر کی نماز ٹھیک دوپہر کو پڑھتے اور عصر کی ایسے وقت جب آفتاب صاف اور تیز ہوتا اور مغرب کی جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء کی کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو جلد پڑھ لیتے اور اگر لوگ دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز آپ یا صحابہ کرام اندھیرے میں پڑھتے۔

١٥- بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

باب: اس کے بارے میں جس نے مغرب کو عشاء کہنا مکروہ جانا

٣٤٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ

٣٤٨- عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا' ایسا نہ ہو کہ "مغرب" کی نماز کے نام کے لئے اعراب (یعنی دیہاتی لوگوں) کا محاورہ تمہاری زبانوں پر چڑھ جائے - عبداللہ

Marfat.com

الْمَغْرِبِ، قَالَ: وَيَقُوْلُ الأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ.

بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا یا خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بدوی مغرب کو عشاء کہتے تھے۔

١٦- بَابٌ: فَضْلُ الْعِشَاءِ

باب: نماز عشاء (کے لیے انتظار کرنے) کی فضیلت

٣٤٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ **مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ.**

۳۴۹- عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ایک رات رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر نے یہ نہ فرمایا کہ 'عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی بھی انسان اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

٣٥٠- عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نُزُولاً فِي بَقِيْعِ بُطْحَانَ - وَالنَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم بِالْمَدِيْنَةِ-فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم عِنْدَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيُّ صلي الله عليه و سلم أَنَا وَ أَصْحَابِيْ وَ لَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلاَةِ حَتّٰى أَبْهَارَ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: **عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ** أَوْ قَالَ: **مَا صَلّٰى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ** لاَ يَدْرِيْ أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوْسَى: فَرَجَعْنَا فَرِحَى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۰- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ جو کشتی میں میرے ساتھ (حبشہ سے) آئے تھے "بقیع بطحان" میں قیام کیا۔ اس وقت نبی ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (کسی ملی معاملہ میں آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو فرمارہے تھے) جس کی وجہ سے نماز میں دیر ہو گئی اور تقریباً آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک خوشخبری سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو' یا آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی (امت) نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ یقین نہیں کہ آپ نے ان دو جملوں میں سے کون سا جملہ کہا تھا۔ پھر راوی نے کہا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم ﷺ سے یہ سن کر بہت ہی خوش ہو کر لوٹے۔

Marfat.com

١٧- بَابٌ: النَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

٣٥١- حَدِيْثُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَ نَادَاهُ عُمَرُ:تَقَدَّمَ وَفِيْ هَذَا زِيَادَةٌ قَالَتْ وَكَانُوا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ.وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: **لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا**

باب: اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سونا درست ہے-

۳۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث (۳۴۹) پہلے بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ عشاء کی نماز میں دیر فرمائی -یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا' (نماز ! عورتیں اور بچے سب سوگئے) صحابہ اس نماز کو شام کی سرخی کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے تہائی حصہ تک (کسی وقت بھی) پڑھ لیتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے ایک روایت ہے کہ اس کے بعد نبی ﷺ گھر سے تشریف لائے- وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے جب کہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے- آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہو جاتی' تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو اسی وقت پڑھیں-

٣٥٢- وَحكي ابْنُ عَبَّاسٍ: كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ: وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ، مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةَ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ.

۳۵۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سر پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت بھی) بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کر کے ان کے سروں کو سر کے ایک جانب پر رکھا پھر انہیں ملا سر پر یوں پھیرنے لگے کہ آپ کا انگوٹھا کان کی اس لو سے جو چہرے کے قریب ہے اور داڑھی سے جا لگا نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اس طرح (جیسا کہ میں نے بتلایا ہے)

١٨- بَابٌ: وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

باب: اس بارے میں کہ عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے

٣٥٣- وَ رَوَي أَنَسٌ فَقَالَ فِيْهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ.

۳۵۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں انہوں نے مزید فرمایا گویا اس رات آپ کی انگوٹھی کی چمک کا نقشہ اس وقت بھی میری نظروں کے سامنے چمک رہا ہے-

١٩- بَابٌ: فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب: نماز فجر کی فضیلت کے بیان میں

٣٥٤- عن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

۳۵۴- ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

Marfat.com

رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

٢٠- بَابٌ: وَقْتُ الْفَجْرِ

باب: نماز فجر کا وقت

٣٥٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ : أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَي الصَّلاَةِ. قُلْتُ : كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً.

۳۵۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ سحری کھائی ان کاموں ﷺ سحری اور نماز) میں کتنا وقت تھا اس نے جواب دیا کہ پچاس یا ساٹھ آیات کی (کی تلاوت کے برابر)

٣٥٦- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةً بِي، أَنْ أُدْرِكَ صَلاَةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۳۵۶- حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھ کر سحری کھاتا پھر مجھے جلدی پڑ جاتی کہ میں فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کروں۔

٢١- بَابٌ: الصَّلاَةُ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

باب: اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔

٣٥٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ .

۳۵۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے سامنے چند معتبر حضرات نے گواہی دی، جن میں سب سے زیادہ معتبر میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے کہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

٣٥٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا.

۳۵۸- عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج کا اوپر کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب سورج ڈوبنے لگے اس وقت بھی نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

٣٥٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى

۳۵۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز موقوف کر دو تا آنکہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبنے لگے تو نماز موقوف کر دو تا آنکہ آفتاب پورا چھپ

Marfat.com

تَغِيبَ.

٣٦٠- حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، تَقَدَّمَ وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

٢٢- بَابٌ: لاَ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

٣٦١- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا. وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

٢٣- بَابٌ: مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

٣٦٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ، وَمَا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلاَةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيْرًا مِنْ صَلاَتِهِ قَاعِدًا - تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا، وَلاَ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثْقِلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ.

جائے۔

۳۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی خرید و فروخت اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا یہ حدیث (۲۴۰ نمبر) پہلے گزر چکی ہے مگر اس روایت میں انہوں نے کچھ اضافہ کیا ہے- دو وقتوں کی نمازوں سے بھی منع فرمایا- آپ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

باب: اس بارے میں کہ سورج چھپنے سے پہلے قصد کر کے نماز نہ پڑھے-

۳۶۱- معاویہ بن ابی سفیانؓ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ تم لوگ تو ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا- حضرت معاویہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی- (جسے آپ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے)

باب: عصر کے بعد قضا نمازیں یا اس کے مانند مثلاً جنازہ کی نماز وغیرہ پڑھنا

۳۶۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خدا کی قسم! جس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں بلا لیا' آپ نے عصر کے بعد کی دو رکعات کو کبھی ترک نہیں فرمایا' یہاں تک کہ آپ اللہ پاک سے جا ملے- اور آپ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی' پھر اکثر آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے- اگرچہ نبی کریم ﷺ انہیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو' انہیں آپ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے- آپ کو اپنی امت کا ہلکا رکھنا پسند تھا- (اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ نماز آپ کی خصوصیات میں داخل تھی)

Marfat.com

٣٦٣- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۳۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہی فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمایا- پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے، صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعات-

٢٤- بَابٌ: الأَذَانُ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: وقت نکل جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا

٣٦٤- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَارَسُولَ اللهِ. قَالَ: **أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلاَةِ**. قَالَ بِلاَلٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ. فَاضْطَجَعُوا، وَأَسْنَدَ بِلاَلٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ. فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: **يَا بِلاَلُ أَيْنَ مَا قُلْتَ؟** قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ. قَالَ: **إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ. يَا بِلاَلُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلاَةِ**. فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى.

۳۶۴- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم (خیبر سے لوٹ کر) نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات میں سفر کر رہے تھے- کسی نے کہا کہ حضور ﷺ! آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے تو بہتر ہوتا- آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی تم سوتے نہ رہ جاؤ- اس پر حضرت بلال بولے کہ میں آپ سب لوگوں کو جگا دوں گا- چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور حضرت بلالؓ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگالی اور ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو سورج کے اوپر کا حصہ نکل چکا تھا- آپ نے فرمایا بلال! تو نے کیا کہا تھا- وہ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی- پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے واپس کر دیتا ہے- اے بلال! اٹھ اور اذان دے- پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو کر روشن ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی-

٢٥- بَابٌ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: اس کے بارے میں جس نے وقت نکل جانے کے بعد قضاء نماز لوگوں کے ساتھ جماعت سے پڑھی

٣٦٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ

۳۶۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ غزوۂ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور وہ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے اور آپ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم! سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر پڑھنا میرے لئے ممکن نہ

Marfat.com

تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا. فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

ہو سکا- اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں نے بھی نہیں پڑھی- پھر ہم وادی بطحان میں گئے اور آپ نے وہاں نماز کے لئے وضو کیا' ہم نے بھی وضو کیا- اس وقت سورج ڈوب چکا تھا- پہلے آپ نے عصر پڑھائی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی-

٢٦- بَابٌ: مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا

باب: جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے

٣٦٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلاَّ ذَلِكَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾.

۳۶۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اس کو پڑھ لے- اس قضاء کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) نماز میرے یاد آنے پر قائم کر-

٢٧- باب:

باب

٣٦٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ.

۳۶۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو گویا نماز ہی میں ہو۔

٢٨- باب:

باب:

٣٦٨- حَدِيثُهُ : عَلَي رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، تَقَدَّمَ، وَفِي رِوَايَةٍ هُنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ يَبْقَي مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَي ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ. يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ.

۳۶۸ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور حدیث (۹۶) جو اختتام صدی سے متعلق ہے پہلے گزر چکی ہے اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اس سے آپ کا مطلب تھا کہ (سو برس تک) یہ قرن ختم ہو جائے گا۔

٣٦٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ

۳۶۹- عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ نادار مسکین لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہے تو وہ پانچویں یا چھٹے آدمی کو سائبان والوں میں سے اپنے ساتھ لے

Marfat.com

جَاءَ بِثَلاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ.

قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - فَلاَ أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي- وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ - أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ- قَالَ: أَوَ مَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ. فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ - وَجَدَّعَ وَسَبَّ - وَقَالَ: كُلُوا لاَ هَنِيئًا لَكُمْ. فَقَالَ: وَاللهِ لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا. وَأَيْمُ اللهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلاَّ رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا. قَالَ : حَتَّى شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ. فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لاَ وَ قُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلاثِ مِرَارٍ. فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا

جائے- پس ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے- عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں اس وقت باپ' ماں اور میں تھا- راوی کا بیان ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے یہ کہا یا نہیں کہ میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لئے تھا یہ بھی تھے- خیر ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے یہاں ٹھہر گئے (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا- صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک وہیں رہے- پھر (مسجد سے) نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے بھی کھانا کھالیا اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے تو ان کی بیوی (ام رومان) نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی' یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہ لی- آپ نے پوچھا کیا تم نے ابھی انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا- ام رومان نے کہا کہ میں کیا کروں آپ کے آنے تک انہوں نے کھانے سے انکار کیا- کھانے کے لئے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ میں ڈر کر چھپ گیا- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پکارا اے غنثر (یعنی او پاجی!) آپ نے برا بھلا کہا اور کوسنے دیئے- فرمایا کہ کھاؤ تمہیں مبارک نہ ہو! خدا کی قسم! میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا- (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے بھی زیادہ کھانا ہو جاتا تھا- بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا- اپنی بیوی سے بولے بنو فراس کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم! یہ تو پہلے سے تین گنا ہے- پھر ابو بکر نے بھی وہ کھانا کھایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا- پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا اور نبی

Marfat.com

أَجْمَعُونَ. أَوْ كَمَا قَالَ.

کریم ﷺ کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے-وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا- عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی-(اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے مدینہ میں آیا ہوا تھا) ہم نے ان میں سے بارہ آدمی جدا کئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ کو ہی معلوم ہے ان سب نے اس میں سے کھایا- عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا ہی کہا

Marfat.com

۱۰- كِتَابُ الأَذَانِ
اذان کے بیان میں

١- بَابٌ: بَدْءُ الأَذَانِ

٣٧٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا .كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **يَا بِلَالُ، قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ.**

٢- بَابٌ: الأَذَانُ مَثْنَى

٣٧١- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ إِلَّا الإِقَامَةَ.

٣- بَابٌ: فَضْلُ التَّأْذِينِ

٣٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ، أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ - حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي**

باب: اس بیان میں کہ اذان کیونکر شروع ہوئی

۳۷۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ جب مسلما (ہجرت کر کے) مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کر کے نماز کے آتے تھے- اس کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی- ایک دن ا بارے میں مشورہ ہوا- کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ لیا جائے اور کسی نے کہا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا (بگل) بنا اس کو پھونک دیا کرو- لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ک شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لئے پکار دیا کرے- اس آنحضرت ﷺ نے (اسی رائے کو پسند فرمایا اور بلال سے) فرمایا ک بلال! اٹھ اور نماز کے لئے اذان دے-

باب: اذان کے کلمات دو مرتبہ دہرائے جائیں

۳۷۱- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا ک اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور سوا "قد قامت الصلوٰۃ" ک تکبیر کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں-

باب: اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں

۳۷۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پاد تا ہوا بڑ تیزی کے ساتھ پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جوں ہی تکبیر شروع ہوئی وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے- جب تکبیر بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے- کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر- ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا اور اس طرح ا

Marfat.com

كَمْ صَلَّى.

شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

٤- بَابٌ: رَفْعُ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

باب: اس بیان میں کہ اذان بلند آواز سے ہونی چاہیے

٣٧٣- عن أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ.

۳۷۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرمارہے تھے کہ جن وانس بلکہ تمام ہی چیزیں جو مؤذن کی آواز سنتی ہیں قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔

٥- بَابٌ: مَا يُحْقَنُ بِالأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

باب: اذان کی وجہ سے خون ریزی رکنا (جان بچنا)

٣٧٤- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ.

۳۷۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر کہیں جہاد کے لئے تشریف لے جاتے' تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے- صبح ہوتی اور پھر آپ انتظار کرتے اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حملہ کرتے تھے۔

٦- بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِي

باب: اس بارے میں کہ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے

٣٧٥- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: **إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ**.

۳۷۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔

٣٧٦- عن مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ: **وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ**. وَلَمَّا قَالَ: **حَيَّ عَلَي الصَّلاَةِ، قَالَ: لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ** وَقَالَ: هكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۳۷۶- حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ آپ (جواب میں) مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے- اشهد ان محمدا رسول اللہ تک- مگر جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور بتایا کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

Marfat.com

٧- بَابٌ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

٣٧٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَومَ الْقِيَامَةِ.

باب: اذان کی دعا کے بارے میں

۳۷۷- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ- اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی-

٨- بَابٌ: الاِسْتِهَامُ فِي الأَذَانِ

٣٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ثُمَّ لاَ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لاَ سْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لأَتَوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

باب : اذان کے لیے قرعہ ڈالنے کا بیان

۳۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو تا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے پھر ان کے لئے قرعہ ڈالنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا' تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لئے جلدی آنے میں کتنا ثواب ملتا ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا ملتا ہے' تو ضرور چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان کے لئے آتے-

٩- بَابٌ: أَذَانُ الأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

٣٧٩- عن عَبْدِ اللهِ بن عُمَرَ رَضي اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. قَالَ: وَكَانَ رَجُلاً أَعْمَى لاَ يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

باب: اس بیان میں کہ اندھا آدمی اذان دے سکتا ہے اگر اسے کوئی وقت بتانے والا آدمی موجود ہو

۳۷۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال تو رات رہے اذان دیتے ہیں- اس لئے تم لوگ کھاتے پیتے رہو- یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں- راوی نے کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی- صبح ہو گئی-

Marfat.com

۱۰- بَابٌ: الأَذَانُ بَعْدَ الْفَجْرِ

۳۸۰- عن حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

باب: صبح ہونے کے بعد اذان دینا

۳۸۰- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول کریم ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ اذان اور تکبیر کے بیچ نماز قائم ہونے سے پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے-

۱۱- بَابٌ: الأَذَانُ قَبْلَ الْفَجْرِ

۳۸۱- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ - أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِيْ- بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَ قَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْق وَطَأْ إِلَى أَسْفَلِ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا. يشير بِسَبَّابَتَيْهِ، إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الأُخْرَي، ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

باب: صبح صادق سے پہلے اذان دینے کا بیان

۳۸۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے کیونکہ وہ رات رہے سے اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) پکارتے ہیں- تاکہ جو لوگ عبادت کے لئے جاگے ہیں وہ آرام کرنے کے لئے لوٹ جائیں اور جو ابھی سوئے ہوئے ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں- اور آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارے سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی- انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے انہیں نیچے لائے اور پھر فرمایا کہ اس طرح (فجر ہوتی ہے) آپ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھ کر انہیں دائیں بائیں پھیلایا (یعنی دونوں گوشوں میں روشنی پھیل جائے تو صبح ہوتی ہے)

۱۲- بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

۳۸۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: - لِمَنْ شَاءَ. وَفِي رواية : بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ. ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ.

باب: ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھ سکتا ہے

۳۸۲- عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان و تکبیر) کے بیچ میں نماز ہے- ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے- پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے-

Marfat.com

۱۳- بَابٌ: مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

۳۸۳- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا. فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: **ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.**

۳۸۴- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.**

باب : جو یہ کہے کہ سفر میں ایک ہی شخص اذان دے

۳۸۳- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا اور میں نے آپ کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا- آپ بڑے رحم دل اور ملنسار تھے- جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جا سکتے ہو وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا- جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے-

۳۸۴- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ دو شخص (خود مالک اور ان کے ایک رفیق) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ سفر کرنا چاہتے تھے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "جب تم سفر کے لیے نکلو اور نماز کا وقت آ جائے تو اذان دینا اور اقامت کہنا پھر دونوں میں سے جو (عمر میں) بڑا ہو وہ امامت کرائے-"

۱۴- بَابٌ: الأَذَانُ وَالاقَامَةُ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً

۳۸۵- عن ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ: **أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ** فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ.

باب: اگر کئی مسافر ہوں تو نماز کے لئے اذان دیں اور تکبیر بھی کہیں

۳۸۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مؤذن سے اذان کے لئے فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ مؤذن اذان کے بعد کہہ دے کہ لوگو! اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو- یہ حکم سفر کی حالت میں یا سردی یا برسات کی راتوں میں تھا-

۱۵- بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ

۳۸۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

باب: آدمی کا یوں کہنا کہ ہماری نماز فوت ہو گئی

۳۸۶- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے- آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور

Marfat.com

ذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَا
أْنُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: فَلَا
فْعَلُوا. إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ،
مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

بولنے کی آواز سنی- نماز کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا قصہ ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے- آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو- بلکہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو' نماز کا جو حصہ پاؤ اسے پڑھو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو-

۱۶- بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ؟

باب: نماز کی تکبیر کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کس وقت کھڑے ہوں

۳۸۷- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

۳۸۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو-

۱۷- بَابٌ: الْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اگر امام کو تکبیر ہو چکنے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے تو کیا کرے؟

۳۸۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

۳۸۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کے لئے تکبیر ہو چکی تھی اور نبی ﷺ کسی شخص سے مسجد کے ایک گوشے میں چپکے چپکے کان میں باتیں کر رہے تھے- پھر آپ نماز کے لئے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے-

۱۸- باب: وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز باجماعت کا فرض ہونا

۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَي رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

۳۸۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے اذان کا کہوں پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور خود بھی ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلادوں- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی

Marfat.com

ہڈیاں پائے گا تو عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہو-"

۱۹- بَابٌ: فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ

۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

۲۰- بَابٌ: فَضْلُ صَلاَةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۳۹۱- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمِيْعِ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾.

۳۹۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ.

۲۱- بَابٌ: فَضْلُ التَّهْجِيْرِ إِلَى الظُّهْرِ

۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ.

باب: نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان

۳۹۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے-

باب: فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں

۳۹۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت سے نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں- پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو (سورۂ بنی اسرائیل) کی یہ آیت پڑھو ﴿ان قرآن الفجر کان مشهودا﴾ یعنی فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں-

۳۹۲- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز کے لئے) زیادہ سے زیادہ دور سے آئے اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جائے-

باب: ظہر کی نماز کے لئے سویرے جانے کی فضیلت کا بیان

۳۹۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا- راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کر دیا- اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی-

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ: الشَّهِيدُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، والشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ. وباقي الحديث تقدَّم.

پھر آپ نے فرمایا شہید کئی قسم کے ہیں: طاعون میں مرنے والے' پیٹ کے عارضے میں مرنے والے' ڈوب کر مرنے والے' دب کر مرنے والے' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والے' (حدیث کا باقی حصہ پہلے گذر چکا ہے)

۲۲- بَابٌ: احْتِسَابُ الآثَارِ

(مسجد جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا

۳۹٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ: أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ.

۳۹۴- انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ بنو سلمہ والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے مکان (جو مسجد سے دور تھے) چھوڑ دیں اور آنحضرت ﷺ کے قریب آ رہیں (تاکہ نماز باجماعت کے لئے مسجد نبوی کا ثواب حاصل ہو) لیکن آنحضرت ﷺ کو مدینہ کا اجاڑ دینا برا معلوم ہوا- آپ نے فرمایا کیا تم لوگ اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟

۲۳- بَابٌ: فَضْلُ صَلاَةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب: دو یا زیادہ آدمی ہوں تو جماعت ہو سکتی ہے

۳۹٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

۳۹۵- حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز منافقین پر گراں نہیں ہے اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے؟ تو ان کے لیے آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے-"

۲٤- بَابٌ: مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ، وَفَضْلُ الْمَسَاجِدِ

باب: جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اس کا بیان اور مساجد کی فضیلت

۳۹٦- وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَومَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ : الإِمَامُ الْعَادِلُ : وَشَابٌّ نَشَأَ فِي الْفَجْرِ، أَوِ الصُّبْحِ. وَقَالَ عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لاَ تَعْلَمَ

۳۹۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے آدمی ہوں گے- جن کو خدا اس دن اپنے سایہ نہ ہو گا- اول انصاف کرنے والا بادشاہ' دوسرے وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا' تیسرا ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے' چوتھے دو ایسے شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے' چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی للہی محبت ہے' پانچواں وہ شخص

Marfat.com

شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں' چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا' مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا- ساتواں وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے-

٢٥- بَابٌ: فَضْلُ مَنْ غَدَا او مَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں صبح اور شام آنے جانے کی فضیلت کا بیان

٣٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَو رَاحَ.

۳۹۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں صبح شام بار بار حاضری دیتا ہے- اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا- وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے-

٢٦- بَابٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلاَ صَلاَةَ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ

باب: جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا

٣٩٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنَ الأَزْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الصُّبْحَ أَرْبَعًا، الصُّبْحَ أَرْبَعًا

۳۹۸- عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک صاحب سے جن کا نام مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ تھا' سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک ایسے نمازی پر پڑی جو تکبیر کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا- آنحضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہو گئیں؟

٢٧- بَابٌ: حَدُّ الْمَرِيْضِ أَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

باب: بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہئے

٣٩٩- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهُ:

۳۹۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں- اس وقت آپ سے کہا گیا کہ ابو بکر بڑے نرم دل ہیں- اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان

Marfat.com

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. وَأَعَادَ. فَأَعادُوا له فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، (فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ. ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ). وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ؟ رَضِيَ اللهُ عنه وفي رواية جَلَسَ عن يَسَار أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا.

٤٠٠- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عنها في رواية قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ وباقي الحديث تقدم آنفا.

٢٨- بَابٌ: هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ؟

٤٠١- عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ قَالَ: قُلْ : الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ : كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

کے لئے مشکل ہو جائے گا- آپ نے پھر وہی حکم فرمایااور آپ کے سامنے پھر وہی بات دہرادی گئی- تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم تو بالکل یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں- آخر ابو بکرؓ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے- اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے- گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے- ابو بکرؓ نے یہ دیکھ کر چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں- لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا- پھر ان کے قریب آئے اور بازو میں بیٹھ گئے- پھر آپ نماز نے نماز شروع کی تو ابو بکرؓ نے آپ کی اقتداء کی جبکہ باقی لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کی اقتداء میں نماز پڑھی ایک روایت میں ہے کہ آپ حضرت ابو بکرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے جبکہ ابو بکرؓ نے بحالت قیام نماز ادا کی-

۴۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہو گئے اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے اس کی اجازت لی کہ بیماری کے دن میرے گھر میں گذاریں- انہوں نے اس کی آپ کو اجازت دے دی- باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے-

باب جو لوگ (بارش یا اور کسی آفت میں) مسجد میں آجائیں تو کیا امام ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور برسات میں جمعہ کے دن خطبہ پڑھے یا نہیں؟

۴۰۱- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو رہی تھی خطبہ سنایا- پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ آج یوں پکار دو کہ نماز اپنی قیامگاہوں پر پڑھ لو- لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) دیکھنے لگے- جیسے اس کو انہوں نے ناجائز سمجھا- ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے شاید اس کو برا جانا ہے- ایسا تو

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ.

مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا تھا- بیشک جم
واجب ہے- مگر میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ حی علی الصلوٰۃ کہہ ک
تمہیں باہر نکالوں (اور تکلیف میں مبتلا کروں)

٤٠٢- عن أَنسٍ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ - وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا - فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ من آل الجَارُودِ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلاَّهَا إِلاَّ يَوْمَئِذٍ.

۴۰۲- انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک
مرد نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہی
ہو سکتا اور وہ موٹا آدمی تھا- اس نے نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیا
کیا اور آپ کو اپنے گھر دعوت دی اور آپ کے لئے ایک چٹائی بچ
دی اور اس کے ایک کنارہ کو (صاف کر کے) دھو دیا
آنحضور ﷺ نے اس بوریے پر دو رکعتیں پڑھیں- تو آل جارو
میں سے ایک آدمی نے حضرت انسؓ سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ
چاشت پڑھا کرتے تھے- حضرت انسؓ نے جواب دیا کہ میں نے
اس روز کے علاوہ آپ کو کبھی یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا-

٢٩- بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

باب: جب کھانا حاضر ہو اور نماز کی تکبیر ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

٤٠٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ.

۴۰۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا حاضر کیا جائے ت
مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز می
جلدی مت کرو-

٣٠- بَابٌ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَخَرَجَ

باب: اس آدمی کے بارے میں جو اپنے گھر کے کام کا میں مصروف تھا کہ تکبیر ہوئی اور وہ نماز کے لئے نکل کھڑا ہوا

٤٠٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ.

۴۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول
کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے آپ نے بتلایا ک
حضور ﷺ اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والیوں کی خدمت
کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نما
کے لئے چلے جاتے تھے-

Marfat.com

۳۱- بَابٌ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَ يُرِيْدُ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتَه

٤٠٥- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

باب: کوئی شخص صرف یہ بتلانے کے لئے کہ آنحضرت ﷺ نماز کیونکر پڑھا کرتے تھے اور آپ کا طریقہ کیا تھا نماز پڑھائے تو کیسا ہے؟

۴۰۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا اور میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں ہے' میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ سکھادوں جس طریقہ سے نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے-

۳۲- بَابٌ: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

٤٠٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حديث: **مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.** تقدَّم، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.** فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

باب: امامت کرانے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جو علم اور (عملی طور پر بھی) فضیلت والا ہو

۴۰۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو-(پہلے گذر چکی ہے اس روایت میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابو بکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے وہ (قرآن مجید) سنا نہ سکیں گے' اس لئے آپ عمر سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں- آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ بھی کہیں کہ اگر ابو بکر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو روتے روتے لوگوں کو (قرآن) سنا نہ سکیں گے- اس لئے عمر سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں- حفصہؓ (ام المؤمنین اور حضرت عمرؓ کی صاحبزادی) نے بھی اسی طرح کہا تو آپ نے فرمایا کہ خاموش رہو- تم صواحب یوسف کی طرح ہو- ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں- پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا- بھلا مجھ کو کہیں تم سے بھلائی پہنچ سکتی ہے؟

٤٠٧- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي

۴۰۷- انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی--- کہ آنحضور ﷺ کے مرض الموت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے- پیر کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے ہوئے تھے تو آنحضور ﷺ حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے

Marfat.com

الصَّلاَةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ہوئے' ہماری طرف دیکھ رہے تھے- آپ کا چہرہ مبارک (حسن و جمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ورق تھا- آپ مسکرا کر ہنسنے لگے- ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا کہ کہیں ہم سب آپ کو دیکھنے ہی میں نہ مشغول ہو جائیں اور نماز توڑ دیں- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف کے ساتھ آ ملنا چاہتے تھے- انہوں نے سمجھا کہ نبی ﷺ نماز کے لئے تشریف لا رہے ہیں- لیکن آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو- پھر آپ نے پردہ ڈال دیا- پس آنحضرت ﷺ کی وفات اسی دن ہو گئی- (انا اللہ وانا الیہ راجعون)

٣٣- بَابٌ: مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الإِمَامُ الأَوَّلُ

باب: ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر پہلا امام آ گیا (تو کیا کرنا چاہیے)

٤٠٨- عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ : أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ،

٤٠٨- سہل بن سعد ساعدی (صحابی) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں (قبا میں) صلح کرانے کے لئے گئے' پس نماز کا وقت آ گیا- مؤذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے- میں تکبیر کہوں- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی- اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے تو لوگ نماز میں تھے- آپ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے- لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی آمد پر آگاہ ہو جائیں) لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے- جب لوگوں نے متواتر ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول کریم ﷺ کو دیکھا- آپ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا- (نماز پڑھاتے جاؤ) لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امامت کا اعزاز بخشا' پھر بھی وہ پیچھے ہٹ

Marfat.com

وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: **يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟** فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.**

گئے اور صف میں شامل ہو گئے- اس لئے نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی- نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا کہ ابو بکر جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا- پھر آپ ثابت قدم کیوں نہ رہے- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابو قحافہ کے بیٹے (یعنی ابو بکر) کی یہ حیثیت نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھا سکیں- پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عجیب بات ہے- میں نے دیکھا کہ تم لوگ بکثرت تالیاں بجا رہے تھے (یاد رکھو) اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہنا چاہئے جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے-

٣٤- بَابٌ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

باب : امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں

٤٠٩- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: **أَصَلَّى النَّاسُ؟** قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ قَالَ: **ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ.** قَالَتْ: فَفَعَلْنَا. فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَصَلَّى النَّاسُ؟** قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: **ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ.** قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: **أَصَلَّى النَّاسُ؟** فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: **ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ.** فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: **أَصَلَّى النَّاسُ؟** قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ

۴۰۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھ گیا- تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی جی نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں- آپ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک لگن میں پانی رکھ دو- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا- پھر آپ اٹھنے لگے 'لیکن آپ بے ہوش ہو گئے- جب ہوش ہوا تو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے- ہم نے عرض کی نہیں حضور! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں- آپ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لئے پانی رکھ دو- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے پھر پانی رکھ دیا اور آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا- پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) پھر آپ بے ہوش ہو گئے- جب ہوش ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے- ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں- آپ نے پھر فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور آپ

Marfat.com

اللهِ - وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ- فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا - يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ، وباقي الحديث تقدّم.

٤١٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيْث صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ تَقَدَّمَ وَ فِيْ هذهِ الرِّوَايَةِ قال: **وَإِذَا صَلَّي جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.**

۳۵- بَابٌ: مَتَى يَسْجُدُ خَلْفَ الإِمَامِ؟

٤١١- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

۳٦- بَابٌ: إِثْمُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

٤١٢- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ أَلاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ**

نے بیٹھ کر غسل کیا- پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر آپ بے ہوش ہو گئے- پھر جب ہوش ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے- ہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں- لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے بیٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے- آخر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آدمی بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھادیں- بھیجے ہوئے شخص نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کے لئے حکم فرمایا ہے- ابوبکرؓ بڑے نرم دل انسان تھے- انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ- لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں- آخر (بیماری کے) دنوں میں حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھاتے رہے- بقیہ حدیث پہلے گذر چکی ہے-

۴۱۰- حضرت عائشہؓ سے ہی روایت کردہ حدیث پہلے گذر چکی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا بیماری کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے- اس روایت میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب ہی بیٹھ کر نماز پڑھو"-

باب امام کے پیچھے مقتدی کب سجدہ کریں؟

۴۱۱- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم سے کوئی بھی اس وقت تک نہ جھکتا جب تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم لوگ سجدہ میں جاتے-

باب: (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ کتنا ہے؟

۴۱۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں وہ شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے اس

Marfat.com

يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ.

بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنادے یا اس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنادے۔

٣٧- بَابٌ: إِمَامَةُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

باب: غلام کی اور آزاد کئے ہوئے غلام کی امامت کا بیان

٤١٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

۴۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو' خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنادیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔

٣٨- بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

باب: اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں

٤١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.

۴۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور اگر غلطی کی تو بھی (تمہاری نماز کا) ثواب تم کو ملے گا اور غلطی کا وبال ان پر رہے گا۔

٣٩- بَابٌ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَ اثْنَيْنِ

باب: جب صرف دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب اس کے برابر کھڑا ہو

٤١٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حديث مَبِيتِهِ فِي بَيْتِ خَالَتِهِ تَقَدَّم، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۴۱۵- حضرت ابن عباسؓ سے روایت کردہ حدیث (۱۴۲) گذر چکی ہے جس میں انہوں نے اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر رات رہنے کا ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے جب آپ سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر موذن آپ کے پاس آیا تو آپؐ باہر نکلے اور نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

٤٠- بَابٌ: إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلَّى

باب: اگر امام لمبی سورۃ شروع کردے اور کسی کو کام ہو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چل دے تو یہ کیسا ہے؟

٤١٦- عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ مُعَاذَ

۴۱۶- جابر بن عبد اللہ انصاری نے فرمایا کہ معاذ بن جبلؓ نبی کریم

Marfat.com

بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ (ثَلَاثَ مِرَارٍ) أَوْ قَالَ: فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ.

ﷺ کے ساتھ (فرض) نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کے لوگوں کو (وہی) نماز پڑھایا کرتے تھے- ایک بار عشاء میں انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کی- (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا- معاذ اس کو برا کہنے لگے- یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی (اس شخص نے جا کر معاذ کی شکایت کی) آپ نے معاذ کو فرمایا تو بلا میں ڈالنے والا ہے' بلا میں ڈالنے والا' بلا میں ڈالنے والا تین بار فرمایا- یا یوں فرمایا کہ تو فسادی ہے' فسادی' فسادی- پھر آپ نے معاذ کو حکم فرمایا کہ مفصل کے بیچ کی دو سورتیں پڑھا کرے-

٤١- بَابٌ: تَخْفِيفُ الإِمَامِ فِي الْقِيَامِ، وَإِتْمَامُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: امام کو چاہئے کہ قیام ہلکا کرے (مختصر سورتیں پڑھے) اور رکوع اور سجدے پورے پورے ادا کرے

٤١٧- عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا. فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَفِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

۴۱۷- ابو مسعود انصاریؓ نے خبر دی کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! قسم اللہ کی میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں' کیونکہ وہ نماز کو بہت لمبا کر دیتے ہیں- میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ (کبھی بھی) غضبناک نہیں دیکھا- آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ (عوام کو عبادت سے یا دین سے) نفرت دلا دیں' خبردار تم میں لوگوں کو جو شخص بھی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے- کیونکہ نمازیوں میں کمزور بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں-

٤١٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حديث مُعَاذٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَهُ: فَلَوْلاَ صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى.

۴۱۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو نے سبح اسم ربك الاعلیٰ' والشمس وضحها اور والليل اذا يغشى نماز میں کیوں نہ پڑھی؟

٤٢- بَابٌ: الإِيْجَازُ فِي الصَّلاَةِ وَإِكْمَالُهَا

باب: نماز مختصر اور پوری پڑھنا (یعنی رکوع و سجود اچھی طرح کرنا)

٤١٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَيُكْمِلُهَا.

۴۱۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کو مختصر اور پوری پڑھتے تھے-

Marfat.com

٤٣- بَابٌ: مَنْ أَخفَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

٤٢٠- عن أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيْدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيْهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتجوَّزُ فِي صلاتي كراهِيَة أن أشقَّ على أُمِّهِ.

باب: جس نے بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیا

۴۲۰- ابو قتادہؓ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں- لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں- کیونکہ اس کی ماں کو (جو نماز میں شریک ہوگی) تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں-

٤٤- بَابٌ: تَسْوِيَةُ الصُّفُوفِ عِنْدَ الإِقَامَةِ

٤٢١- عن النُّعْمَان بْنِ بَشِيْر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ.

باب: تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا

۴۲۱- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا- نماز میں اپنی صفوں کو برابر کر لو، نہیں تو خداوند تعالیٰ تمہارے منہ الٹ دے گا-

٤٥- بَابٌ: إِقْبَالُ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

٤٢٢- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ.

باب: صفیں برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا

۴۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفیں برابر کر لو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ- میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں-

٤٦- بَابٌ: إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِط أَوْ سُتْرَةٌ

٤٢٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ

باب: جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو (تو کچھ قباحت نہیں)

۴۲۳- حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بتلایا کہ رسول کریم ﷺ رات میں اپنے حجرہ کے اندر (تہجد کی) نماز پڑھتے تھے- حجرے کی دیواریں پست تھیں اس لئے لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ کی اقتدا میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے- صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا- پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ آپ کی اقتدا میں اس رات بھی

Marfat.com

ثَلاَثَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: إِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ.

کھڑے ہوگئے۔ یہ صورت دو یا تین راتوں تک رہی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھ رہے اور نماز کے مقام پر تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہ کہیں رات کی نماز (تہجد) تم پر فرض نہ ہو جائے۔

٤٧- بَابٌ: صَلاَةُ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کا بیان

٤٢٤- وفي هذا الحديث من رواية زيد بن ثابت رضي الله عنه زيادة أنه قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ.

۴۲۴- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس اضافے کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو۔ مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا ضروری ہے)

٤٨- بَابٌ: رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الأُولَى مَعَ الافْتِتَاحِ سَوَاءً

باب: تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا (کندھوں یا کانوں تک) اٹھانا

٤٢٥- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا) وَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

۴۲۵- (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے' اسی طرح جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

٤٩- بَابٌ: وَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسرَى فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

٤٢٦- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عَنْه قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسرَى فِي الصَّلاَةِ.

۴۲۶- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔

٥٠- بَابٌ: مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

باب: اس بارے میں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

٤٢٧- عَنْ أَنَسٍ ": أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ

۴۲۷- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز ﴿الحمد لله

Marfat.com

الصَّلاَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

رب العالمین﴾ سے شروع کرتے تھے۔

٤٢٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً- فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

۴۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے- میں نے یوں کہا یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں- آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے-اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے-اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولے سے دھو ڈال-

٥١- باب

باب

٤٢٩- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : حديث الكسوف، وقد تقدم.

(برقم:٧٦)

۴۲۹- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے حدیث کسوف (۷۶) پہلے گزر چکی ہے-

٤٣٠- وفي هذه الرواية قالت: قال: قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ، حَتَّي لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا، لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّي قُلْتُ: أَيْ رَبِّ، أَوَ أَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟ قَالُوا : حَبَسَتْهَا حَتَّي مَاتَتْ جُوعًا، لاَ أَطْعَمَتْهَا، وَلاَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ- حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ خَشِيشِ أَوْ خَشَاشِ الأَرْضِ.

۴۳۰- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی اس طریق میں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میرے اتنی (قریب) ہو چکی تھی کہ اگر میں ہمت کرتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی میرے اتنے قریب ہو گئی کہ میں کہنے لگا اے مالک! کیا میں بھی ان لوگوں کے ساتھ رکھا جاؤں گا؟ اتنے میں ایک عورت دیکھی راوی کا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا اس عورت کو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی میں نے پوچھا اس عورت کا کیا حال (قصور) ہے؟ فرشتوں نے کہا اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا حتی کہ وہ بھوک سے مر گئی کیونکہ نہ تو وہ اسے خود کھلاتی تھی اور نہ اسے کھلا چھوڑتی تھی کہ وہ خود حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھر لے-

٥٢- بَابٌ: رَفْعُ الْبَصَرِ إِلَى الإِمَامِ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں امام کی طرف دیکھنا

٤٣١- عن خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قِيلَ لَهُ

۴۳۱- خباب بن ارت رضی اللہ عنہ صحابی سے پوچھا گیا کیا رسول

Marfat.com

أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ: قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تعرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی رکعتوں میں (فاتحہ کے سوا) اور کچھ قرأت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں- ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے- فرمایا کہ آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے-

٥٣- بَابٌ: رَفْعُ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا کیسا ہے؟

٤٣٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاَتِهِمْ؟** فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: **لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ.**

۴۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا- لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں- آپ نے اس سے نہایت سختی سے روکا- یہاں تک آپ نے فرمایا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی-

٥٤- بَابٌ: الاِلْتِفَاتُ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟

٤٣٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ: **هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ الْعَبْدِ.**

۴۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا- آپ نے فرمایا کہ یہ توڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے-

٥٥- بَابٌ: وُجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا

باب: امام اور مقتدی کے لئے قرأت کا واجب ہونا حضر اور سفر ہر حالت میں، سری اور جہری سب نمازوں میں

٤٣٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي. قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي

۴۳۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی- اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو علیحدہ کر کے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حاکم بنایا، تو کوفہ والوں نے سعد کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھا سکتے- چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا- آپ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو اسحاق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھا سکتے ہو- اس پر آپ نے

Marfat.com

صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. قَالَ : ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا - أَوْ رِجَالًا - إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا. حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ. وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ : شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ. قَالَ الرَّاوِي عَنْ جَابِرٍ : فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ.

جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو انہیں نبی کریم ﷺ ہی کی طرح نماز پڑھاتا تھا' اس میں کوتاہی نہیں کرتا عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی دو پہلی رکعات میں (قرأت) لمبی کرتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! مجھ کو تم سے امید بھی یہی تھی- پھر آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا- قاصد نے ہر ہر مسجد میں جا کر ان کے متعلق پوچھا- سب نے آپ کی تعریف کی لیکن جب مسجد بنی عبس میں گئے- تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی کھڑا ہوا- اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنئے کہ) سعد نہ فوج کے ساتھ خود جہاد کرتے تھے' نہ مال غنیمت کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے- حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں- اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر اور اسے خوب محتاج بنا اور اسے فتنوں میں مبتلا کر- اس کے بعد (وہ شخص اس درجہ بدحال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بد دعا لگ گئی- عبدالملک نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آ گئی تھیں- لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا-

٤٣٥- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.**

۴۳۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی-

٤٣٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ وَقَالَ: **ارْجِعْ**

۴۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک اور شخص آیا- اس نے نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا- آپ نے سلام کا

Marfat.com

فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّي، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَي النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. ثَلاثًا. فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي: فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا.

جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا اور پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی- وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی اور پھر آ کر سلام کیا- لیکن آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جا اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی- آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا- آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے- میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا اس لئے آپ مجھے نماز سکھا دیجئے- آپ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے تکبیر کہہ- پھر آسانی کے ساتھ جتنا قرآن تجھ کو یاد ہو اس کی تلاوت کر- اس کے بعد رکوع کر اچھی طرح سے رکوع ہو لے تو پھر سر اٹھا کر پوری طرح کھڑا ہو جا- اس کے بعد سجدہ کر پورے اطمینان کے ساتھ- پھر سر اٹھا اور اچھی طرح بیٹھ جا- اسی طرح اپنی تمام نماز پوری کر-

٥٦- بَابٌ: الْقِرَأَةُ فِي الظُّهْر

٤٣٧- عَن أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الأُوْلَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الأُوْلَى وَكَانَ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُوْلَى مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.

باب: نماز ظہر میں قرأت کا بیان

۴۳۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھتے تھے ان میں بھی قرأت کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی ہم کو بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے- عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ اور سورتیں پڑھتے تھے' اس کی بھی پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھتے- اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری ہلکی-

٥٧- بَابٌ: الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ

٤٣٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّوْرَةَ إِنَّهَا لآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

باب: نماز مغرب میں قرأت کا بیان

۴۳۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا (ان کی ماں) نے انہیں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا- پھر کہا کہ اے بیٹے! تم نے اس سورت کی تلاوت کر کے مجھے یاد دلا دیا- میں آخر عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں یہی سورت پڑھتے ہوئے سنتی تھی-

Marfat.com

٤٣٩- عَنْ زَيْد بن ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولي الطُّولَيَيْنِ.

۴۳۹- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں دو بڑی سورتوں میں سے زیادہ بڑی سورت پڑھتے ہوئے سنا ہے-

٥٨- بَابٌ: الْجَهْرُ فِي الْمَغْرِبِ

باب: نماز مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا (چاہئے)

٤٤٠- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

۴۴۰- جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا تھا- ﷺ

٥٩- بَابٌ: الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

باب: نماز عشاء میں سجدہ کی سورت پڑھنا

٤٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ الْقَاسِمِ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

۴۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء پڑھی' آپ نے اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا- اس لئے میں بھی ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں-

٦٠- بَابٌ: الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ

باب: نماز عشاء میں قرأت کا بیان

٤٤٢- عن الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي العشاء في إحدي الركعتين و ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ وَفِي رواية أخري قَالَ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً.

۴۴۲- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا- میں نے آپ سے زیادہ اچھی آواز یا اچھی قرأت والا کسی کو نہیں پایا-

٦١- بَابٌ: الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

باب: نماز فجر میں قرآن شریف پڑھنا

٤٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَال : فِي كُلِّ صَلاَةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

۴۴۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی- جن میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن نمازوں میں آپ نے آہستہ قرأت کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قرأت کریں گے اور اگر سورۂ فاتحہ ہی پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے-

Marfat.com

٦٢- بَابٌ: الْجَهْرُ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

٤٤٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ، وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا : مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا : حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلاَّ شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ وَقَالُوا: ﴿يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ﴾ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

باب: فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا

۴۴۴- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے' انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف گئے- ان دنوں شیاطین کو آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر انگارے (شہاب ثاقب) پھینکے جانے لگے تھے- تو وہ شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ بات کیا ہوئی- انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں- شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوئی ہے- اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کا سبب ہوا ہے- وجہ معلوم کرنے کے لیے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے جہاں نبی کریم ﷺ عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے- جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے- پھر کہا- خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے- پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے- اس لئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے- اس پر نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿قل اوحی الی﴾ آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی-

٤٤٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أُمِرَ، وَسَكَتَ فِيْمَا أُمِرَ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾.

۴۴۵- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' آپ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم ہوا تھا' آپ نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

پڑھنے کا حکم ہوا تھا ان میں آپ نے آہستہ سے پڑھا اور تیرا رب بھولنے والا نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے-

٦٣- بَابٌ: الْجَمْعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ

باب: دو سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھنا

٤٤٦- عن ابنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ. لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ. فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

۴۴۶- ابن مسعودؓ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سور پڑھی- آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں- میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے- آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا- ہر رکعت کے لئے دو دو سورتیں-

٦٤- بَابٌ: يَقْرَأُ فِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: پچھلی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا

٤٤٧- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مَا لاَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ.

۴۴۷- حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے- کبھی کبھی ہمیں ایک آیت سنا بھی دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت میں قرأت دوسری رکعات سے زیادہ کرتے تھے- عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی آپ کا یہی معمول تھا-

٦٥- بَابٌ: جَهْرُ الإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

باب: (جہری نمازوں میں) امام کا بلند آواز سے آمین کہنا

٤٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۴۴۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو گئی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے-

Marfat.com

٦٦- بَابٌ: فَضْلُ التَّأْمِينِ

٤٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

باب: آمین کہنے کی فضیلت

۴۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی ا علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتو نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی- اس طرح ایک کی آمی دوسرے کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گ معاف ہو جاتے ہیں-

٦٧- بَابٌ: إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ

٤٥٠- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدْ.

باب: جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا (تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟)

۴۵۰- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسو اللہ ﷺ کی طرف (نماز پڑھنے کے لیے) گئے- آپ اس وقت رکو میں تھے- اس لیے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے رکوع کر ل پھر اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تمہارا اشو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا-

٦٨- بَابٌ: إِتْمَامُ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

٤٥١- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.

باب: رکوع کرنے کے وقت بھی تکبیر کہنا

۴۵۱- عمران بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضر علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی- پھر ک کہ ہمیں انہوں نے وہ نماز یاد دلا دی جو ہم نبی ﷺ کے ساتھ پڑ کرتے تھے- پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سر اٹھاتے ا جب سر جھکاتے اس وقت تکبیر کہتے-

٦٩- بَابٌ: التَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

٤٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ

باب: جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے

۴۵۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہتے- پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے- پھ

Marfat.com

اللہ لِمَنْ حَمِدَه حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ يُكَبِّر حِيْنَ يَرْفَعُ رَاسه.

جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا ولک الحمد کہتے- پھر تکبیر کہتے اور سر اٹھالیتے-

۷۰- بَابٌ: وَضعُ الأَكُفِّ عَلي الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: اس بارے میں کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

٤٥٣- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه صلّي إِلي جَنْبِهِ ابنه مُصْعَبٌ قَالَ: فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَي الرُّكَبِ.

۴۵۳- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مصعب سے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا- اس پر میرے، باپ نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے- لیکن بعد میں اس سے روک دیے گئے اور حکم ہوا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں-

۷۱- بَابٌ: اسْتِوَاءُ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ وَالاِعْتِدَالِ فِيْهِ، وَالاطْمَأْنِ فِيْهِ

باب: رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال و طمانیت کی (حد کیا ہے؟)

٤٥٤- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ - مَا خَلاَ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ - قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ).

۴۵۴- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ کے رکوع و سجود' دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے' تو تقریباً سب برابر تھے- سوا قیام اور تشہد کے قعود کے-

۷۲- بَابٌ: الدُّعَاءُ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کی دعا کا بیان

٤٥٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ. سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغفِرْ لِي.

۴۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم رکوع اور سجدہ میں سبحانك الله ربنا و بحمدك اللهم اغفرلی پڑھا کرتے تھے-

٤٥٦- وَعَنْهَا في رواية أخري: يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۴۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مذکور بالا حدیث ایک دوسرے طریق سے بایں الفاظ بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ (یہ دعا پڑھنے میں) قرآن مجید پر عمل کرتے تھے-

Marfat.com

٧٣- بَابٌ: فَضْلُ ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

٤٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

باب:((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھنے کی فضیلت

۴۵۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولك الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

٧٤- بَابٌ

٤٥٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لأُقَرِّبَنَّ صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الأُخْرَى مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ الْعِشَاءِ وَصَلاَةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

باب:

۴۵۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے کہا کہ لو میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب کر دوں گا- چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر' عشاء اور صبح کی آخری رکعات میں قنوت پڑھا کرتے تھے- سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد- یعنی مومنین کے حق میں دعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے-

٤٥٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ).

۴۵۹- انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ دعاء قنوت فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھی جاتی تھی-

٤٦٠- عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا. قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاَثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ.

۴۶۰- رفاعہ بن رافع زرقی سے' انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے- جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے- ایک شخص نے پیچھے سے کہا' ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں' اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے- اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے- (اس سے ان کلمات کی فضیلت ثابت ہوئی)

٧٥- بَابٌ: الاطْمِئْنَانِيَّة حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا

٤٦١- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّه كَانَ

۴۶۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا

Marfat.com

يَنْعَتُ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ.

طریقہ بتلاتے تھے- چنانچہ آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ آپ بھول گئے ہیں-

٧٦- بَابُ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

باب: سجدہ کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے

٤٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ. وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

۴۶۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو سمع الله لمن حمده ربنا و لك الحمد کہتے اور بعض لوگوں کے لئے ان کا نام لے کر دعا کرتے ہوئے فرماتے اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو کفار کے ظلم سے نجات دے- اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں قحط پڑا تھا- اس زمانہ میں اہل مشرق سے قبیلہ مضر کے لوگ آپ کے دشمن تھے-

٧٧- بَابٌ: فَضْلُ السُّجُودِ

باب: سجدہ کی فضیلت کا بیان

٤٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ حِجَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا

۴۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لیے) پوچھا' کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگ بولے ہرگز نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے- لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے- لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے- پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے- چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے' بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے- یہ امت باقی رہ جائے گی- اس میں

Marfat.com

جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُم، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَومَئِذٍ أَحَدٌ إِلاَّ الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَومَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلاَّ اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو. حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلاَئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ. فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ – وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةِ – مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لاَ وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي اللهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ

منافقین بھی ہوں گے- پھر اللہ تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا اور ان سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں- وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے- جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے- پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں- وہ بھی کہیں گے کہ بے شک تو ہمارا رب ہے- پھر اللہ تعالیٰ بلائے گا- پل صراط جہنم کے بیچوں بیچ رکھا جائے گا اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا- اس روز سوا انبیاء کے کوئی بھی بات نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے- اے اللہ! مجھے محفوظ رکھیو! اے اللہ! مجھے محفوظ رکھیو! اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے- سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہاں! (آپ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے- البتہ ان کے طول و عرض کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا- یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے- بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے- بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے- پھر ان کی نجات ہو گی- جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو- چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے- اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے- چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہو گی- جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے- اس لیے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا- جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے- جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد

Marfat.com

ثاق، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ، لاَ أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَقُولُ : فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لاَ، وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ. فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى : وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ! أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ : تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ: زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا – أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ – حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ قَوْلَهُ: لَكَ ذَلِكَ

سبزہ ابھر آتا ہے- پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا- لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا- یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا- اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا- اس لئے کہے گا کہ اے میرے رب! میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے- کیونکہ اس کی بدبو مجھ کو مارے ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے- اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری بزرگی کی قسم! اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول و قرار کرے گا- آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا- جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا- لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دے- اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا- بندہ کہے گا اے میرے رب! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہونا چاہئے- اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا- بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا سوال کوئی تجھ سے نہیں کروں گا- چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا- دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی' تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا- لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے- اللہ تعالیٰ فرمائے گا- افسوس اے ابن آدم! تو ایسا دغا باز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی) تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا- بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بد

Marfat.com

وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ ؛ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ.

نصیب مخلوق نہ بنا- اللہ پاک ہنس دے گا اور اسے جنت میں داخلہ کی اجازت عطا فرمادے گا اور پھر فرمائے گا مانگ کیا ہے تیری تمنا- چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز مانگو' فلاں چیز کا مزید سوال کرو- خود اللہ پاک ہی یاد دہانی کرائے گا اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اور اس سے دس گنا اور زیادہ تمہیں دی گئیں- اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں- لیکن حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمنائیں تجھ کو دی گئیں-

٧٨- بَابٌ: السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

٤٦٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهما و في روايةٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ.

باب: سات ہڈیوں پر سجدے کرنا

۴۶۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' پیشانی پر اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ فرمایا دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں-

٧٩- بَابٌ: الْمُكْثُ بَيْنَ السَّجْدَتَين

٤٦٥- عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا وباقي الحديث تقدم.

باب: دو سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

۴۶۵- حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں بلا غفلت تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں گا جیسی میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا ہے- باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے-

Marfat.com

۸۰- بَابٌ: لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

باب: اس بارے میں کہ نمازی سجدہ میں اپنے دونوں بازوؤں کو (جانور کی طرح) زمین پر نہ بچھائے

٤٦٦- عن أنس بن مالك عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.

۴۶۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلایا کرو-

۸۱- بَابٌ: مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

باب اس شخص کے بارے میں جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی اور تیسری) میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے

٤٦٧- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ (أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا).

۴۶۷- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا- آپ جب طاق رکعت میں ہوتے اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے-

۸۲- بَابٌ: يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھیں تو تکبیر کہے

٤٦٨- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الخدري رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انه : صَلَّى لَنَا فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۸- ابو سعید خدریؓ نے نماز پڑھائی اور جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو پکار کر تکبیر کہی پھر جب سجدہ کیا تو ایسا ہی کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا تو بھی ایسا ہی کیا اسی طرح جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوئے اس وقت بھی آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا-

۸۳- بَابٌ: سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

٤٦٩- عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، وَأَنَّهُ رَأَي وَلَدَهُ فَعَلَ زَالِكَ فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى، فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ

۴۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے لیکن انہوں جب اپنے بیٹے (عبداللہ) کو (نماز میں) اس طرح کرتے دیکھا تو اسے روکا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ (تشہد میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پھیلا دے بیٹے نے کہا کہ آپ تو اسی (میری) طرح کرتے ہیں آپ بولے کہ (کمزوری کی

Marfat.com

رِجْلَيَّ لاَ تَحْمِلاَنِي.

وجہ سے) میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پاتے۔

۴۷۰- عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ؓ: قَالَ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسرَى وَنَصَبَ الأُخرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ.

۴۷۰- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے' جب آپ رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے- پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے- جب آپ سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے- جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے پھر مقعد پر بیٹھتے-

۸۴- بَابٌ: مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الأَوَّلَ وَاجِبًا

باب: اس شخص کی دلیل جو پہلے تشہد کو (چار رکعت یا تین رکعت نماز میں) واجب نہیں جانتا

۴۷۱-عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَهُوَ حَلِيفُ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

۴۷۱- عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول اور بنی عبد مناف کے حلیف قبیلہ ازد شنوء سے تعلق رکھتے تھے' نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے' چنانچہ سارے لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے' جب نماز ختم ہونے والی تھی اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے' پھر سلام پھیرا-

۸۵- بَابٌ: التَّشَهُّدُ فِي الآخِرَةِ

باب: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا

۴۷۲-عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السلام علي

۴۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے سلام ہو جبریل اور میکائیل پر

Marfat.com

اللهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدِ اللهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

سلام ہو فلاں اور فلاں پر نبی کریم ﷺ ایک روز ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تو خود سلام ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یہ کہے تمام آداب بندگی' تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لیے ہیں- آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہم پر سلام اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر سلام- جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان و زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں-

٨٦- بَابٌ: الدُّعَاءُ قَبْلَ السَّلَامِ

باب: (تشہد کے بعد) سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

٤٧٣- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

۴۷۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ! قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں- زندگی کے اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں- دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے- کسی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے-

٤٧٤- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۴۷۴- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں- آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں- مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بے شک وشبہ تو ہی ہے-

Marfat.com

٨٧- بَابٌ: مَا يُتخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشهُّدِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبِ

٤٧٥- حديث ابن مَسْعودٍ رضي الله عنه في التَّشهُّد تقدم قريبًا، وقال في هذه الرواية بعد قوله: وَأَشهَدُ أَنَّ مُحمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فيَدْعُو.

باب: تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اس کا بیان اور یہ بیان کہ اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے

۴۷۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں روایت ۴۷۲ جو پہلے گزر چکی ہے' اس روایت میں ﴿وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ کے بعد مزید فرمایا: "پھر جو دعاء اس کو پسند آئے پڑھے-"

٨٨- بَابٌ: التَّسْلِيْمِ

٤٧٦- عن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ أَن يَقُومَ.

باب: سلام پھیرنے کا بیان

۴۷۶- ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں (باہر آنے کے لیے) اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے تھے-

٨٩- بَابٌ: يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الإمَامُ

٤٧٧- عَنْ عِتْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ).

باب: اس بارے میں کہ امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہیے

۴۷۷- عتبان بن مالک نے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ' نماز پڑھی- پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا-

٩٠- بَابٌ: الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

٤٧٨- عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَفْعَ الصَّوتِ بِالذِّكْرِ - حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ - كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ).
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

٤٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهُ وَ سَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ: يُصَلُّونَ

باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا

۴۷۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ بلند آواز سے ذکر' فرض نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جاری تھا-
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ذکر سن کر لوگوں کی نماز سے فراغت کو سمجھ جاتا تھا-

۴۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نادار لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم

Marfat.com

كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ. فَقَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ: تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ. قال الراوي فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا: فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ، وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِيْنَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَاللهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ.

روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں- عمرہ کرتے ہیں- جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر پاتے) اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پالو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوا ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں ہر نماز کے بعد ۳۳'۳۳ مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو- راوی کہتے پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح ۳۳ مرتبہ' تحمید ۳۳ مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے- میں نے اس پر آپ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہو- تا آنکہ ہر ایک ان میں سے ۳۳ مرتبہ ہو جائے-

٤٨٠- عن الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۴۸۰- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں- اس کا کوئی شریک نہیں- بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے- وہ ہر چیز پر قادر ہے- اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے-

٩١- بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

باب : امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے

٤٨١- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

۴۸۱- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نماز پڑھ لیتے تو اپنا روئے مبارک ہماری طرف کر لیتے تھے-

٤٨٢- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۴۸۲- زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی

Marfat.com

صَلاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ - عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالُوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ: فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكَبِ.

اور رات کو بارش ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے-لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں (آپؐ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں کا مومن-

٩٢- بَابٌ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

باب: اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے اور ٹھہرے نہیں بلکہ لوگوں کی گردنیں پھاندتا چلا جائے تو کیا ہے؟

٤٨٣- عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ.

۴۸۳- عقبہ بن حارثؓ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھی- سلام پھیرنے کے بعد آپ جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آپ اپنی کسی بیوی کے حجرہ میں گئے-لوگ آپ کی اس تیزی کی وجہ سے گھبرا گئے- پھر جب آپ باہر تشریف لائے اور جلدی کی وجہ سے لوگوں کے تعجب کو محسوس فرمایا تو فرمایا کہ ہمارے پاس ایک سونے کا ڈلا (تقسیم کرنے سے) بچ گیا تھا مجھے اس میں دل لگا رہنا برا معلوم ہوا' میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دے دیا-

٩٣- بَابُ الانصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ

باب: نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے

٤٨٤- عن عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لاَ يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِيْنِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

۴۸۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کا حصہ نہ لگائے اس طرح کہ داہنی طرف ہی لوٹنا اپنے لیے ضروری قرار دے لے- میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف سے لوٹتے دیکھا-

Marfat.com

٩٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النَّيءِ وَالبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب: لہسن' پیاز اور گندنے کے متعلق جو روایات آئی ہیں ان کا بیان

٤٨٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلاَ يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا. قَالَ الراوي: قُلْتُ لِجَابِرٍ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلاَّ نِيئَهُ. وقيل : إِلاَّ نَتْنَهُ.

۴۸۵- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس پودے یعنی لہسن میں سے کچھ کھائے وہ ہمارے پاس ہماری مسجدوں میں نہ آئے" راوی کہتا ہے کہ میں نے جابرؓ سے دریافت کیا اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق کچا لہسن مراد ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اس کی بدبو ہے-

٤٨٦- عن جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.** وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ: **قَرِّبُوهَا** - إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ - فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: **كُلْ، فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي.**

۴۸۶- جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو وہ ہم سے دور رہے یا (یہ کہا کہ اسے) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیے یا اسے اپنے گھر میں ہی بیٹھنا چاہیے- نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں- (پیاز یا گندنا بھی) آپ نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا- اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ کو بتادی گئیں- وہاں ایک صحابی موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اس کی طرف یہ سالن بڑھا دو- آپ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھالو- میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی-

٤٨٧- وفي رواية: أُتِيَ بِبَدْرٍ، يَعْنِي طَبَقًا، فِيهِ خَضِرَاتٌ.

۴۸۷- ایک روایت میں ہے کہ آپ کے پاس سبز ترکاریوں کا تھال لایا گیا تھا-

٩٥- بَابٌ: وُضُوءُ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کے لیے وضو اور ان پر غسل کب ضروری ہے

٤٨٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَي قَبْرٍ مَنْبُوذٍ، فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ.

۴۸۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک (لاوارث بچے کی) قبر پر سے گزرے جو سب سے علیحدہ تھی تو وہاں آپ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کی-

٤٨٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : **الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى**

۴۸۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل

Marfat.com

كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

ضروری ہے۔

٤٩٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ ابْنِ الصَّلْتِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلاَلٌ الْبَيْتَ.

۴۹۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ آیا تم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عید گاہ گئے ہو؟ انہوں نے کہا: "ہاں' اگر میری قرابت آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث شاید نہ جا سکتا آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان سے قریب ہے وہاں آپ نے خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ و نصیحت کی' انہیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا اس پر ایک عورت تو اپنی انگوٹھی کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی اور حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگی پھر آپ حضرت بلالؓ کے سمیت گھر لوٹ آئے۔"

٩٦- بَابٌ: خُرُوجُ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالغَلَسَ

باب: عورتوں کا رات میں اور (صبح کے وقت) اندھیرے میں مسجدوں میں جانا

٤٩١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ.

۴۹۱- ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری بیویاں تم سے رات میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو تم لوگ انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔

Marfat.com

۱۱- كِتَابُ الْجُمُعَةِ — جمعہ کا بیان

١- بَابٌ : فَرْضُ الْجُمُعَةِ

٤٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ: الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

باب: جمعہ فرض ہے

۴۹۲- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے آگے رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ کتاب انہیں ہم سے پہلے دی گئی تھی- یہی (جمعہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے لیکن ان کا اس کے بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتا دیا اس لئے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں گے- یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن-

٢- بَابٌ: الطِّيْبُ لِلْجُمُعَةِ

٤٩٣- عن أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيْبًا إِنْ وَجَدَ.

باب: جمعہ کے دن نماز کے لئے خوشبو لگانا

۴۹۳- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر جوان پر غسل' مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو' ضروری ہے-

٣- بَابٌ : فَضْلُ الْجُمُعَةِ

٤٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً. فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ

باب: جمعہ کی فضیلت کا بیان

۴۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی مانند غسل کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت مسجد میں پہنچا) اور اگر بعد میں گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو کوئی چوتھے نمبر پر گیا تو اس نے گویا ایک مرغی کی قربانی دی اور جو کوئی پانچویں نمبر پر گیا اس نے گویا انڈا اللہ کی راہ میں دیا لیکن جب امام خطبہ کے لئے باہر آ جاتا ہے تو

Marfat.com

الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

٤- بَابٌ: الدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ

٤٩٥- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرٰى.

٤٩٦- عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأُصِيْبُوا مِنَ الطِّيْبِ. فَقَالَ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلاَ أَدْرِي.

٥- بَابٌ: يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

٤٩٧- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّه وَجَدَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا. فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

ملائکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

باب: جمعہ کے لئے بالوں میں تیل کا استعمال

۴۹۵- حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر استعمال کرے پھر نماز جمعہ کیلئے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمی کے درمیان نہ گھسے، پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب ا خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۴۹۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ لوگ ک ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے د اگرچہ جنابت نہ ہو لیکن غسل کرو اور اپنے سر دھویا کرو اور خوش لگایا کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ غسل کا حکم تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

باب: جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے جو اس کو مل سکے

۴۹۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) دھار دار جوڑا مسجد نبوی کے دروازے پر بکتا دیکھا تو کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! بہتر ہو اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفو جب آپ کے پاس آئیں تو ان کی ملاقات کے لئے آپ اسے پہن کریں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی طرح کے کچھ جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جو آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے یہ جوڑا پہنا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ نے کچھ ایسا فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں خود پہننے کے لئے نہیں دیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک

Marfat.com

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

٦- بَابٌ: السِّوَاكُ يَومَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مسواک کرنا

٤٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي -أَوْ عَلَى النَّاسِ- لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ.

۴۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔

٤٩٩- عن أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.

۴۹۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

٧- بَاب مَا يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ يَومَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن نماز فجر میں کونسی سورت پڑھی جائے؟

٥٠٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ﴿أَلَمِ تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةَ وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾.

۵۰۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ﴿أَلَم تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

٨- بَابٌ: الْجُمُعَةُ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

باب: گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے

٥٠١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۵۰۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "تم سب لوگ نگہبان ہو اور تمہیں اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا' امام بھی نگہبان ہے اسے اپنی رعیت کی پوچھ ہوگی مرد اپنے گھر کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اسے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا خادم اپنے مخدوم کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق دریافت کیا جائے گا اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ الغرض تم سب نگہبان ہو اور تمہیں اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

Marfat.com

۹-باب: هَلْ يَجِبُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ عَلَي مَنْ لاَ تَجِبُ عَلَيهِ

٥٠٢- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ تقدم قريبًا، وزاد هنا في آخره. ثُمَّ قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَومًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

۱۰- بَابُ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى مَنْ تَجِبُ؟

٥٠٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَنَابُونَ يَومَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ - وَهُوَ عِنْدِيْ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَومِكُمْ هَذَا.

٥٠٤- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ، فَقِيْلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

٥٠٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ).

۱۱- بَاب إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَومَ الْجُمُعَةِ

٥٠٦- عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

باب: جسے جمعہ کے لئے آنا ضروری نہیں کیا اس پر غسل جمعہ واجب ہے؟

۵۰۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں یہ ذکر ہے کہ ہم باعتبار زمانہ بعد والے ہیں لیکن قیامت کے دن سبقت لے جائیں گے- یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے یہاں اتنا اضافہ ہے کہ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ میں) غسل کرے-

باب: جمعہ کے لئے کتنی دور والوں کو آنا چاہئے اور کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے؟

۵۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے- لوگ گرد و غبار میں چلے آتے گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور- اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا نہیں تھا- اسی حالت میں ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا- آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کر لیا کرتے تو بہتر ہوتا-

۵۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور جمعہ کے لئے اسی حالت (میل کچیل) میں چلے آتے' اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ (کبھی) غسل کر لیا کرتے-

۵۰۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا-

باب: جمعہ جب سخت گرمی میں آن پڑے

۵۰۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر سردی زیادہ پڑتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سویرے پڑھ لیتے لیکن

Marfat.com

اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ. وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ) يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے - آپ کی مراد جمعہ کی نماز سے تھی-

١٢-باب: الْمَشْيُ إِلَي الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روانگی کا بیان

٥٠٧- عَنْ أَبِي عَبْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ، وَهُوَ ذَاهِب إِلَي الْجُمُعَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَي النَّارِ.

۵۰۷- حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نماز جمعہ کو جاتے وقت کہنے لگے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے-

١٣- بَاب لاَ يُقِيْمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَيَقْعُدُ فِيْ مَكَانِهِ

باب: جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے

٥٠٨- عن ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قِيْلَ الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةُ وَغَيْرَهَا.

۵۰۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے- میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ جمعہ کے لئے ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ سب کے لئے یہی حکم ہے-

١٤- بَاب الأَذَانُ يَومَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن اذان کا بیان

٥٠٩- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يومَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَكَثُرَ النَّاسُ - زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ.

۵۰۹- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر خطبہ کے لئے بیٹھتے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کی کثرت ہو گئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے-

١٥-بَابٌ: الْمُؤَذِّنُ الْوَاحِدُ يومَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لئے ایک مؤذن مقرر کرنا

٥١٠- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِي رواية قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يومَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الإِمَامُ) يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

۵۱۰- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہی مؤذن تھے (آپ کے دور میں) جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی جب امام منبر پر بیٹھتا-

Marfat.com

١٦- بَابٌ: يُجِيبُ الاذَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يومَ الْجُمعَةِ

٥١١- عن مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عنهما أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يومَ الجُمُعَةِ فَلَمَّا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فقَالَ مُعَاوِيَةُ: وأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِيْنَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ- حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي.

١٧- بَاب الْخُطْبَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

٥١٢- حديث سهلِ بن سعدٍ رضي الله عنه فِي أَمْرِ الْمِنْبَرِ تقدَّم وذِكْرُ صَلاتِهِ عليه ورجوعه القَهْقَري وزاد في هذه الرِّوايةِ: فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَي النَّاسِ فَقَالَ : **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي.**

٥١٣- عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ).

١٨- بَاب الْخُطْبَةُ قَائِمًا

٥١٤- عَنِ ابْنِ عُمَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ

باب: امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر اس کا جواب دے

۵۱۱- معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما (جمعہ کیلئے) منبر پر بیٹھے، مؤذن نے اذان دی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا اور میں بھی توحید کی گواہی دیتا ہوں موذن نے کہا "اشہد ان محمد رسول اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا "اور میں بھی محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں" جب مؤذن اذان کہہ چکا تو آپ نے کہا حاضرین! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی تو آپ یہی فرمار ہے تھے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا۔

باب: خطبہ منبر پر پڑھنا

۵۱۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی وہ روایت (۲۴۹) جو منبر سے متعلق تھی، پہلے گزر چکی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا منبر پر نماز پڑھنے پھر الٹے پاؤں نیچے اترنے کا ذکر ہے میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے اس لئے ایسے کیا تاکہ تم میری اقتداء کر کے میری نماز کا طریقہ سیکھ لو۔

۵۱۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا تنا تھا جس پر نبی کریم ﷺ ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر بن گیا (آپ نے اس تنے پر ٹیک نہیں لگایا) تو ہم نے اس سے رونے کی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی آواز کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ اس پر رکھا (تب وہ آواز موقوف ہوئی)

باب: خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا

۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما، ثم يقعد، ثم يقوم، كما يفعلون الآن.

صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

١٩- باب: من قال في الخطبة بعد الثناء : أما بعد

باب: خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد امابعد کہنا

٥١٥- عن عمرو بن تغلب رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بمال - أو بسبي - فقسمه، فأعطى رجالا وترك رجالا. فبلغه أن الذين ترك عتبوا، فحمد الله ثم أثنى عليه ثم قال: أما بعد فو الله إني لأعطي الرجل وأدع الرجل والذي أدع أحب إلي من الذي أعطي، ولكن أعطي أقواما لما أرى في قلوبهم من الجزع والهلع، وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير، فيهم عمرو بن تغلب فو الله ما أحب أن لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم.

۵۱۵- عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال آیایا کوئی چیز آئی- آپ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطا کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا- پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو آپ نے نہیں دیا تھا انہیں اس کا رنج ہوا' اس لئے آپ نے اللہ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا امابعد! خدا کی قسم میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک ان سے زیادہ محبوب ہیں جن کو میں دیتا ہوں- میں تو ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور لالچ پاتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے خیر اور بے نیاز بنائے ہیں' میں ان پر بھروسہ کرتا ہوں- عمرو بن تغلب بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں- خدا کی قسم میرے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے-

٥١٦- عن أبي حميد الساعدي أن رسول الله ﷺ قام عشية بعد الصلاة فحمد الله تعالى وأثنى على الله بما هو أهله ثم قال : أما بعد.

۵۱۶- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء کے بعد کھڑے ہوئے- پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا' پھر اللہ تعالیٰ کے لائق اس کی تعریف کی' پھر فرمایا امابعد!

٥١٧- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: صعد النبي ﷺ المنبر وكان آخر مجلس جلسه متعطفا ملحفة على منكبيه قد عصب رأسه بعصابة دسمة، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أيها الناس إلي. فثابوا إليه. ثم قال: أما بعد فإن هذا الحي من الأنصار يقلون ويكثر الناس. فمن ولي شيئا من أمة محمد ﷺ فاستطاع أن يضر فيه

۵۱۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے- منبر پر یہ آپ کی آخری بیٹھک تھی- آپ دونوں شانوں سے چادر لپیٹے ہوئے تھے اور سر مبارک پر ایک پٹی باندھ رکھی تھی- آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو! میری بات سنو- چنانچہ لوگ آپ کی طرف کلام مبارک سننے کے لئے متوجہ ہو گئے- پھر آپ نے فرمایا امابعد! یہ قبیلہ انصار کے لوگ (آنے والے دور میں) تعداد میں بہت کم ہو جائیں گے پس محمد ﷺ کی امت کا جو شخص بھی حاکم ہو اور اسے نفع و نقصان

Marfat.com

أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ.

پہنچانے کی طاقت ہو تو انصار کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرے اور ان کے برے کی برائی سے در گذر کرے۔

۲۰- بَاب إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلاً جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

باب: امام خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو جو آئے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دے سکتا ہے

۵۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ؟ فَقَالَ: لاَ. قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ.

۵۱۸- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص آیا نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے- آپ نے پوچھا کہ اے فلاں! کیا تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی- اس نے کہا کہ نہیں- آپ نے فرمایا اچھا اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے-

۲۱- بَاب الاِسْتِسْقَاءُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لئے دعا کرنا

۵۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ - وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً - فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا وَضَعَهُمَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعدَ الغَدِ، وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى.

قَامَ ذَلِكَ الأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ

۵۱۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قحط پڑا' آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور اہل و عیال دانوں کو ترس گئے- آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں- آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے' اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آرہا تھا- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا امڈ آئی اور آپ ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ ﷺ کے ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا- اس دن اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی دیہاتی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور جانور ڈوب گئے- آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا کیجئے- آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! اب دوسری طرف بارش برسا اور ہم سے روک دے- آپ ہاتھ سے

Marfat.com

عَلَيْنَا. فَمَا يُشِيْر بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ. وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

بادل کے لئے جس طرف بھی اشارہ کرتے' ادھر مطلع صاف ہو جاتا- سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا اور قنات کا نالا مہینہ بھر بہتا رہا اور ارد گرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے رہے-

۲۲- بَاب الإِنْصَاتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا

۵۲۰- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ - وَالإِمَامُ يَخْطُبُ - فَقَدْ لَغَوْتَ.**

۵۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہے کہ "چپ رہ" تو تو نے خود ایک لغو حرکت کی-

۲۳- بَاب السَّاعَةُ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۵۲۱- عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: **فِيْهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ** وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

۵۲۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے ذکر میں ایک دفعہ فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ پاک سے مانگے تو اللہ پاک اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے- ہاتھ کے اشارے سے آپ نے بتلایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے-

۲۴- بَاب إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الإِمَامِ فِي صَلاَةِ الْجُمُعَةِ

باب: اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں (تو باقی مقتدیوں کی نماز صحیح ہے)

۵۲۲- عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

۵۲۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے' اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک تجارتی قافلہ ادھر سے گزرا- لوگ خطبہ چھوڑ کر ادھر چل دیئے- نبی کریم ﷺ کے ساتھ کل بارہ آدمی رہ گئے- اس وقت سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری- "اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ

Marfat.com

وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

دیتے ہیں۔"

٢٥- بَاب الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

٥٢٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

باب: جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے سنت پڑھنا

۵۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت' اس کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب گھر واپس ہوتے تب پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۲- كِتَابُ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

۱- بَابٌ: صَلَاةُ الْخَوْفِ

۵۲۴- عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ، وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ).

باب : خوف کی نماز کا بیان

۵۲۴- عبد اللہ بن عمرؓ نے بتلایا کہ میں نجد کی طرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ (ذات الرقاع) میں شریک تھا- دشمن سے مقابلہ کے وقت ہم نے صفیں باندھیں' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خوف کی نماز پڑھائی (تو ہم میں سے) ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھنے میں شریک ہو گئی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہا- پھر رسول کریم ﷺ نے اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے- پھر یہ لوگ لوٹ کر اس جماعت کی جگہ آ گئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی- اب دوسری جماعت آئی- ان کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے- پھر آپ نے سلام پھیر دیا- اس گروہ میں سے ہر شخص کھڑا ہوا اور اس نے اکیلے اکیلے ایک رکوع کیا اور دو سجدے ادا کئے-

۲- بَاب: صَلَاةُ الْخَوفِ رِجَالاً وَرُكْبَانًا

۵۲۵- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رواية قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا.**

باب: خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا

۵۲۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ اگر کافر بہت سارے ہوں کہ مسلمانوں کو دم نہ لینے دیں تو کھڑے کھڑے اور سوار رہ کر (جیسے ممکن ہو) اشاروں سے ہی سہی مگر نماز پڑھ لیں-

۳- بَابٌ صَلَاةُ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيْمَاءً

۵۲۶- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

باب: جو دشمن کے پیچھے لگا ہو یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو وہ سوار رہ کر اشارے ہی سے نماز پڑھ لے

۵۲۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الأَحْزَابِ: **لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ** فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِنْهُمْ.

غزوۂ خندق سے فارغ ہوئے (ابو سفیان لوٹا) تو ہم سے آپ نے فرمایا کوئی شخص بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے سے پہلے نماز عصر نہ پڑھے لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہ نے راستہ ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہ نے کہا کہ ہم بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے پر نماز عصر پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ ہوا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کر لیں۔ پھر جب آپ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی ملامت نہیں فرمائی۔

Marfat.com

۱۳- كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

۱- بَاب: الْحِرَابُ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۵۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ. وَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: **دَعْهُمَا**. فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.

باب: عید کے دن برچھیوں اور ڈھالوں سے کھیلنا

۵۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے پاس (انصار کی) دو لڑکیاں جنگ بعاث کے قصوں کی نظمیں پڑھ رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا- اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی باجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں؟ آخر نبی کریم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جانے دو خاموش رہو پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں-

۲- بَاب: الأَكْلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۵۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

باب: عید الفطر میں نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالینا

۵۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نہ نکلتے جب تک کہ آپ چند کھجوریں نہ کھا لیتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے-

۳- بَابٌ: الأَكْلُ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۲۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: **إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ،**

باب: بقر عید کے دن کھانا

۵۲۹- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا کہ آج کے اس دن میں پہلا کام جو ہم کریں گے وہ یہ کہ نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے تو جس نے ایسا کیا

Marfat.com

فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا.

اس نے ہمارے طریقہ کو پالیا۔

٥٣٠- وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومَ الأَضحَى بَعْدَ الصَّلاةِ فَقَالَ: **مَنْ صَلَّى صَلاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاةِ وَلاَ نُسُكَ لَهُ.** فَقَالَ أَبو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي نَسَكتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَومَ يَومُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِي الصَّلاةَ. قَالَ: **شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ.** قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: **نَعَمْ. وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.**

٥٣٠- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحی کی نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے ہماری نماز کی سی نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کی اس کی قربانی صحیح ہوئی لیکن جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے ہی گوشت کھاتا ہے مگر وہ قربانی نہیں- براء کے ماموں ابو بردہ بن نیار یہ سن کر بولے کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے پہلے کر دی میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے میری بکری اگر گھر کا پہلا ذبیحہ بنے تو بہت اچھا ہو اس خیال سے میں نے بکری ذبح کر دی اور نماز سے پہلے ہی اس کا گوشت بھی کھالیا- اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر تمہاری بکری گوشت کی بکری ہوئی- ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے اور وہ مجھے گوشت کی دو بکریوں سے بھی عزیز ہے کیا اس سے میری قربانی ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس عمر کے بچے سے کافی نہ ہو گی-

٤- بَاب: الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

باب : عید گاہ میں خالی جانا اور منبر نہ لے جانا

٥٣١- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَومَ الْفِطْرِ وَالأَضْحىٰ إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ - وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ - فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ. فَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. فَقَالَ أَبو سَعِيْدٍ : فَلَمْ يَزَلِ النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى

٥٣١- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے' نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے- تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے' آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے' اچھی باتوں کا حکم دیتے- اگر جہاد کے لئے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے- کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے- اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے- ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن معاویہ کے زمانہ میں مروان جو

Marfat.com

خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ - فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ. فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

مدینہ کا حاکم تھا پھر میں اس کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے نکلا ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا- جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لئے چڑھے) اس لئے میں نے اس کا دامن پکڑ کر □اور لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا- میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (سنت کو) بدل دیا- مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! اب وہ زمانہ گزر گیا جس کو تم جانتے ہو-ابو سعید نے کہا کہ بخدا میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا- مروان نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے' اس لئے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کو کر دیا-

٥- بَاب: الْمَشْيُ وَالرُّكُوبُ إِلَى الْعِيْدِ وَالصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

٥٣٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى.

باب: نماز عید کے لئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز کا خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر ہونا

۵۳۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ نہ عید الفطر کی اذان ہوتی تھی اور نہ ہی عید الاضحیٰ کی-

٦- بَابٌ: الْخُطْبَةُ بَعْدَ الْعِيْدِ

٥٣٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

باب: عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا

۵۳۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' آپ نے فرمایا کہ میں عید کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر' عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ گیا ہوں' یہ لوگ پہلے نماز پڑھتے' پھر خطبہ دیا کرتے تھے-

٧- بَابٌ: فَضْلُ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

٥٣٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذَا الْعَشْرِ!**

باب: ایام تشریق میں عمل کی فضیلت کا بیان

۵۳۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں- لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں- آپ نے

Marfat.com

قَالُوا: وَلاَ الْجِهَادُ؟ قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَم يَرجِعْ بِشَيْءٍ.

فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوا اس شخص کے جو اپنی جان ومال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا (یعنی سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا)۔

٨- بَاب: التَّكْبِيْرُ فِي أَيَّامَ مِنًى، وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

باب: تکبیر منیٰ کے دنوں میں اور جب نویں تاریخ کو عرفات میں جائے

٥٣٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سئل عَنِ التَّلْبِيَةِ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيهِ.

۵۳۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے لبیک پکارنے کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ لبیک کہنے والا لبیک کہتا اسے منع نہ کیا جاتا اور اسی طرح تکبیریں کہنے والا تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

٩- بَابٌ: النَّحْرُ وَالذَّبْحُ بِالْـمُصَلَّى يَومَ النَّحْرِ

باب: عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا

٥٣٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَر - أَوْ يَذْبَحُ - بِالْـمُصَلَّى.

۵۳۶- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ ہی میں نحر اور ذبح کیا کرتے۔

١٠- بَابٌ: مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ إِذَا رَجَعَ يَومَ الْعِيْدِ

باب: جو شخص عید گاہ کو ایک راستے سے جائے وہ گھر کو دوسرے راستے سے آئے

٥٣٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَومُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ.

۵۳۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔

٥٣٨- حديث عائشة رضي الله عنها في أمرِ الحبشة تقدَّم، وزاد فِي هذه الرواية: فَزَجَرَهُمْ عمرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ.**

۵۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حبشیوں سے متعلقہ روایت (۴۸۶) پہلے گزر چکی ہے یہاں اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو اے بنی ارفدہ! آرام اور سکون سے کھیلو۔"

Marfat.com

١٤- كِتَابُ الْوِتْرِ

وتر کے بیان میں

١- بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ
جُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ،
الَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى،
ذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً
احِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى.**

٥٤- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ
ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ
كَ صَلاَتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ
ْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ
 يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ
نجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ
مُؤَذِّنُ لِلصَّلاَةِ.

باب: وتر کا بیان

۵۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات میں نماز کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے' وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنادے گی۔

۵۴۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں (وتر اور تہجد کی) پڑھتے تھے' آپ کی یہی نماز تھی۔ مراد ان کی رات کی نماز تھی۔ آپ کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا لمبا ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا اور فجر کی نماز فرض سے پہلے آپ سنت دو رکعتیں پڑھتے تھے اس کے بعد (ذرا دیر) داہنے پہلو پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لئے آپ کے پاس آتا۔

٢- بَابٌ: سَاعَاتُ الْوِتْرِ

٥٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:
كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

باب: وتر پڑھنے کے اوقات کا بیان

۵۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں بھی وتر پڑھی ہے اور اخیر میں آپ کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

٣- بَاب: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِهِ وِتْرًا

٥٤٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ
وِتْرًا.**

باب: نماز وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے

۵۴۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔

Marfat.com

٤-باب: الْوِتْرُ عَلَي الدَّابَّةِ

٥٤٣- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يُوتِرُ عَلَي الْبَعِيرِ.

باب: سواری پر وتر پڑھنا

۵۴۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے' انہوں نے فرمایاکہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار ہو کر وتر پڑھ لیا کرتے تھے-

٥- بَاب: الْقُنوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

٥٤٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أنه سُئِلَ أَقَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيلَ لَهُ أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْرًا.

٥٤٥- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُنوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ. فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّ فُلاَنًا أَخْبَرَ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاه كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلاً إِلَى قَومٍ مِن مُشْرِكِيْنَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

وَفِي رواية عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، يَدْعُو عَلَي رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

٥٤٦- وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ : الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

باب:(وتر اور ہر نماز میں) قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں

۵۴۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے؟ تو آپ نے فرمایا کہ رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک-

۵۴۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دعائے قنوت (حضور اکرم ﷺ کے دور میں) پڑھی جاتی تھی- میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے- عاصم نے کہا کہ آپ ہی کے حوالہ سے فلاں شخص نے خبر دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا تھا- اس کا جواب حضرت انسؓ نے یہ دیا کہ انہوں نے غلط سمجھا- رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی تھی- ہوا یہ تھا کہ آپ نے صحابہؓ میں سے ستر قاریوں کے قریب مشرکوں کی ایک قوم (بنی عامر) کی طرف سے ان کو تعلیم دینے کے لئے بھیجے تھے' یہ لوگ ان کے سوا تھے جن پر آپ نے بددعا کی تھی- ان میں اور آنحضرت ﷺ کے درمیان عہد تھا' لیکن انہوں نے عہد شکنی کی (اور قاریوں کو مار ڈالا) تو آنحضرتؐ ایک مہینہ تک (رکوع کے بعد) قنوت پڑھتے رہے ان پر بددعا کرتے رہے- انہی سے ایک روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل وذکوان کے لئے بددعا کرتے رہے-

۵۴۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی-

Marfat.com

١٥- كِتَابُ الإسْتِسْقَاءِ بارش مانگنے کا بیان

١ - بَابٌ: الإسْتِسْقَاءُ

٥٤٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَفِي رِوَايَةٍ عنه : وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

باب: پانی مانگنا

۵۴۷- عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی دعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور اپنی چادر الٹائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

٢- بَابٌ: دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ))

٥٤٨- حديث دُعَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ عَلَى مُضَرَ تَقَدَّمَ، وَقَالَ فِي آخِرِ هَذِهِ الرواية إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ.**

٥٤٩- عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ: **اللَّهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ.** فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ، وَيَنظُرَ أَحدُهم إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ. فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿عَائِدُونَ. يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ،

باب: نبی کریم ﷺ کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا کہ الٰہی ان کے سال ایسے کردے جیسے یوسفؑ کے سال (قحط) کے گزرے ہیں

۵۴۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث (۵۴۵) پہلے گزر چکی ہے جس میں کمزور مسلمانوں کے لیے دعا اور قبیلہ مضر پر بددعا کا ذکر ہے یہاں آخر میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ مغفرت سے نوازے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

۵۴۹- عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ نے بددعا کی کہ اے اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف کے وقت میں بھیجا تھا چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لئے- بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ!) آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں- اب تو آپ ہی کی قوم برباد ہو رہی ہے' اس لئے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجئے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دن کا انتظار کر جب آسمان صاف دھواں نظر آئے گا آیت انکم عائدون تک (نیز) جب ہم سختی

Marfat.com

وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّوْمِ.

سے ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی- دھویں کا بھی معاملہ گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکڑ اور قید کا؛ کرہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورۂ روم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا-

۵۵۰- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنزِلُ حَتَّي يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَي الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ- ثِمَالُ الْيَتَامي عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ.

۵۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ مجھے اکثر شاعر (ابو طالب) کا قول یاد آ جاتا جب میں نبی ﷺ کا چہرہ انور کو دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھتا ہوں- آپ منبر سے نہ اترپاتے تھے کہ تمام پرنالے زور سے بہنے لگتے وہ شعر ابو طالب کا یہ ہے "وہ گورے مکھڑے والا جس کے روئے زیبا کے واسطہ سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ یتیموں کا سہارا' بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے"

۵۵۱- عن عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا ، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.

۵۵۱- جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو عمرؓ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ لایا کرتے تھے- تو تو پانی برساتا تھا- اب ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تو ہم پر پانی برسا- انسؓ نے کہا کہ چنانچہ بارش خوب ہی برستی-

٣- بَاب: الإِسْتِسْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

باب: جامع مسجد میں استسقاء یعنی پانی کی دعا کرنا

۵۵۱- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بالغيث تَكَرَّرَ كثيراً وفي الرواية: فَمَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا. ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ - وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ - فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ

۵۵۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ نے ایک شخص (کعب بن مرہ یا ابو سفیان) کا ذکر کیا - رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! (بارش نہ ہونے سے) جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے' آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمایئے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کہتے ہی ہاتھ اٹھا دیئے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں سیراب کر- اے اللہ! ہمیں سیراب کر- اے اللہ! ہمیں سیراب کر- انسؓ نے کہا بخدا

Marfat.com

يُمْسِكُهَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْإِكَامِ وَالْجِبَالِ [وَالْآجَامِ] وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

کہیں دور دور تک آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آتا تھا اور نہ کوئی اور چیز (ہوا وغیرہ جس سے معلوم ہو کہ بارش آئے گی) اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی مکان بھی نہ تھا (کہ ہم بادل ہونے کے باوجود نہ دیکھ سکتے ہوں) پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل نمودار ہوا اور بیچ آسمان تک پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہو گئی' خدا کی قسم ہم نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا- پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازے سے آیا- رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' اس شخص نے پھر آپ کو کھڑے کھڑے ہی مخاطب کیا کہ یا رسول اللہ! (بارش کی کثرت سے) مال و منال پر تباہی آ گئی اور راستے بند ہو گئے- اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے- پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ یا اللہ اب ہمارے اردگرد بارش برسا ہم سے اسے روک دے- ٹیلوں پہاڑوں پہاڑیوں وادیوں اور باغوں کو سیراب کر- انہوں نے کہا کہ اس دعا سے بارش ختم ہو گئی اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی-

٤- بَاب: الْإِسْتِسْقَاءُ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ قبلہ کی طرف نہ ہو پانی کے لئے دعا کرنا

٥٥٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا.

۵۵۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا- اب جہاں دار القضاء ہے اسی طرف کے دروازے سے وہ آیا تھا- رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کیا- کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے- اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر پانی برسائے- چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر پانی برسا- اے اللہ! ہمیں سیراب کر-

Marfat.com

٥-باب: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ظَهْرَهُ إِلَي النَّاسِ

٥٥٤- حديث عبدِ الله بن زيدٍ فِي الاستِسقاءِ تقدَّم، وفِي هذه الرواية قال: فَحَوَّلَ إِلَي النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّي لَنَا رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

باب: امام کا بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

۵۵۴- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث استقاء (۵۴۷) پہلے گزر چکی ہے' اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے لوگوں کی طرف پشت کر کے قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور دعا فرمانے لگے پھر اپنی چادر کو الٹ لیا اس کے بعد آواز بلند قراءت کر کے ہمیں دو رکعات پڑھائیں۔

٦- بَاب: رَفْعُ الإِمَامِ يَدَهُ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

٥٥٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلاَّ فِي الإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

باب: امام کا استقاء میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا

۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعائے استقاء کے سوا اور کسی دعا کے لئے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استقاء میں ہاتھ اتنا اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

٧- بَاب: مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

٥٥٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: **اللَّهُمَّ صَيِّباً نَافِعًا.**

باب: مینہ برستے وقت کیا کہے

۵۵۶- عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ! نفع بخشنے والی بارش برسا۔

٨- بَابٌ: إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

٥٥٧- عن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: **كَانَتِ الرِّيَاحُ الشَّدِيْدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ.**

باب: جب آندھی چلتی

۵۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ڈر محسوس ہوتا تھا۔

٩- بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا))

٥٥٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ.**

باب: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ باد صبا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی

۵۵۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پروا ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی اور قوم عاد پچھوا کے ذریعہ ہلاک کردی گئی تھی۔

Marfat.com

١- بَابٌ: مَا قِيلَ فِي الزَّلاَزِلِ وَالآيَاتِ

٥٥٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

باب: بھونچال اور قیامت کی نشانیوں کے بیان میں

۵۵۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما- اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لئے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن آپ نے پھر وہی کہا "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما" پھر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہو گا-

١١- بَابٌ: لاَ يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلاَّ اللهُ

٥٦٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللهُ: لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الأَرْحَامِ، وَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ.

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں کہ بارش کب ہو گی

۵۶۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا- کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا ہونے والا ہے' کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) کل کیا کرنا ہو گا اس کا کسی کو علم نہیں' نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ اسے موت کس جگہ آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم کہ بارش کب ہو گی-

Marfat.com

۱۶- كِتَابُ الْكُسُوفِ گرہن کے بیان میں

۱- بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

۵۶۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهما فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ.**

وَفِي رواية عَنْهُ قَالَ: **وَلكِنَّ اللهَ تَعَالَي يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ.**

وتكرر حديث الكسوف كثيرًا ففي رواية عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَومَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَ رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ.**

باب: سورج گرہن کی نماز کا بیان

۵۶۱- ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگنا شروع ہوا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اٹھ کر جلدی میں) چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں گئے- ساتھ ہی ہم بھی گئے' آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تا آنکہ سورج صاف ہو گیا- پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت و ہلاکت سے نہیں لگتا لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اس وقت نماز اور دعا کرتے رہو جب تک گرہن کھل نہ جائے-

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو گرہن کسی شخص کی موت سے نہیں لگتا- یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں- اس لئے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو-

آپ نے فرمایا سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت و زندگی سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' اس لئے جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو-

۲- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

۵۶۲- وفي رواية عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ

باب: سورج گرہن میں صدقہ خیرات کرنا

۵۶۲- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی- پہلے آپ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے' قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بہت دیر تک

Marfat.com

الْقِيَامَ - وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ - ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

رہے- پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن آپ کے پہلے قیام سے کچھ کم، پھر رکوع کیا تو بڑی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے سے مختصر، پھر سجدہ میں گئے اور دیر میں سجدہ کی حالت میں رہے- دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا- جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن کھل چکا تھا- اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا- جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو- پھر آپ نے فرمایا اے محمد کی امت کے لوگو! دیکھو اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے- اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہو جائے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ-

٣- بَابُ النِّدَاءُ بِالصَّلاَةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

باب: گرہن کے وقت یوں پکارنا کہ نماز کے لئے اکٹھے ہو جاؤ جماعت سے نماز پڑھو

٥٦٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ أَنَّ الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ.

۵۶۳- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے-

٤- باب: التَّعَوُّذُ مِن عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

باب: بوقت گرہن عذاب قبر سے پناہ مانگنا

٥٦٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ ذكرت حديث الكسوف، ثُمَّ قالت

۵۶۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان سے کچھ مانگنے آئی، دوران گفتگو اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہو گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا: "ہاں" پھر حضرت عائشہ

Marfat.com

فِي آخره: ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

رضی اللہ عنہا نے حدیث گرہن کا ذکر کیا جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

٥- بَابُ صَلاَةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

باب: سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا

٥٦٥- عَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذكر حديث الكسوف بطوله ثُمَّ قال يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئاً فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رأيناكَ كَعْكَعْتَ. قَالَ ﷺ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. قَالُوا: بِمَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ. قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

۵۶۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع لمبا کیا اور اس کے بعد کھڑے ہوئے تو اب کی مرتبہ بھی قیام بہت لمبا تھا لیکن پہلے سے کچھ کم پھر ایک دوسرا لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ سجدہ میں گئے، سجدہ سے اٹھ کر پھر لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلے میں کم لمبا تھا پھر ایک لمبا رکوع کیا۔ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں کم تھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پھر آپ ﷺ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا یہ بھی بہت لمبا تھا لیکن پہلے سے کچھ کم۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) اپنی جگہ سے آپ کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تھا اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے کفر (انکار) کی وجہ سے پوچھا

Marfat.com

گیا- کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا کفر کرتی ہیں- زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات آگئی تو فوراً ہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی-

٦- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

٥٦٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

باب: جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا (اس نے اچھا کیا)

۵۶۶- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا-

٧- بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

٥٦٧- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: هَذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ.

باب: سورج گرہن میں اللہ کو یاد کرنا

۵۶۷- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم ﷺ بہت گھبرا کر اٹھے اس ڈر سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے- آپ نے مسجد میں آکر بہت ہی لمبا قیام لمبا رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی- میں نے کبھی آپ ﷺ کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا تھا- آپ نے نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس لئے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے استغفار کی طرف لپکو-

٨- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

٥٦٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلاَةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

باب: گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

۵۶۸- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کی نماز میں قرات بلند آواز سے کی' قرأت سے فارغ ہو کر آپ ﷺ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے جب رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. کہا پھر دوبارہ قرات شروع کی- غرض گرہن کی دو رکعتوں میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کئے-

Marfat.com

۱۷- كِتَابُ سُجُودِ الْقُرآنِ سجدہ تلاوت کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

۵۶۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا. فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا.

۲- بَابُ سَجْدَةِ "ص"

۵۷۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا.

۳- بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

۵۷۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، تقدّم قريبًا من رواية ابن مسعودٍ وزاد في هذه الرواية وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ.

٤- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۵۷۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ، فَلَمْ

باب: سجدۂ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان

۵۶۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ میں نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا آپ کے پاس جتنے آدمی تھے (مسلمان اور کافر) ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھا شخص (امیہ بن خلف) اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا میرے لیے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں وہ بوڑھا کافر ہی رہ کر مارا گیا۔

باب: سورۂ "ص" میں سجدہ کرنا

۵۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ ص کا سجدہ کچھ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

باب: مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا حالانکہ مشرک ناپاک ہے اس کو وضو کہاں سے آیا

۵۷۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

باب: سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہ کرنا

۵۷۲- زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت کی اور آنحضور ﷺ نے اس میں

Marfat.com

أسْجُدْ فِيهَا.

سجدہ نہیں کیا-

٥- بَابُ سجْدَةِ ﴿إذاالسَّمَاءُانْشَقَّتْ﴾

٥٧٣- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ بِهَا، فقيل له في ذلك قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ، لَمْ أَسْجُدْ.

باب: سورۂ ﴿إذاالسَّمَاءُانْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرنا

۵۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھتے دیکھا- آپ نے اس میں سجدہ کیا میں نے کہا کہ یا اباہریرہؓ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے- آپ نے کہا کہ اگر میں نبی کریم ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا-

٦- بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ

٥٧٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ، حَتَّى مَايَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ.

باب: جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کی جگہ نہ پائے

۵۷۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی ایسی سورۃ کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں کسی کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی-

Marfat.com

۱۸-كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ نماز قصر کا بیان میں

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ، وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

۵۷۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ.

۵۷۶- عن أَنَسًا قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

باب: نماز میں قصر کرنے کا بیان اور اقامت کی حالت میں کتنی مدت تک قصر کر سکتا ہے

۵۷۵-ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (مکہ میں فتح مکہ کے موقع پر) انیس دن ٹھہرے اور برابر قصر کرتے رہے۔

۵۷۶- انس رضی اللہ عنہ کو سے مروی ہے کہ ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے تو برابر نبی کریم ﷺ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

۲- بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

۵۷۷- عَنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا.

۵۷۸- عَن حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

۵۷۹- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَمَّا قيل له: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ

باب: منیٰ میں نماز قصر کرنے کا بیان

۵۷۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (یعنی چار رکعت والی نمازوں میں) قصر پڑھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

۵۷۸- حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں امن کی حالت میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔

۵۷۹- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہیں بتایا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں چار رکعتیں

Marfat.com

عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، اسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

پڑھائی ہیں تو انہوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون- پڑھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی منی میں دو، دو رکعتیں پڑھیں- کاش کہ چار رکعات کے بجائے میرے حصہ میں وہی دو مقبول رکعتیں آئیں-

٣- بَابُ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ؟

باب: نماز کتنی مسافت میں قصر کرنی چاہیے

٥٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ.

۵۸۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی خاتون کے لیے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے-

٤- بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

باب: مغرب کی نماز سفر میں بھی تین ہی رکعت ہیں

٥٨١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ، حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

۵۸۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز دیر سے تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیر کر کچھ دیر توقف کرتے اس کے بعد عشاء کی نماز کے لئے اٹھتے اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور اس کے بعد نوافل ادا نہ کرتے پھر نصف شب کو اٹھتے اور تہجد کی نماز ادا فرماتے-

٥٨٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

۵۸۲- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ سواری کے اوپر قبلہ رخ ہوئے بغیر نفل نماز ادا کر لیا کرتے تھے-

٥- بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر سوار ہو کر نوافل ادا کرنا

٥٨٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى

۵۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

Marfat.com

عَلَي حِمَارٍ وَوَجْهُهُ عَنْ يَسَارِ القِبْلَةِ، فَقِيلَ لَه: تُصَلِّي لِغَيْرِ القِبْلَةِ؟ فَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

٦- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلاَةِ وَقَبْلَهَا

٥٨٤- عن ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

٧- باب: مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلاَةِ وَقَبْلَهَا

٥٨٥- عَنْ عامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَي النَّبِيَّ ﷺ صَلَّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ، عَلَي ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

٨- بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاء

٥٨٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلاَةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

٩- بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

٥٨٧- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

گدھے پر سواری کی حالت میں نماز پڑھی جب کہ ان کا رخ قبلہ کی بائیں جانب تھا جب ان سے دریافت کیا گیا کیا آپ خلاف قبلہ نماز پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

باب : جو دوران سفر نماز کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتا

۵۸۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں- میں نے آپ کو سفر میں کبھی سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

باب: جو سفر میں نماز سے پہلے یا بعد کی سنتوں کے علاوہ دیگر نوافل پڑھتا ہے

۵۸۵- حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے سواری جدھر چاہتی آپ کو لے جاتی۔

باب: سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھنا

۵۸۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھتے- اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔

باب: جب بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے

۵۸۷- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

بارے میں دریافت کیا- آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو-

۱۰- بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ،أَوْ وَجَدَ خِفَّةً، تَمَّمَ مَا بَقِيَ

باب:اگر کسی شخص نے نماز بیٹھ کر شروع کی لیکن دوران نماز میں وہ تندرست ہو گیا یا مرض میں کچھ کمی محسوس کی تو؟

۵۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلاَةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلاَثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ.

۵۸۸- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ ضعیف ہو گئے تو قرأت قرآن نماز میں بیٹھ کر کرتے تھے' پھر جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور پھر تقریباً تیس یا چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے-

۵۸۹- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ سَجَدَ، فِي رواية ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلاَتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

۵۸۹- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں اضافہ کے ساتھ یہ بھی آیا ہے کہ آپ دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے اور دیکھتے کہ میں جاگ رہی ہو تو مجھ سے باتیں کرتے - لیکن اگر میں سوئی ہوتی تو آپ ﷺ بھی لیٹ جاتے-

Marfat.com

۲۰- كِتَابُ التهجد — تہجد کے بیان میں

١ - بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

۵۹۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ أَوْ لاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

باب: کے وقت نماز تہجد پڑھنا

۵۹۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے- (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے' تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لئے مناسب ہے- آسمان و زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لئے ہے اور تعریف تیرے ہی لئے ہے' تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے' تو سچا ہے' تیرا وعدہ سچا' تیری ملاقات سچی' تیرا فرمان سچا ہے' جنت سچ ہے' دوزخ سچ ہے' انبیاء سچے ہیں' محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے- اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرمان بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں' تجھی پر بھروسہ ہے' تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں' تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں- پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما' خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ- آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے- معبود صرف تو ہی ہے- یا (یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں"-

٢- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

۵۹۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب: رات کی نماز کی فضیلت کا بیان

۵۹۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپؐ سے بیان کرتا (آپؐ تعبیر

Marfat.com

سَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فتمنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، فَرَأَيْتُ فِي النَّومِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ)). فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: **نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ**. فَكَانَ بَعْدُ لاَ يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَلِيْلاً.

دیتے) میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپؐ سے بیان کرتا- میں ابھی نوجوان تھا اور آپؐ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا- چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے- میں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح بندش ہے (یعنی اس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے- دوزخ میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا- میں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم کو ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا ڈرو نہیں-

یہ خواب میں نے (اپنی بہن) حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو- تعبیر میں آپؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے- کاش رات میں نماز پڑھا کرتا- (راوی نے کہا کہ آپؐ کے اس فرمان کے بعد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں بہت کم سوتے تھے- (زیادہ عبادت ہی کرتے رہتے)

٣- بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيْضِ

مریض بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے

٥٩٢- عن جندب بن عبدالله قال: ((اشتكى النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ)).

۵۹۲- حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات تک (نماز کے لئے) نہ اٹھ سکے-

٤- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ

باب: نبی کریم ﷺ کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لئے ترغیب دلانا لیکن واجب نہ کرنا

٥٩٣- عَنْ عَلِيِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم لَيْلَةً فَقَالَ: ((أَلاَ تُصَلِّيَانِ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ

۵۹۳- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ (تہجد کی) نماز نہیں پڑھو گے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ہماری روحیں خدا کے قبضہ میں ہیں، جب وہ چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا- ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے- آپ نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن واپس

Marfat.com

شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً﴾.

جاتے ہوئے میں نے سنا کہ آپؐ ران پر ہاتھ مار کر (سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھ رہے تھے) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (و کان الانسان اکثر شئی جدلا)

٥٩٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا)).

۵۹۴- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپؐ کو اس کا کرنا پسند ہوتا۔ اس خیال سے ترک کر دیتے کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر (آپؐ کو دیکھ کر) عمل شروع کر دیں اور اس طرح وہ کام ان پر فرض ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

٥- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

باب: آنحضرت ﷺ رات کو نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے

٥٩٥- عَنِ الْمُغِيْرَةَ بن شعبة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ - أَوْ سَاقَاهُ - فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: ((أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟)).

۵۹۵- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپؐ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آ جاتا جب آپؐ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں"۔

٦- بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب جو شخص سحر کے وقت سو گیا

٥٩٦- عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللهِ صَلاَةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۵۹۶- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور روزوں میں بھی داؤد علیہ السلام کا روزہ۔ آپ آدھی رات تک سوتے' اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے۔ پھر رات کے چھٹے حصے میں بھی سو جاتے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

٥٩٧- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم؟ الدَّائِمَ قيل لها: متى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: يَقُومُ

۵۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کو سب سے محبوب عمل کون سا تھا؟ آپ نے جواب دیا جس پر ہمیشگی کی جائے۔ دریافت کیا گیا کہ آپؐ رات کو نماز کے لئے کب کھڑے

Marfat.com

إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ)).

ہوتے؟ فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے۔

۵۹۸- و في رواية : إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

۵۹۸-ایک اور روایت میں کہ مرغ کی آواز سنتے ہی آپؐ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

۵۹۹- و في رواية عنها قالت مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلاَّ نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۵۹۹- ایک اور روایت میں ہے (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) کہ میں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا۔

۷- بَابُ طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلاَةِ اللَّيْلِ

باب: رات کے قیام میں نماز کو لمبا کرنا (یعنی قرأت بہت کرنا)

۶۰۰- عَنْ ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ. قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم)).

۶۰۰-حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی- آپؐ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا- ہم نے پوچھا کہ وہ غلط خیال کیا تھا تو آپ نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔

۸- بَابُ كيف كانت صلاة النَّبِيِّ ﷺ، وكم كان النبي ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ؟

باب نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ اور رات کی نماز کیوں کر پڑھنی چاہیے؟

۶۰۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

۶۰۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی۔

۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ)).

۶۰۲- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے-وتر اور فجر کی دو سنت رکعتیں اسی میں ہوتیں۔

۹- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب آنحضرت ﷺ کی نماز رات میں اور سو جانا اور رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا (اس کا بیان)

۶۰۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ

۶۰۳-حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ اب آپؐ اس مہینہ میں روزہ ہی نہیں رکھیں گے اور اگر کسی مہینہ میں روزہ رکھنا شروع کرتے تو

Marfat.com

حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا. وَكَانَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ، وَلاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ)).

خیال ہوتا کہ اب آپؐ کا اس مہینہ کا ایک دن بھی بغیر روزہ کے نہیں رہ جائے گا اور رات کو نماز تو ایسی پڑھتے تھے کہ تم جب چاہتے آپؐ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے اور جب چاہتے سوتا دیکھ لیتے۔

١٠- بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب جب آدمی رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

٦٠٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عَقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى إِنْحَلَّتْ عُقَدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلاَّ أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ.**

۶۰۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ سست اور بدباطن رہتا ہے۔

١١- بَابُ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

باب جو شخص سوتا رہے اور (صبح کی) نماز نہ پڑھے، معلوم ہوا کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے

٦٠٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيْلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ فَقَالَ: **((بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ)).**

۶۰۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا کہ وہ صبح تک پڑا سوتا رہا اور فرض نماز کے لئے بھی نہیں اٹھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔

١٢- بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلاَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب آخر رات میں دعا اور نماز کا بیان

٦٠٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: **يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى**

۶۰۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا

Marfat.com

يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ .

ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں' کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں-

۱۳- بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ

باب جو شخص رات کے شروع میں سو جائے اور اخیر میں جاگے

٦٠٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سئلت: عن صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ، وَإِلاَّ تَوَضَّأَ وَخَرَجَ)).

۶۰۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ رات میں نماز کیونکر پڑھتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ شروع رات میں سو رہتے اور آخر رات میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے-اس کے بعد بستر پر آجاتے اور جب مؤذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے-اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے-

١٤- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

٦٠٨- و عنها رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سُئِلَتْ : عنْ صَلاَتِهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَل عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي.

۶۰۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کو) کتنی رکعتیں پڑھتے تھے- آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے- خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا کہ یا کوئی اور - پہلے آپؐ چار رکعت پڑھتے- ان کی خوبی اور طوالت کا کیا پوچھنا- پھر تین رکعتیں پڑھتے- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا-

١٥- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے

٦٠٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۶۰۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

Marfat.com

قَالَ: ((دَخَلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَينِ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا الْحَبْلُ؟)) قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم ((لاَ، حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)).

کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے - آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی - دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ حضرت زینبؓ نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہے تو اس سے لٹکی رہتی ہیں - نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں یہ رسی نہیں ہونی چاہئے اسے کھول ڈالو' تم میں ہر شخص کو چاہئے جب تک دل لگے نماز پڑھے' تھک جائے تو بیٹھ جائے -

١٦- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِـمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

باب جو شخص رات کو عبادت کیا کرتا تھا وہ اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی یہ عادت مکروہ ہے۔

٦١٠- عن عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ، لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

۶۱۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی -

١٧- بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

باب جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے' اس کی فضیلت

٦١١- عن عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْـمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. الْحَمْدُ للهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي- أَوْ دَعَا - اسْتُجِيْبَ. فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلاَتُهُ.

۶۱۱- حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' اللہ کی ذات پاک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت" - پھر یہ پڑھے (ترجمہ) "اے اللہ! میری مغفرت فرما" - (یہ کہا کہ) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے - پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے -

Marfat.com

٦١٢- عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ-أنه قَالَ، وَهُوَ يَقْصُصُ فِي قِصَصِهِ - وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم : إِنَّ أَخاً لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ. يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ:

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعٌ
أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمْىِ فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيتُ يُجَافِي
جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ.

۶۱۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے وعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے- پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی نے اپنے نعتیہ اشعار میں) یہ کوئی غلط بات نہیں کہی- آپ کی مراد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اشعار سے تھی جن کا ترجمہ یہ ہے- "ہم میں اللہ کے رسول موجود ہیں' جو اس کی کتاب اس وقت ہمیں سناتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے- ہم تو اندھے تھے آپؐ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ دکھایا- ان کی باتیں اسی قدر یقینی ہیں جو ہمارے دلوں کے اندر جا کر بیٹھ جاتی ہیں اور جو کچھ آپؐ نے فرمایا وہ ضرور واقع ہوگا- آپؐ رات بستر سے اپنے کو الگ کر کے گزارتے ہیں جبکہ مشرکوں سے ان کے بستر بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں"-

٦١٣- عَنْ ابْنِ عُمَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لاَ أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ طَارَتْ إِلَيْهِ. وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي. و ذكر باقي الحديث و قد تقدم.

۶۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں یہ خواب دیکھا کہ گویا ایک گاڑھے ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ ہے- جیسے میں جنت میں جس جگہ کا بھی ارادہ کرتا ہوں تو یہ ادھر اڑا کے مجھ کو لے جاتا ہے- باقی حدیث پہلے ذکر ہو چکی ہے-

١٨- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

باب نفل نمازیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھنا

٦١٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ.

۶۱۴- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے استخارہ کی ایسے تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھلایا کرتے تھے- ارشاد فرماتے کہ جب کوئی تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت پڑھ لے پھر یوں کہے-
"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت طاقت چاہتا ہوں اور تجھ ہی سے تیرا افضل عظیم چاہتا ہوں' بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت

Marfat.com

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ: وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

نہیں رکھتا ہوں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا' تو ہی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔

"اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا میں میرے لئے مقدر فرمادے اور اس کو میرے لئے آسان کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے دین و دنیا میں اور میرے کام کے آغاز و انجام میں نقصان دہ ہے تو اس کو مجھ سے الگ کردے اور مجھے اس سے علیحدہ کردے اور جہاں کہیں بھلائی ہو وہ میرے لئے مقدر کردے اور اس کے ذریعے سے مجھے خوش کردے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنی ضرورت کا نام لے اور اللہ کے حضور پیش کرے۔

١٩- بَابُ تَعَاهُدُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

باب: فجر کی سنت کی دو رکعتیں ہمیشہ لازم کر لینا اور ان کے سنت ہونے کی دلیل

٦١٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۶۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

٢٠- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی سنتوں میں قرأت کیسی کرے؟

٦١٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

۶۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعتوں کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ آپؐ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔

٢١- بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

باب: چاشت کی نماز اپنے شہر میں پڑھے

٦١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ:

۶۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے جانی دوست (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی

Marfat.com

صَوم ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاةِ الضُّحَى، وَنَومٍ عَلَى وِتْرٍ.

٢٢- بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

٦١٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

٢٣- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْـمَغْرِبِ

٦١٩- عَبْدُ اللهِ الْـمُزَنِي- رضي الله عنه - عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم قَالَ: صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْـمَغْرِبِ- قَالَ فِي الثَّالِثَةِ :- لِـمَنْ شَاءَ. كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں- ہر مہینہ میں تین دن روزے-چاشت کی نمازاور وتر پڑھ کر سونا-

باب: ظہر سے پہلے دو سنتیں پڑھنا

۶۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت نماز پڑھنی نہیں چھوڑتے تھے-

باب: مغرب سے پہلے سنت پڑھنا

۶۱۹- حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے فرض سے پہلے (سنت کی دو رکعتیں) پڑھا کرو- تیسری مرتبہ آپؐ نے یوں فرمایا کہ جس کا جی چاہے کیونکہ آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ لوگ اسے لازمی سمجھ بیٹھیں-

Marfat.com

٢٠- كِتَابُ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز پڑھنا

١- بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

٦٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: **لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَسْجِدِ الأَقْصَى.**

٦٢١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: **صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.**

باب: مکہ اور مدینہ (زادھما اللہ شرفا و تعظیما) کی مساجد میں نماز کی فضیلت کا بیان

۵٦٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام' دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس-

۵٦١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے-

٢- بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءِ

٦٢٢- عن ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لاَ يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إلاَّ فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدُمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ

باب: مسجد قباء کی فضیلت

٦٢٢- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دن پڑھتے تھے - جب مکہ آتے کیونکہ آپ مکہ میں چاشت ہی کے وقت آتے تھے - اس وقت پہلے آپ طواف کرتے اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھتے - دوسرے جس دن آپ مسجد قباء میں تشریف لاتے آپ کا یہاں ہر ہفتہ کو آنے کا معمول تھا - جب آپ مسجد کے اندر آتے تو نماز پڑھے بغیر باہر نکلنا برا جانتے - آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا. وَكَانَ يَقُولُ لَه: إِنَّما أَصْنَعُ كما رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلاَ أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ صلّي فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا.

یہاں سوار اور پیدل دونوں طرح آیا کرتے تھے- اور یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میں اس طرح کرتا ہوں جیسا کہ میں نے اپنے دوستوں کو کرتے دیکھا ہے اور میں کسی کو منع نہیں کرتا کہ رات یا دن میں جب چاہے نماز پڑھے' ہاں قصداً سورج نکلتے یا غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھے-

٣- بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب: آنحضرت ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان

٦٢٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنبَرِي عَلَى حَوضِي.

۶۲۳- حضرت ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا-

Marfat.com

٢١- كِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں کوئی کام کرنے کا بیان

١- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلاَمِ فِي الصَّلاَةِ

٦٢٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ: **إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلاً.**

٦٢٥- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: صَلاَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَحَدُنَا يكلّم صاحبه في الصَّلاة، حَتَّى نَزَلَتْ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾ الآيَةَ، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

٨- بَابُ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلاَةِ

٦٢٦- عَنْ مُعَيْقِيبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ **فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً.**

٣- بَابُ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلاَةِ

٦٢٧- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى يَوْمًا فِي غَزْوَةٍ وَلِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا فَقِيلَ

باب: نماز میں بات کرنا منع ہے

۶۲۴- عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ اس کا جواب دیتے تھے- جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا- لیکن اس وقت آپ نے جواب نہیں دیا بلکہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ نماز میں مصروفیت ہوا کرتی ہے-

۶۲۵- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نماز پڑھنے میں باتیں کر لیا کرتے تھے- کوئی بھی اپنے قریب کے نمازی سے اپنی ضرورت بیان کر دیتا- پھر آیت ﴿حافظوا علی الصلوات﴾ الخ اتری اور ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم ہوا-

باب: نماز میں کنکری اٹھانا کیسا ہے؟

۶۲۶- معیقیب بن ابی طلحہ صحابیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا اگر ایسا کرنا ہے تو صرف ایک ہی بار کر-

باب: اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کا جانور بھاگ پڑے

۶۲۷- حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے انہوں نے کسی غزوہ میں سواری کی لگام ہاتھ میں لے کر نماز پڑھی سواری شوخی کرنے لگی تو آپ اس کے پیچھے ہو لیئے جب ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا

Marfat.com

فِيْ ذَالِكَ فَقَالَ : اِنِّيْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ سِتَّ غَزَوَاتٍ سَبْعَ اَوْ ثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهُ وَاِنِّيْ اِنْ كُنْتُ اُرَاجِعُ مَعَ دَابَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلَى مَا لَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ.

تو کہنے لگے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چھ سات یا آٹھ مرتبہ جہاد میں رہا ہوں اور میں نے آپ کی آسان روی اور سہولت پسندی دیکھی ہے اس لیے مجھے یہ بات کہ میں اپنی سواری کے ہمراہ رہوں اس بات سے زیادہ پسند کہ میں اسے چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل میں چلی جاتی پھر مجھے تکلیف ہوتی۔

٦٢٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ذكرت حديث الخسوف وقال في هذه الرواية بعد قوله: ولقد رأيت النار يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا: **وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرو بْنَ لُحَيٍّ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ.**

۶۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے سورج گرہن کی حدیث بیان کی جو پہلے (۵۲۶) گزر چکی ہے' اس روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا' اس کا ایک حصہ دوسرے کو توڑے جا رہا تھا- اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہ وہ شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانوروں کو آزاد کرنے کی رسم ڈالی تھی-

٤- بَابُ لاَ يَرُدُّ السَّلاَمَ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں سلام کا جواب (زبان سے) نہ دے

٦٢٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الأُولَى. ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَ قَالَ: **إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.**

۶۲۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لئے (غزوۂ بنی مصطلق میں) بھیجا- میں جا کر واپس آیا' میں نے کام پورا کر دیا تھا- پھر میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا- لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا- میرے دل میں اللہ جانے کیا بات آئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس لئے خفا ہیں کہ میں دیر سے آیا ہوں- میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو اب میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ خیال آیا- پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا اور اب آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ پہلے جو دو بار میں نے جواب نہ دیا تو اس وجہ سے تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر تھے اور اس کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا بلکہ دوسری طرف تھا-

٥- بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟

٦٣٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

۶۳۰- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

۲۲- كِتَابُ السَّهْوِ — سجدہ سہو کے بیان میں

١- بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

٦٣١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

باب: اگر کسی نے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تو کیا کرے؟

۶۳۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر میں پانچ رکعت پڑھ لیں- اس لئے آپ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز کی رکعتیں زیادہ ہو گئی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ کہنے والے نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں- اس پر آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے-

٢- بَابُ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

٦٣٢- عن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا وَكَانَ عِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ.

باب: اگر نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز فاسد نہ گی

۶۳۲- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں- میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں- اس لئے میں نے ایک باندی کو آپ کی خدمت میں بھیجا- میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ آپ کے بازو میں ہو کر یہ پوچھے کہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ! آپ تو ان دو رکعتوں سے منع کیا کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ خود انہیں پڑھتے ہیں- اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا- باندی نے پھر اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پیچھے ہٹ گئی- پھر جب آپ فارغ ہوئے تو (آپ نے ام سلمہ سے) فرمایا کہ اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا' بات یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے میں میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا سو یہ وہی دو رکعت ہیں-

Marfat.com

۲۳- كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کا بیان

١ - بَابُ وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

٦٣٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

باب : جس شخص کی آخری بات لا الہ الا اللہ ہو

۶۳۳- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کہ خواب میں) میرے پاس میرے رب کا ایک آنے والا (فرشتہ) آیا- اس نے مجھے خبر دی' یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس نے مجھے خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا- اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو اگرچہ چوری کی ہو-

٦٣٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۶۳۴- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں جائے گا-

٢- بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب : جنازہ میں شریک ہونے کا حکم

٦٣٥- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ

۶۳۵- حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے روکا- ہمیں آپ نے حکم دیا تھا جنازے کے ساتھ چلنے' مریض کی مزاج پرسی' دعوت قبول کرنے' مظلوم کی مدد کرنے کا' قسم پوری کرنے کا' سلام کے جواب دینے کا' چھینک پر یرحمک اللہ کہنے کا اور آپ نے ہمیں منع کیا تھا چاندی کا برتن (استعمال میں لانے) سے'

Marfat.com

الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَق

۳- بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

٦٣٦- عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ - امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَايَعَتِ النَّبِيَّ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلي اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟** فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: **أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ. وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ- مَا يُفْعَلُ بِي.** قَالَتْ: فَوَ اللهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

٦٣٧- عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي، وَيَنْهَوْنَنِي عَنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلي اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **تَبْكِيْنَ أَوْ لاَ تَبْكِيْنَ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ**

سونے کی انگوٹھی پہننے سے' ریشم اور دیباج (کے کپڑوں کے پہننے) سے' قسی سے' استبرق سے-

جب مردہ کفن میں لپیٹ دیا جائے تو اس کے پاس جانا

۶۳۶- ام العلاء انصار کی ایک عورت نے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی' نے خبر دی کہ مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے- چنانچہ ہم نے انہیں اپنے گھر میں رکھا- آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے- وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے- میں نے کہا ابو سائب آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت فرمائی ہے- اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت فرمائی ہے ؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ عزت افزائی کرے گا؟ آپ نے فرمایا اس میں شبہ نہیں کہ ان کی موت آ چکی' قسم اللہ کی کہ میں بھی ان کے لئے خیر ہی کی امید رکھتا ہوں لیکن واللہ! مجھے خود اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا- حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں- ام العلاء نے کہا کہ خدا کی قسم! اب میں کبھی کسی کے متعلق (اس طرح کی) گواہی نہیں دوں گی-

۶۳۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ جب میرے والد شہید کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرے پر پڑا ہوا کپڑا کھولتا اور روتا تھا- دوسرے لوگ تو مجھے اس سے روکتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ کچھ نہیں کہہ رہے تھے- آخر میری چچی فاطمہ بھی رونے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ روؤ یا چپ رہو- جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں ملائکہ تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں-

Marfat.com

٤- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

٦٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

٦٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ- ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ.

٥- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

٦٤٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.

٦- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

٦٤١- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ: أَغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ

باب: آدمی اپنی ذات سے موت کی خبر میت کے وارثوں کو سنا سکتا ہے

۶۳۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر اسی دن دی جس دن اس کی وفات ہوئی تھی- پھر آپ نماز پڑھنے کی جگہ گئے اور لوگوں کے ساتھ صف باندھ کر (جنازہ کی نماز میں) چار تکبیریں کہیں-

۶۳۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا لیکن وہ شہید ہو گئے- پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گئے- پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گئے- اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بہ رہے تھے-(آپ نے فرمایا) اور پھر خالد بن ولید نے خود اپنے طور پر جھنڈا اٹھالیا اور ان کو فتح حاصل ہوئی-

باب : اس شخص کی فضیلت جس کی کوئی اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے

۶۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے اگر تین بچے مر جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے نتیجے میں جو ان بچوں سے وہ رکھتا ہے مسلمان (بچے کے باپ اور ماں) کو بھی جنت میں داخل کرے گا-

باب: میت کو طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

۶۴۱- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کی وفات کے موقع پر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے بھی زیادہ- پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور بھی استعمال

Marfat.com

فِي الآخِرَةِ كَافُورًا. او شيأ من كافور فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي. فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ : أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.

کرنا- پھر فارغ ہو کر مجھے خبر دے دینا- جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کر دی- آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو-

٧- بَابُ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

باب:(غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے

٦٤٢- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا قالت وَ مَشَطْنَا هَاثلاثة قُرُون.

۶۴۲- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے وقت فرمایا تھا کہ دائیں طرف سے اور اعضاء وضو سے غسل شروع کرنا- ام عطیہ فرماتی ہیں ہم نے کنگھی کر کے ان کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیئے-

٨- بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

باب: کہ کفن کے لئے سفید کپڑے ہونے مناسب ہیں

٦٤٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ.

۶۴۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ-

٩- باب الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

باب : دو کپڑوں میں کفن دینا

٦٤٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْل اللهِ صَلي اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ- أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَومَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۶۴۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (احرام باندھے ہوئے) کھڑا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے انہیں کچل دیا- یا (وقصتہ کے بجائے یہ لفظ) اوقصتہ کہا- نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دو اور یہ بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کا سر چھپاؤ- کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا-

١٠- بَابُ الْكَفَنِ لِلْمَيِّتِ

باب میت کے لیے کفن

٦٤٥- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْل اللهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ.

۶۴۵- عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت ہوئی تو اس کا بیٹا (عبداللہ صحابی) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! والد کے کفن کے لئے آپ اپنی قمیص عنایت فرمایئے اور ان پر نماز پڑھئے اور

Marfat.com

أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ. فَآذَنَهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ الله عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ الله نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ الله تَعَالَى: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ الله لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿ وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾.

مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ عبداللہ نے اطلاع بھجوائی۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو عمرؓ نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے جیسا ارشاد باری ہے "توان کے لئے استغفار کر یا نہ کر اور اگر تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہر گز معاف نہیں کرے گا" چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد یہ آیت اتری "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھانا۔"

٦٤٦- عن جَابِرٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ.

۶۴۶۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کو دفن کیا جارہا تھا۔ آپ نے اسے قبر سے نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

١١ – باب إِذَا لَمْ يَجِد كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِيْ رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيهِ غِطّي بِهِ رَأْسَهُ

باب : جب کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ ڈھک سکیں تو سر چھپادیں (اور پاؤں پر گھاس وغیرہ ڈال دیں)

٦٤٧- عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَ مِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً، إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَ إِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ.

۶۴۷۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ کے لئے ہجرت کی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا۔ ہمارے بعض ساتھی تو انتقال کر گئے اور (اس دنیا میں) انہوں نے اپنے کئے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیرؓ بھی انہیں لوگوں میں سے تھے اور ہمارے بعض ساتھیوں کا میوہ پک گیا اور وہ چن چن کر کھاتا ہے۔ (مصعب بن عمیرؓ) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے ہم کو ان کے کفن میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہ ملی اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر چھپاتے ہیں تو پاؤں کھل جاتا ہے اور اگر پاؤں ڈھکتے ہیں تو سر کھل

Marfat.com

جاتا- آخر یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سر کو چھپا دیں اور پاؤں پر سبز گھاس اذخر نامی ڈال دیں-

۱۲- باب مَنِ استعدَّ الكفَنَ في زمَنِ النبيِّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فلم يُنكَرْ عليهِ

باب: ان کے بیان میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنا کفن خود ہی تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی طرح کا اعتراض نہیں فرمایا

٦٤٨- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا. أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ، فَجِئْتُ لأَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلاَنٌ فَقَالَ: اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا. قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ قَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ : فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

۶۴۸- سہلؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی حاشیہ دار چادر آپ کے لئے تحفہ لائی- سہل بن سعد نے (حاضرین سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو چادر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! شملہ- سہل نے کہا ہاں شملہ (تم نے ٹھیک بتایا) خیر اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اسے بنا ہے اور آپ کو پہنانے کے لئے لائی ہوں- نبی کریم ﷺ نے وہ کپڑا قبول کیا- آپ کو اس کی اس وقت ضرورت بھی تھی پھر اسے ازار کے طور پر باندھ کر آپ باہر تشریف لائے تو ایک صاحب (عبدالرحمٰن بن عوف) نے کہا کہ یہ تو بڑی اچھی چادر ہے' یہ آپ مجھے پہنا دیجئے- لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا- رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور تم نے یہ مانگ لیا حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے- عبدالرحمٰن بن عوف نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں نے اپنے پہننے کے لئے آپ سے یہ چادر نہیں مانگی تھی- بلکہ میں اسے اپنا کفن بناؤں گا- سہل نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی-

۱۳- بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب: عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے؟

٦٤٩- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۶۴۹- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا مگر تاکید سے منع نہیں ہوا-

Marfat.com

١٤- بَابُ اِحْدَادِالْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

٦٥٠- عن أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺيَقُولُ لاَ يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

باب : عورت کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ کرنا کیسا ہے؟

۶۵۰- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ابو سفیان کی صاحبزادی اور ام المومنین نے) فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے اور شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن کرے-

١٥- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

٦٥١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي. قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيْلَ لَهَا : إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ ؛ فَقَالَتْ : لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُوْلَى.

باب: قبروں کی زیارت کرنا

۶۵۱- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی- آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر -وہ بولی جاؤ جی پرے ہٹو - یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا- وہ آپ کو پہنچان نہ سکی تھی- پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے' تو اب وہ (گھبرا کر) آنحضور ﷺ کے دروازہ پر پہنچی- وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا- پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی- (معاف فرمایئے) تو آپ نے فرمایا کہ صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہئے-(اب کیا ہوتا ہے)

١٦- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ((يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) اذا كاالنوح من سنته

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے

٦٥٢- عَنْ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ : إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ ، فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِىءُ السَّلاَمَ وَيَقُولُ : إِنَّ للهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ

۶۵۲- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو اطلاع کرائی کہ میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے' اس لئے آپ تشریف لائیں- آپ نے انہیں سلام کہلوایا اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے' جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیاوہ بھی اسی کا تھا

Marfat.com

وَلْتَحْتَسِبْ. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ. فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ - قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ - فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: **هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.**

اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے- اس لئے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو- پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہما نے قسم دے کر اپنے یہاں بلوا بھیجا- اب رسول اللہ ﷺ جانے کیلئے اٹھے- آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ' معاذ بن جبل' ابی بن کعب' زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہؓ بھی تھے- بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا- جس کی جانکنی کا عالم تھا- ابو عثمان نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہؓ نے فرمایا کہ جیسے پرانا مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز ہوتی ہے- اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے حلق سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے- سعدؓ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحمدل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں-

٦٥٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: **شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : وَرَسُولُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟** فَقَالَ أَبُوطَلْحَةَ : أَنَا. قَالَ : **فَانْزِلْ**. قَالَ : فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا.

۶۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی کے جنازہ میں حاضر تھے- حضور اکرم ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے- انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں- آنحضور ﷺ نے پوچھا- کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جو آج کی رات عورت کے پاس نہ گیا ہو- اس پر ابو طلحہؓ نے کہا کہ میں ہوں- رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر قبر میں تم اترو- چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے-

٦٥٤- فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟**

فبلغ ذلك عائشة رضى الله عنها بعد موت عمر رضى الله عنه ، فقالت : رَحِمَ اللهُ عُمَرَ ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ

۶۵۴- عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صہیب رضی اللہ عنہ! تم مجھ پر روتے ہو' تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے-
حضرت عمر کی وفات کے بعد یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: "اللہ عمرؓ پر رحم کرے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو اس کے اعزہ کے

Marfat.com

لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ ببعض بكاء أَهْلِهِ عَلَيْهِ ، وَ لَكِنْ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ اللهَ لَيَزِيْدُ الكَافِرَ عَذَابًا بِبُكاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ). وَ قَالَتْ : حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ. ﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرىٰ﴾

رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر پہ اس کے اعزہ کے اس پر رونے کے باعث عذاب زیادہ کرتا ہے۔ تمہارے لئے قرآن (کی یہ آیت) کافی ہے "کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا"۔

٦٥٥- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

۶۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے مرنے پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ رو رہے ہیں حالانکہ اس کو قبر میں عذاب کیا جارہا ہے۔

١٧- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

٦٥٦- عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ و سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

۶۵۶- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے متعلق کوئی جھوٹی بات کہنا عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے جو شخص بھی جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ اور میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بھی سنا کہ کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔

١٨- بَاب: لَيْسَ مِنَّا ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

باب آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ گریبان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں

٦٥٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ، وَ شَقَّ الْجُيُوبَ ، وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ).

۶۵۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورتیں (کسی کی موت پر) اپنے چہروں کو پیٹتی اور گریبان چاک کرلیتی ہیں اور جاہلیت کی باتیں بکتی ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

١٩- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

باب: نبی کریم ﷺ کا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر افسوس کرنا

٦٥٨- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ

۶۵۸- سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

عَنْهُ قَالَ : ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ : إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلاَّ ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ. فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: لاَ. ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ - أَوْ كَثِيرٌ - إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلاً صَالِحًا إِلاَّ ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ. يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

حجۃ الوداع کے سال(۱۰ھ میں) میری عیادت کے لئے تشریف لائے-میں سخت بیمار تھا-میں نے کہا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے میرے پاس مال واسباب بہت ہے اور میری صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہو گی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں-میں نے کہا آدھا- آپ نے فرمایا نہیں- پھر آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے اگر تو اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہو گا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں- یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ کی رضا کی نیت سے کرو گے تو اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا- حتی کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو- پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے ساتھی تو مجھے چھوڑ کر (حجۃ الوداع کر کے) مکہ سے جا رہے ہیں اور میں ان سے پیچھے رہ رہا ہوں-اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے درجے بلند ہوں گے اور شاید ابھی تم زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان-(پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا-لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا-

۲۰- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: غمی کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت

۶۵۹- عن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ

۶۵۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار پڑے ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبداللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا(وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی)ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن

Marfat.com

قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی' سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

۲۱- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

باب: جو شخص مصیبت کے وقت ایسا بیٹھے کہ وہ غمگین دکھائی دے

٦٦٠- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ - وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ - فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَأَخبره أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: إِنْهَهُنَّ، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَارَسُولَ اللهِ. فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ.

۶۶۰- عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ کو زید بن حارثہ' جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوۂ موتہ میں) کی خبر ملی' تو آپ اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ کے چہرے پر ظاہر تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں رونے سے منع کر دے۔ وہ گئے لیکن واپس آکر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ انہیں منع کر دے۔ اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! قسم اللہ کی وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں (عمرہ نے کہا کہ) حضرت عائشہؓ کو یقین ہوا کہ (ان کے اس کہنے پر) رسول کریم نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دے۔ اس پر میں نے کہا کہ تیرا برا ہو۔ رسول کریم ﷺ اب جس کام کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ کو تکلیف میں ڈال دیا۔

۲۲- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب جو شخص مصیبت کے وقت (اپنے نفس پر زور ڈال کر) اپنا رنج ظاہر نہ کرے

٦٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ: ((ابْنٌ لأَبِي طَلْحَةَ، وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ.

۶۶۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار ہو گیا انہوں نے کہا کہ اس کا انتقال بھی ہو

Marfat.com

فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ. فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ : كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ. فَبَاتَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **لَعَلَّ اللهُ أَن يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا.** فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: فَرَأَيتُ لَهَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

گیا-اس وقت ابو طلحہ گھر میں موجود نہ تھے-ان کی بیوی(ام سلیم) نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا-جب ابو طلحہ تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ بچے کی طبیعت کیسی ہے؟ام سلیم نے کہا کہ اسے آرام مل گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب وہ آرام ہی کر رہا ہو گا-ابو طلحہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں (اب بچہ اچھا ہے) پھر ابو طلحہ نے ام سلیم کے پاس رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا لیکن جب باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی(ام سلیم) نے اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے-پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ سے ام سلیم کا حال بیان کیا-اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اس رات میں برکت عطا فرمائے گا-انصار کے ایک شخص نے بتایا کہ میں نے ابو طلحہ کی انہی بیوی سے نو بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے عالم تھے-

٤٣- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ))

باب: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ "اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں-

٦٦٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ - وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ- فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ - وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ - فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: **يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ.** ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ ﷺ: **إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ،**

۶۶۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے یہاں گئے-یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) کو دودھ پلانے والی انا کے خاوند تھے-آنحضور نے ابراہیمؑ کو گود میں لیا اور پیار کیا اور سونگھا-پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں پھر گئے-دیکھا کہ اس وقت ابراہیم دم توڑ رہے ہیں- رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں-تو عبد الرحمٰن بن عوفؓ بول پڑے کہ یا رسول اللہ! اور آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابن عوف! یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے-پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا-آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم

Marfat.com

وَلاَ نَقُولُ إِلاَّ مَا يَرضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحزُونُونَ.

سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

٢٤- بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْـمَرِيْضِ

باب: مریض کے پاس رونا کیسا ہے؟

٦٦٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ : قَدْ قَضَى؟ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَبَكَى النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا رَأَى الْقَومُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا. فَقَالَ: أَلاَ تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرحَمُ. وَإِنَّ الْـمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

۶۶۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور ابن مسعودؓ کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب آپ اندر گئے تو تیمار داروں کے ہجوم میں انہیں پایا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہو گئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ! نبی کریم ﷺ (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے۔ لوگوں نے جو رسول اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ سب بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو نکلنے پر بھی عذاب نہیں کریگا اور نہ دل کے غم پر۔ ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے' آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا بھی باعث بنتی ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میت پر ماتم کرنے پر ڈنڈے سے مارتے' پتھر پھینکتے اور رونے والوں کے منہ میں مٹی جھونک دیتے۔

٢٥- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ النَّوحِ وَالْبُكَاءِ، وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

باب: کس طرح کے نوحہ وبکا سے منع کرنا اور اس پر جھڑکنا چاہئے

٦٦٤- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسِ نِسْوَةٍ. أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلاَءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَانِ، أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى.

۶۶۴- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہیں کریں گی۔ لیکن اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے پورا نہیں کیا۔ یہ عورتیں ام سلیم' ام علاء' ابو سبرہ کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا (یہ کہا کہ) ابو سبرہ کی صاحبزادی' معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون (رضی اللہ عنہن)

Marfat.com

٢٦- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

٦٦٥- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا رَأَى احدكم جَنَازَةً فَإِن لَمْ يَكن مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُم حَتَّى يُخَلِّفَهَا او تُخلِّفَهُ او تُوضَعَ مِن قَبْلِ أَن تُخلِّفَهُ.

باب: جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا

٦٦٥- عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے-

٢٧- بَابُ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

٦٦٦- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ وَهُمَا فِيْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَا قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَاءَ اَبُوْ سَعِيْدٍؓ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ : قُمْ فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ.

باب: جنازے کے لیے کھڑا ہو کب بیٹھے

٦٦٦- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں ایک جنازے کے ساتھ تھے اور جنازہ رکھے جانے کے قبل بیٹھ گئے اتنے میں حضرت ابو سعیدؓ آگئے انہوں نے مروانؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اٹھ کھڑا ہو یقیناً ابو ہریرہؓ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے-

٢٨- بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيّ

٦٦٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا له، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا.

باب: اس شخص کے بارے میں جو یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو گیا

٦٦٧- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے - پھر ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا- آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو-

٢٩- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

٦٦٨- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَىٰأَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ

باب: اس بارے میں کہ عورتیں نہیں بلکہ مرد ہی جنازے کو اٹھائیں

٦٦٨- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میت چارپائی پر رکھی جاتی ہے اور مرد اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو

Marfat.com

كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي. وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ.

کہتا ہے کہ مجھے آگے لے چلو۔ لیکن اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے ہائے بربادی! مجھے کہاں لئے جا رہے ہو۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے۔ اگر انسان کہیں سن پائے تو بے ہوش ہو جائے۔

٣٠- بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازے کو جلد لے چلنا

٦٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۶۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ لے کر جلد چلا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔

٣١- بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

٦٧٠- عَن ابن عمر رضى الله عَنهما أنه قِيلَ له إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا.

۶۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔

٣٢- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدَ عَلَى الْقُبُورِ

باب: قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے

٦٧١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: عَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا. قَالَتْ: وَلَوْ لاَ ذَلِكَ لأَبْرَزُوا قَبْرَهُ، غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

۶۷۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنا لی جائے۔

٣٣- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

باب: اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا

٦٧٢- عَنْ سَمُرَةَ بن جندب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ

۶۷۲- حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک عورت (ام کعب) کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی

Marfat.com

عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

کمر کے مقابل کھڑے ہوئے۔

٣٤- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (ضروری ہے)

٦٧٣- عن ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا اَنَّهُ صلي عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. فَقَالَ: لِيَعْلَمُوا اَنَّهَا سُنَّةٌ.

۶۷۳- طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورۂ فاتحہ (ذرا پکار کر) پڑھی- پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہی طریقہ نبوی ہے-

٣٥- بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب: لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

٦٧٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلِّيَ وذَهَبَ أَصْحَابُهُ - حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرعَ نِعَالِهِمْ - أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ: أُنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا. وَأَمَّا الْكَافِرُ - أَوِ الْمُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ، وَلاَ تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ.

۶۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے لوگ باگ پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے- پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں- اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھ جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے لئے ایک مکان اس کے بدلے میں بنا دیا ہے- نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس بندہ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جاتی ہیں اور رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا وہی میں بھی کہتا رہا- پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی- اس کے بعد اسے ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑے زور سے مارا جاتا ہے اور وہ اتنے بھیانک طریقہ سے چیختا ہے کہ انسان اور جن کے سوا اردگرد کی تمام مخلوق سنتی ہے-

Marfat.com

۳۶- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الأَرْضِ الْـمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

باب: جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی برکت والی جگہ دفن ہونے کا آرزومند ہو

٦٧٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْـمَوتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيْدُ الْـموتَ. فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْـموتُ. قَالَ: فَالآنَ. فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْـمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ، لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الأَحْمَرِ.**

۶۷۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ کے پاس بھیجے گئے - وہ جب آئے تو موسیٰ نے (نہ پہچان کر) انہیں ایک زور کا طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی - وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کیا کہ یا اللہ تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا - اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جا اور ان سے کہہ کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھئے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ تلے آجائیں ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے - (موسیٰ تک جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا کہ اے اللہ! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی موت آنی ہے - موسیٰ بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے - پھر انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ انہیں ایک پتھر کی مار پر ارض مقدس سے قریب کر دیا جائے - ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ لال ٹیلے کے پاس راستے کے قریب ہے -

۳۷- بَابُ الصَّلاَةُ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب: شہید کی نماز جنازہ پڑھیں یا نہیں؟

٦٧٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: **أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟** فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: **أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.** وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

۶۷۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے دو دو شہیدوں کو ملا کر ایک ہی کپڑے کا کفن دیا - آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کسے زیادہ یاد ہے - کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ بغلی قبر میں اسی کو آگے کرتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا - پھر آپ نے سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا - نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی -

٦٧٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلي

۶۷۷- عقبہ بن عامر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر

Marfat.com

اللهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ يَومًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَمَا أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لأَنْظُرُ إِلَى حَوضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الأَرْضِ. وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا.

تشریف لائے اور احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے- پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا- دیکھو میں تم سے پہلے جا کر تمہارے لئے میر سامان بنوں گا اور میں تم پر گواہ رہوں گا- اور قسم اللہ کی میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (یہ فرمایا کہ) مجھے زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور قسم خدا کی مجھے اس کا ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے بلکہ اس کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا حاصل کرنے میں رغبت کرو گے (نتیجہ یہ کہ آخرت سے غافل ہو جاؤ گے)

٣٨- بابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّي عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلامُ؟

باب: ایک بچہ اسلام لایا پھر اس کا انتقال ہو گیا' تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا بچے کے سامنے اسلام پیش کیا جائے؟

٦٧٨- عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مُغَالَةَ - وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ - فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لابْنِ صَيَّادٍ : تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ. فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِيْنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ)). ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا. فَقَالَ

٦٧٨- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ دوسرے اصحاب کی معیت میں ابن صیاد کے پاس گئے- آپ کو وہ بنو مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا- ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا- اسے آنحضور ﷺ کے آنے کی کوئی خبر ہی نہیں ہوئی- لیکن آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا- پھر آپ نے فرمایا اے ابن صیاد! کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں- ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر بولا ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں- پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا- کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا- پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں- نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر تو تیرا سب کام گڈمڈ ہو گیا- پھر آپ نے (اللہ تعالیٰ کے لئے)

Marfat.com

ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُ. فَقَالَ: اخْسَأْ، فَلَمْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَم يَكُنْهُ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

وَ قَالَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ - يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ، أَوْ زَمْرَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لابْنِ صَيَّادٍ : يَا صَافِ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَو تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

٦٧٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ

اس سے فرمایا اچھا میں نے ایک بات دل میں رکھی ہے وہ بتلا- (آپ نے سورہ دخان کی آیت کا تصور کیا﴿فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین﴾ابن صیاد نے کہاوہ دخ ہے- آپ نے فرمایا چل دور ہو تو اپنی بساط سے آگے کبھی نہ بڑھ سکے گا- حضرت عمرؓ نے فرمایا یارسول اللہ! مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن مار دیتاہوں- آپ نے فرمایا' اگر یہ دجال ہے تو تو اس پر غالب نہ ہو گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مار ڈالنا تیرے لئے بہتر نہ ہو گا-

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے تھے پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اور ابی بن کعب دونوں مل کر ان کھجور کے درختوں میں گئے- جہاں ابن صیاد تھا (آپ صلی اللہ علیہ و سلم چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور) اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے آپ صلی اللہ علیہ و سلم غفلت میں اس سے کچھ باتیں سن لیں- آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے اس کو دیکھ پایا- وہ ایک چادر اوڑھے پڑا تھا- کچھ گن گن یا پھن پھن کر رہا تھا- لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ابن صیاد کی ماں نے دور ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھ پایا- آپ صلی اللہ علیہ و سلم کھجور کے تنوں میں چھپ چھپ کر جا رہے تھے- اس نے پکار کر ابن صیاد سے کہہ دیا صاف! یہ نام ابن صیاد کا تھا- دیکھو محمد آن پہنچے- یہ سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں ابن صیاد کو باتیں کرنے دیتی تو وہ اپنا حال کھولتا-

۶۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی لڑکا (عبدالقدوس) نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' ایک دن وہ بیمار ہو گیا- آپ اس کا مزاج معلوم کرنے کے لئے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا- اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا' باپ وہیں موجود تھا- اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابو القاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں مان لے- چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا- جب آنحضرتؐ باہر نکلے تو آپ نے

Marfat.com

يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچالیا-

٦٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلي اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : **مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلاَّ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟** ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، لاَ تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ، ذَٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾.

۶۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں - بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے - کیا تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے - اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں، یہی دین قیم ہے-

٣٩- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوتِ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ

باب: جب ایک مشرک موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ کہہ لے

٦٨١- عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ ((لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلي اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلي اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لأَبِي طَالِبٍ : **يَا عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ.** فَقَالَ أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ : يَا أَبَا طَالِبٍ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُوطَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ : هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **أَمَا وَاللّٰهِ لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ** فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيْهِ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ الآية.

۶۸۱- حضرت مسیب سے مروی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے - دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے - آپ نے ان سے فرمایا کہ چچا! آپ ایک کلمہ 'لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں - اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ نے کہا ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ برابر کلمہ اسلام ان پر پیش کرتے رہے - ابو جہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے - آخر ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں - انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا پھر بھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا - تاآنکہ مجھے منع نہ کر دیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿وما کان للہ﴾ نازل فرمائی - (التوبہ : ۱۱۳)

Marfat.com

٤٠- بَابُ مَوعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ، وَقُعُودُ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

باب : قبر کے پاس عالم کا بیٹھنا اور لوگوں کو نصیحت کرنا اور لوگوں کا اس کے ارد گرد بیٹھنا

٦٨٢- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلاَّ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلاَّ قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيْدَةً. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ؟ قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أهل الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ الآيَة.

۶۸۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے - اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے - ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے - آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کریدنے لگے - پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہو گی یا بد بخت - اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں کیونکہ جس کا نام نیک دفتر میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہو گا اور جس کا نام بد بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا - حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور بد بختوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے - پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿فاما من اعطی و اتقی - الخ﴾

٤١- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

باب : جو شخص خود کشی کرے اس کی سزا کے بیان میں

٦٨٣- عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلاَمِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.

۶۸۳- ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہونے کی جھوٹی قسم قصداً کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے لئے کہا ہے اور جو شخص اپنے کو دھار دار چیز سے ذبح کر لے اسے جہنم میں اسی ہتھیار سے عذاب ہو تا رہے گا -

٦٨٤- عن جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ

۶۸۴- جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو زخم لگا اس نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خود کو مار

Marfat.com

وَجَلَّ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

ڈالا-اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی-اس کی سزا میں جنت حرام کرتا ہوں-

٦٨٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.

۶۸۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے ڈالتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو برچھے یا تیر سے اپنے تئیں مارے وہ دوزخ میں بھی اس طرح اپنے تئیں مارتا رہے گا-

٤٢- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب : لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف ہو تو بہتر ہے

٦٨٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ((مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ.

۶۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کا گزر ایک جنازہ پر ہوا' لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہو گئی -پھر دوسرے جنازے کا گزر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ واجب ہو گئی-اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے تو جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی-تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو-

٦٨٧- عَنْ عمر بن الخطاب رضي الله عنه: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ. فَقُلْنَا: وَثَلاثَةٌ؟ قَالَ: وَثَلاثَةٌ. فَقُلْنَا : وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

۶۸۷- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کی اچھائی پر چار شخص گواہی دے دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا- ہم نے کہا اور اگر تین گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی' پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو مسلمان گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا کہ دو پر بھی- پھر ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ اگر ایک مسلمان گواہی دے تو کیا؟

٤٣- باب ما جاءَ في عذابِ القبرِ

باب: عذاب قبر کا بیان

٦٨٨- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ

۶۸۸- براء بن عازبؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں-وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ

Marfat.com

اللهُ إلاَّ اللهُ وَأنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَذلِكَ قَولُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْقَولِ الثَّابِتِ﴾.

کے رسول ہیں - تو یہ اللہ کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو سورۂ ابراہیم میں ہے کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے -

٦٨٩- عن ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا. فَقِيْلَ لَهُ : أَتَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لاَ يُجِيْبُونَ.

۶۸۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کنویں (جس میں بدر کے مشرک مقتولین کو ڈال دیا گیا تھا) والوں کے قریب آئے اور فرمایا تمہارے مالک نے جو تم سے سچا وعدہ کیا تھا اسے تم لوگوں نے پالیا- لوگوں نے عرض کیا کہ آپ مردوں کو خطاب کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے-

٦٩٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَإِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾.

۶۹۰- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے کافروں کو یہ فرمایا تھا کہ میں جو ان سے کہا کرتا تھا اب ان کو معلوم ہوا ہو گا کہ وہ سچ ہے - اور اللہ نے سورۂ روم میں فرمایا اے پیغمبر! تو مردوں کو نہیں سنا سکتا-

٦٩١- عن أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيْهَا الْمَرْءُ. فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً.

۶۹۱- اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے قبر کے امتحان کا ذکر کیا جہاں انسان جانچا جاتا ہے - جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمانوں کی ہچکیاں بندھ گئیں-

٤٤- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

٦٩٢- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجَ النَّبِيَّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا.

۶۹۲- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے 'سورج غروب ہو چکا تھا' اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی- (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ نے فرمایا کہ یہودیوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے-

٦٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

۶۹۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے "اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں-"

Marfat.com

٤٥- بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

٦٩٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمَنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ : هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب : مردے کو دونوں وقت صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے

۶۹۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اسے صبح و شام دکھایا جاتا ہے - اگر وہ جنتی ہے تو جنت والوں میں اور جو دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں - پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا-

٤٦- بَابُ مَا قِيْلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

٦٩٥- عن الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

باب: مسلمانوں کی نابالغ اولاد کہاں رہے گی؟

۶۹۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے-

٤٧- بَابُ مَا قِيْلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

٦٩٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ.

باب: مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان

۶۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں پوچھا گیا- آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا عمل کریں گے۔

بَابٌ

٦٩٧- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصبح أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ

باب

۶۹۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز (فجر) پڑھنے کے بعد (عموما) ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اور پوچھتے کہ آج رات کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرو- راوی نے کہا کہ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو اسے وہ

Marfat.com

قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنكُمْ رُؤْيَا؟ قُلْنَا لاَ قَالَ: لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ- كَلُّوبٌ من حديد قَالَ إِنَّهُ يُدْخِلُ ذلك الكوكب فِي شِدْقِهِ - حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ : مَا هَذَا؟ قَالاَ : انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ، فَيَشْدَخُ به رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلاَ يَرجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّورِ عَلاَهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، عَلَى وَسَطِ النَّهْرِ و على شَطِّ النهر رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ - فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي

بیان کر دیتا اور آپ اس کی تعبیر اللہ کو جو منظور ہوتی بیان فرماتے۔ ایک دن آپ نے معمول کے مطابق ہم سے دریافت فرمایا کیا آج رات کسی نے تم میں کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کسی نے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرے ہاتھ تھام لئے اور وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ (اور وہاں سے عالم بالا کی مجھ کو سیر کرائی) وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکس تھا جسے وہ بیٹھنے والے کے جبڑے میں ڈال کر اس کے سر کے پیچھے تک چیر دیتا پھر دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا تھا۔ اس دوران میں اس کا پہلا جبڑا صحیح اور اپنی اصلی حالت پر آجاتا اور پھر پہلے کی طرح وہ اسے دوبارہ چیرتا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے کہا کہ آگے چلو۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک بڑا سا پتھر لئے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ لیٹے ہوئے شخص کے سر کو کچل دیتا تھا۔ جب وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو سر پر لگ کر وہ پتھر دور چلا جاتا اور وہ اسے جا کر اٹھا لاتا۔ ابھی پتھر لے کر واپس بھی نہیں آتا تھا کہ سر دوبارہ درست ہو جاتا۔ بالکل ویسا ہی جیسا پہلے تھا۔ واپس آکر وہ پھر اسے مارتا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ ابھی اور آگے چلو۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک تنور جیسے گڑھے کی طرف چلے۔ جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا لیکن نیچے سے خوب فراخ - نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کو اٹھتے تو اس میں جلنے والے لوگ بھی اوپر اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب وہ باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ میں نے اس موقع پر بھی پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لیکن اس مرتبہ بھی جواب یہی ملا کہا

Marfat.com

أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي إِلَى الشَّجَرَةِ وَأَدْخَلاَنِي دَارًا لَـم أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَ أَفْضَلَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَابِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ منها فِيْهَا رِجَال شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ ، قَالاَ: نَعَمْ ، أَمَّا الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ الى يَومِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثقب فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُو الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَالصِّبْيَانُ حَولَهُ فَأَولاَدُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْـمُؤْمِنِيْنَ. وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَئِيْلُ، وَهَذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ : ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَـمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ.

کہ ابھی اور آگے چلو' ہم آگے چلے۔ اب ہم خون کی ایک نہر کے اوپر تھے نہر کے اندر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے بیچ میں ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھا ہوا تھا۔ نہر کا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا تو پتھر والا شخص اس کے منہ پر اتنی زور سے پتھر مارتا کہ وہ اپنی پہلی جگہ پر چلا جاتا اور اسی طرح جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کرتا وہ شخص اس کے منہ پر پتھر اتنی ہی زور سے پھر مارتا کہ وہ اپنی اصلی جگہ پر نہر میں چلا جاتا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابھی اور آگے چلو۔ چنانچہ ہم اور آگے بڑھے اور ایک ہرے بھرے باغ میں آئے۔ جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ میں ایک بڑی عمر والے بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ بچے بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت سے قریب ہی ایک شخص اپنے آگے آگ سلگا رہا تھا۔ وہ میرے دونوں ساتھی مجھے لے کر اس درخت پر چڑھے۔ اس طرح وہ مجھے ایک ایسے گھر میں اندر لے گئے کہ اس سے زیادہ حسین وخوبصورت اور بابرکت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس گھر میں بوڑھے 'جوان 'عورتیں اور بچے (سب ہی قسم کے لوگ) تھے۔ میرے ساتھی مجھے اس گھر سے نکال کر پھر ایک اور درخت پر چڑھا کر مجھے ایک اور دوسرے گھر میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بہتر تھا۔ اس میں بھی بہت سے بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگوں نے مجھے رات بھر خوب سیر کرائی۔ کیا جو کچھ میں نے دیکھا اس کی تفصیل بھی کچھ بتلاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں وہ جو تم نے دیکھا تھا اس آدمی کا جبڑا لوہے کے آنکس سے پھاڑا جا رہا تھا تو وہ جھوٹا آدمی تھا جو جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا —اس سے وہ جھوٹی باتیں دوسرے لوگ سنتے —اس طرح ایک جھوٹی بات دور دور تک پھیل جایا کرتی تھی۔ اسے قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سوتا رہتا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اسے بھی یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا اور جنہیں تم نے تنور میں دیکھا تو وہ زناکار تھے۔ اور جس کو تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خوار تھا اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ میں بیٹھے ہوئے تھے وہ ابراہیمؑ تھے اور ان کے ارد گرد والے بچے' لوگوں کی نابالغ اولاد تھی اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ تھا اور وہ گھر جس میں تم پہلے داخل ہوئے جنت میں عام مومنوں کا گھر تھا اور یہ گھر جس میں تم اب کھڑے ہو' یہ شہداء کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میرے ساتھ میکائیل ہیں۔ اچھا اب اپنا سر اٹھاؤ میں نے جو سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ یہ تمہارا مکان ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ پھر مجھے اپنے مکان میں جانے دو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی اگر آپ وہ پوری کر لیتے تو اپنے مکان میں آ جاتے۔

٤٨- بَابُ مَوتِ الْفَجْأَةِ

باب: ناگہانی موت کا بیان

٦٩٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ.

۶۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کردوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

٤٩- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَا اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی کریم ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بیان

٦٩٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ : أَيْنَ أَنَا الْيَومَ، أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَومِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَومِي

۶۹۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں گویا اجازت لینا چاہتے تھے (دریافت فرماتے) آج میری باری کن کے یہاں ہے۔ کل کن کے یہاں ہو گی؟ عائشہؓ کی باری کے دن کے متعلق خیال فرماتے تھے کہ

Marfat.com

قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.

بہت دن بعد آئے گی۔۔ چنانچہ جب میری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اس حال میں قبض کی کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میرے ہی گھر میں آپ دفن کیے گئے۔

۷۰۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أنه قال تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ، عن هؤلاء النَّفرِ السِّتَّةُ فَسَمَّى السِّتَّةَ فسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۷۰۰- حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان چھ اشخاص سے راضی تھے حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام لئے۔

٥٠- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

باب: اس بارے میں کہ مردوں کو برا کہنے کی ممانعت ہے۔

۷۰۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوا إِلَى مَا قَدَّمُوا

۷۰۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پالیا۔

Marfat.com

٢٤- كِتَابُ الزَّكَاةِ
زکوٰۃ کے بیان میں

١ - بَابُ وُجُوبُ الزَّكَاةِ

٧٠٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: **أُدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.**

٧٠٣- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: مَالَهُ مَالَهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: أَرَبٌ مَالَهُ، **تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ**

٧٠٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ . قَالَ: **تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ.** قَالَ: وَالَّذِي

باب: زکوٰۃ دینا فرض ہے

۷۰۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تم انہیں اس کلمہ کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ لوگ یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر کچھ صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں میں لوٹا دیا جائے گا۔

۷۰۳- ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے۔ (سنو) اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔

۷۰۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کسی کوئی شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

Marfat.com

نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَزِيْدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

میں میری جان ہے 'ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۷۰۵- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. فَقَالَ : وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ .

۷۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں "مجھے حکم ہے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دیدیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا۔ سوا اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا۔

۲- بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ،

باب: زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کا گناہ

۷۰۶- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، قَالَ : وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ: وَلاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلاَ

۷۰۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ (قیامت کے دن) اپنے مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کیا کہ اس سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے (جیسے دنیا میں تھے) اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے۔ بکریاں بھی اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کے حق نہیں دیئے تھے پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا حق یہ بھی ہے کہ اسے پانی ہی پر (یعنی جہاں وہ چراہ گاہ میں چر رہی ہوں) دوہا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ وہ اپنی

Marfat.com

يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ.

گردن پر ایک ایسی بکری اٹھائے ہوئے ہو جو چلا رہی ہو اور وہ مجھ سے کہے کہ اے محمد (ﷺ)! مجھے عذاب سے بچایئے میں اسے یہ جواب دوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا (میرا کام پہنچانا تھا) سو میں نے پہنچادیا۔ اسی طرح کوئی شخص اپنی گردن پر اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے کہ اونٹ چلا رہا ہو اور وہ خود مجھ سے فریاد کرے "اے محمد (ﷺ)! مجھے بچایئے اور میں یہ جواب دے دوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ کو (خدا کا حکم زکوٰۃ) پہنچادیا تھا۔

٧٠٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَومَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي شِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ﴾ الآية.

۷۰۷- حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ جیسے سانپ کے ہوتے ہیں" پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی "اور وہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے وہ اس پر بخل سے کام لیتے ہیں کہ ان کا مال ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ وہ برا ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے۔ قیامت میں اس کا طوق بنا کر ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

٣- بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب: جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے

٧٠٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۷۰۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٤- بَابُ الصَّدَقَةُ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

باب : حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے

٧٠٩- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۷۰۹- ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ- وَلاَ يَقْبَلُ اللهُ إلاَّ الطَّيِّبَ - فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لئے اس میں زیادتی کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے تا آنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

٥- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

باب: صدقہ اس زمانے سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا

٧١٠- عن حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَومَ فَلاَ حَاجَةَ لِي بِهَا.

۷۱۰- حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا" انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ صدقہ کرو" ایک ایسا زمانہ بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ جس کو بھی دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

٧١١- عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : (لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالَ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ ، وَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ ، فَيَقُوْلَ الَّذِىْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ : لَا أَرَبَ لِي)

۷۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی اس قدر کثرت ہو جائے گی اور لوگ اس قدر مال دار ہو جائیں گے کہ اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہو گی کہ اس کی زکوٰۃ کون قبول کرے اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو اس کو یہ جواب ملے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں۔

٧١٢- عن عَدِيِّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيْلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلاَّ قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتّٰى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ

۷۱۲- عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ دو شخص آئے" ایک فقر و فاقہ کی شکایت لئے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب ایک قافلہ مکہ سے کسی محافظ کے بغیر نکلے گا۔ (اور اسے راستے میں کوئی خطرہ نہ ہو گا) اور رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (مال و دولت

Marfat.com

أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ : أَلَمْ أُوتِكَ مَالاً؟ فَلَيَقُولَنَّ : بَلَى. ثُمَّ لَيَقُولَنَّ : أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولاً؟ فَلَيَقُولَنَّ : بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ. فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

کی کثرت کی وجہ سے یہ حال نہ ہو جائے کہ)ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہ ہوگا اور نہ ترجمانی کے لئے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تجھے دنیا میں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ ہو گی۔ پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہئے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی (کا صدقہ کر کے اس سے اپنا بچاؤ کر سکو) اگر یہ بھی میسر نہ آسکے تو اچھی بات ہی منہ سے نکالے۔

٦- بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، وَالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب : اس بارے میں کہ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعے ہو

٧١٣- عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : (لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ ، يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ، ثُمَّ لاَ يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ ، وَ يُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَ كَثْرَةِ النِّسَاءِ)

۷۱۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ ایک شخص سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی ہو گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہو جائیں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی ہو گی۔

٧١٤- عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ، فَقَالُوا : مُرَاءٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا : إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هَذَا ، فَنَزَلَتْ: ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ إِلاَّ

۷۱۴- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم بوجھ ڈھونے کا کام کیا کرتے تھے (تاکہ اس طرح جو مزدوری ملے اسے صدقہ کر دیا جائے) اسی زمانہ میں ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوف) آیا اور اس نے صدقہ کے طور پر کافی چیزیں پیش کیں۔ اس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ آدمی ریاکار ہے۔ پھر ایک اور شخص (ابو عقیل نامی) آیا اور اس نے صرف ایک صاع کا صدقہ کیا۔ اس کے بارے میں لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ

Marfat.com

جُهْدَهُمْ﴾ الآية.

اللہ تعالیٰ کو ایک صاع صدقہ کی کیا حاجت ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ لوگ جوان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کما کر لاتے ہیں۔ (اور کم صدقہ کرتے ہیں) آخر تک۔

٧١٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

۷۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کے لئے آڑ بن جائیں گی۔

٧- بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟

٧١٦- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلاَنٍ كَذَا وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ.

۷۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس صدقہ میں جسے تم صحت کے ساتھ بخل کے باوجود کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور امید ہو اور (اس صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہ ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے تو اس وقت تو کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا۔

٨- بَابٌ -

باب

٧١٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً

۷۱۷- عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی بعض بیویوں نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آخرت میں آپ سے کون جا کر ملے گی تو آپ نے فرمایا جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہو گا۔ اب ہم نے لکڑی سے ناپنا شروع کر دیا تو سودہ

Marfat.com

تَزْعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلُهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

رضی اللہ عنہاسب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ ہم نے بعد میں سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ زیادہ کرنے والی سے تھے۔ اور (زینب رضی اللہ عنہا) سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا کر ملیں "صدقہ کرنا آپ کو بہت محبوب تھا۔

٩- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَي غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

باب: اگر لاعلمی میں کسی نے مالدار کو صدقہ دے دیا؟

٧١٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ؟ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ، لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ.

٧١٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے) کہا کہ مجھے ضرور صدقہ (آج رات) دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (ناواقفی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ (آج رات) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے" میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ اچھا آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے وہ پھر نکلا اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے۔ میں اپنا صدقہ (لاعلمی سے) چور" فاحشہ اور مالدار کو دے آیا۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے۔ تو اس میں اس کا امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے" وہ خرچ کرے۔

Marfat.com

١٠- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

٧١٩- عن مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ : وَاللهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: **لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ.**

باب: اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دے دے کہ اس کو معلوم نہ ہو؟

۷۱۹- معن بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے اور میرے والد اور دادا نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ نے میری منگنی بھی کرائی اور آپ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ وہ یہ کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار خیرات کی نیت سے نکالے اور ان کو انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ میں گیا اور میں نے ان کو اس سے لے لیا۔ پھر جب میں انہیں لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ قسم اللہ کی میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ یہی مقدمہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا کہ دیکھو یزید جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں مل گیا اور معن! جو تو نے لیا وہ اب تیرا ہو گیا۔

١١- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

٧٢٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: **إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئاً.**

باب: اس کے بارے میں کہ جس نے اپنے خدمت گار کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود اپنے ہاتھ سے نہیں دیا

۷۲۰- عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو بھی اس کا ثواب ملے گا کہ اس نے کمایا ہے اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

١٢- بَابُ لاَ صَدَقَةَ إِلاَّ عَنْ ظَهْرِ غِنًي

٧٢١- عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: **الْيَدُ**

باب: صدقہ وہی بہتر ہے جس کے بعد بھی آدمی مالدار ہی رہ جائے

۷۲۱- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے انہیں

Marfat.com

الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلَی، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَیْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ یَسْتَعِفْ یُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ یَسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللهُ.

دو جو تمہارے بال بچے اور عزیز ہیں اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیاز رہتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی بنا دیتا ہے۔

۷۲۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْیَدُ الْعُلْیَاءِ خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلَی. فَالْیَدُ الْعُلْیَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَی هِيَ السَّائِلَةُ.

۷۲۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا جبکہ آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے صدقہ اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے کا اور دوسروں سے مانگنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والے کا۔

۱۳- بَابُ التَّحْرِیضُ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَالشَّفَاعَةِ فِیهَا

باب: لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلانا اور اس کے لئے سفارش کرنا

۷۲۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِیهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَیْهِ حَاجَةٌ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَیَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِیِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَا شَاءَ.

۷۲۳- حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ اس کا ثواب پاؤ گے اور اللہ پاک اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہے گا وہ دے گا۔

۷۲٤- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: لَا تُوكِي فَیُوكِي عَلَیْكِ. وفي رواية : (لَا تُحْصِي فَیُحْصِيَ اللهُ عَلَیْكِ)

۷۲۴- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کو مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روک دیا جائے گا۔

١٤- بَابُ الصَّدَقَةُ فِیمَا اسْتَطَاعَ

باب: جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا

۷۲٥- و في رواية ((لَا تُوعِي فَیُوعِيَ اللهُ عَلَیْكِ. ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ)).

۷۲۵- اسماء بنت ابی بکرؓ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہاں آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (مال کو) تھیلی میں بند کر کے نہ رکھنا ورنہ اللہ پاک بھی تمہارے لئے اپنے خزانے میں بندش لگا دے گا۔ جہاں تک ہو سکے لوگوں میں خیرات تقسیم کرتی رہ۔

Marfat.com

١٥- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

٧٢٦- عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَو عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.

باب : اس بارے میں کہ جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لے آیا

۷۲۶- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان نیک کاموں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں صدقہ 'غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کی صورت میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان کا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی ان تمام نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پہلے گزر چکی ہیں۔

١٦- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

٧٢٧- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الأَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ : يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّراً طَيِّباً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ، أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ.

باب: خادم نوکر کا ثواب 'جب وہ مالک کے حکم کے مطابق خیرات دے اور کوئی بگاڑ کی نیت نہ ہو

۷۲۷- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خازن مسلمان امانتدار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض دفعہ فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا اسے سرمایہ کے مالک کی طرف سے حکم دیا گیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے اور اسی کو دیا ہے جسے دینے کے لئے مالک نے کہا تھا تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

١٧- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾

٧٢٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَومٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جس نے صدقہ دیا اور خوف کیا"

۷۲۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں- ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل کے مال کو تلف کر دے۔

١٨- بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ

٧٢٩- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

باب: صدقہ دینے والے کی اور بخیل کی مثال کا بیان

۷۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلاَّ سَبَغَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلاَّ لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلاَ تَتَّسِعُ.

نے فرمایا کہ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کے دو کرتے ہیں۔ چھاتیوں سے ہنسلی تک ۔جب خرچ کرنے کا عادی (سخی) خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ کرتہ) چھپا لیتا ہے یا (راوی نے یہ کہا کہ) تمام جسم پر وہ پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہے اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے۔ بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا۔

١٩- بَابُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

باب: محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا ثواب ہے

٧٣٠- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

۷۳۰- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی سکت نہ ہو۔ فرمایا پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بری باتوں سے باز رہے۔ اس کا یہی صدقہ ہے۔

٢٠- بَابُ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟

باب: زکوٰۃ یا صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور اگر کسی نے ایک پوری بکری دے دی؟

٧٣١- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ:

۷۳۱- ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نسیبہ نامی ایک انصاری عورت کے ہاں کسی نے ایک بکری بھیجی (یہ نسیبہ نامی انصاری عورت خود ام عطیہ ہی کا نام ہے)۔ اس بکری کا گوشت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی بھیج دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے

Marfat.com

لاَ، إلاَّ مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ، فَقَالَ: هَاتِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

دریافت کیا کہ تمہارے پاس کھانے کو کوئی چیز ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اور تو کوئی چیز نہیں البتہ اس بکری کا گوشت جو نسیبہ نے بھیجا تھا' وہ موجود ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہی لاؤ اب اس کا کھانا درست ہو گیا۔

۲۱- بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

۷۳۲-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ لَبُونٍ فَإنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

باب: زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب کا لینا

۷۳۲- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں (اپنے دور خلافت میں فرض زکوٰۃ سے متعلق ہدایت دیتے ہوئے) اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق یہ فرمان لکھا کہ جس کا صدقہ بنت مخاض تک پہنچ گیا ہو اور اس کے پاس بنت مخاض نہیں بلکہ بنت لبون ہے تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں زائد دیدے گا اور اگر اس کے پاس بنت مخاض نہیں ہے بلکہ ابن لبون ہے تو یہ ابن لبون ہی لے لیا جائے گا اور اس صورت میں کچھ نہیں دیا جائے گا' وہ مادہ یا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو۔

۲۲- بَابُ لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

۷۳۳- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور نہ ہی یکجا مال کو متفرق کیا جائے

۷۳۳- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی چیز لکھی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دیا تھا۔ یہ کہ زکوٰۃ (کی زیادتی) کے خوف سے جدا جدا مال کو یکجا اور یکجا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے۔

۲۳- بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

۷۳٤- وَفِيْ رِوَايَةٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

باب: اگر دو آدمی ساجھی ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر ایک دوسرے سے مجرا کر لیں

۷۳۴- انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض زکوٰۃ میں وہی بات لکھی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی اس میں یہ بھی لکھوایا تھا کہ جب دو شریک ہوں تو وہ اپنا حساب برابر کر لیں۔

Marfat.com

٢٤- بَابُ زَكَاةِ الإِبِلِ

٧٣٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ : وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۷۳۵- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا (یعنی یہ کہ آپ اجازت دیں تو میں مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا۔ افسوس! اس کی تو شان بڑی ہے - کیا تیرے پاس زکوٰۃ دینے کے لئے کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

٢٥- بَاب مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

٧٣٦- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهُ تُقْبَلُ مِنْهُ الحقه وَ يُعطِيهِ الْمُصَدِّقُ عشرين درهما

باب: جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو

۷۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس فرض زکوٰۃ کے ان فریضوں کے متعلق لکھا تھا جن کا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے۔ یہ کہ جس کے اونٹوں کی زکوٰۃ جذعہ (چار سالہ بچہ) تک پہنچ جائے اور وہ جذعہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ حقہ (سہ سالہ بچہ) ہو تو اس سے زکوٰۃ میں حقہ ہی لے لیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لی جائیں گی ' اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لئے جائیں گے۔ (تاکہ حقہ کی کمی پوری ہو جائے) اور اگر کسی پر زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو اور حقہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ ہی لے لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر کسی پر زکوٰۃ حقہ کے برابر واجب ہو گئی اور اس کے پاس صرف بنت لبون (دو سالہ مادہ بچہ) ہے تو اس سے بنت لبون لے لی جائے گی اور زکوٰۃ دینے والے کو دو بکریاں یا بیس درہم ساتھ میں اور دینے پڑیں گے اور اگر کسی پر زکوٰۃ بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس ہے حقہ ہو تو حقہ ہی

Marfat.com

اوشَاتين و من بلغت صَدقَتُهُ بنت لَبُونٍ و ليست عنده وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ.

اس سے لے لیا جائے گا اور اس صورت میں زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں زکوٰۃ دینے والے کو دے گا اور کسی کے پاس زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہوا اور بنت لبون اس کے پاس نہیں بلکہ بنت مخاض (یک سالہ مادہ بچہ) ہے تو اس سے بنت مخاض ہی لے لیا جائے گا۔ لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

٢٥- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

٧٣٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ - هَذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوقَهَا فَلاَ يُعْطِ : فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًا وَثَلاَثِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًا وَأَرْبَعِيْنَ إِلَى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ يْهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ - يَعْنِي سِتًا وَسَبْعِيْنَ - إِلَى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ

۷۳۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو ان کو یہ پروانہ لکھ دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ زکوٰۃ کا وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا۔ اس لئے جو شخص مسلمانوں سے اس پروانہ کے مطابق زکوٰۃ مانگے تو مسلمانوں کو اسے دے دینا چاہئے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہر گز نہ دے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دینی ہو گی۔ (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) لیکن جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو پچیس سے پینتیس تک ایک ایک برس کی اونٹنی واجب ہو گی جو مادہ ہوتی ہے۔ جب اونٹ کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے (تو چھتیس سے) پینتالیس تک دو برس کی مادہ واجب ہو گی۔ جب تعداد چھیالیس تک پہنچ جائے (تو چھیالیس سے) ساٹھ تک میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو گی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے۔ جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے (تو اکسٹھ سے) پچھتر تک چار برس کی مادہ واجب ہو گی۔ جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے (تو چھہتر سے) نوے تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں واجب ہوں گی - جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے تو (اکیانوے سے) ایک سو بیس تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں

Marfat.com

بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلاَثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلاَثٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.

واجب ہوں گی جو جفتی کے قابل ہوں۔ پھر ایک سو بیس سے بھی تعداد آگے بڑھ جائے تو ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی واجب ہو گی اور ہر پچاس پر ایک تین برس کی۔ اور اگر کسی کے پاس چار اونٹ سے زیادہ نہیں تو اس پر زکوۃ واجب نہ ہو گی مگر جب ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دے اور ان بکریوں کی زکوۃ جو (سال کے اکثر حصے جنگل یا میدان وغیرہ میں) چر کر گزارتی ہیں اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو تو (چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہو گی اور جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) سے دو سو تک دو بکریاں واجب ہوں گی- اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ جائے تو (تو دو سو سے) تین سو تک تین بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے نکل جائے تو اب ہر ایک سو پر ایک بکری واجب ہو گی۔ اگر کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ اور چاندی میں زکوۃ چالیسواں حصہ واجب ہو گی لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی مگر خوشی سے کچھ اگر مالک دینا چاہئے تو اور بات ہے۔

٢٧- بَابٌ لاَيُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ إِلاَّ السَّلِيمُ

باب: زکوۃ میں صرف تندرست جانور لیا جائے

٧٣٨- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ وَلاَ يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ وَلاَ تَيْسٌ، إِلاَّ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ.

۷۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکام زکوۃ کے مطابق لکھا کہ زکوۃ میں بوڑھے، عیبی اور نر نہ لئے جائیں البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے۔

٢٨- بَابٌ لاَ تُؤخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: زکوۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چھٹے ہوئے مال نہ لئے جائیں گے

٧٣٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۷۳۹- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول

Marfat.com

حدیث بعث بَعْثِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إلى الْيَمَنِ قَالَ. إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، و ذكر باقي الحديث ثم قال في آخره وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ دیکھو! تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی یہودی) ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ داروں سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر۔ البتہ ان کی عمدہ چیزیں (زکوٰۃ کے طور پر لینے سے) پرہیز کرنا۔

٢٩- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

باب: اپنے رشتے داروں کو زکاۃ دینا

٧٤٠- عنه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: بَخْ! ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا

۷۴۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے- اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے- اور اپنے باغات میں سب سے زیادہ پسند انہیں بیر حاء کا باغ تھا- یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا- اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر الخ یعنی، تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو'- یہ سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو- اور مجھے بیر حاء کا باغ سب سے زیادہ پیارا ہے- اس لیے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے خیرات کرتا ہوں- اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں- اللہ کے حکم سے جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے- راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' خوب! یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے-

Marfat.com

فِي الأَقْرَبِيْنَ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

یہ تو بہت ہی نفع بخش ہے- اور جو بات تم نے کہی میں نے وہ سن لی- اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے ڈالو- ابو طلحہ نے کہا- یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا- چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا-

٧٤١- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حديثه في خروج النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلى المصلى تقدم، و في هذه الرواية قال: فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ زَيْنَبُ. فَقَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ فَقِيْلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا، فَأُذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَومَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ.

۷۴۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے- پھر (نماز کے بعد) لوگوں کو وعظ فرمایا اور صدقہ کا حکم دیا- فرمایا: لوگو! صدقہ دو- پھر آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان سے بھی یہی فرمایا کہ عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں بکثرت تم ہی کو دیکھا ہے- عورتوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا' اس لیے کہ تم لعن و طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو- میں نے تم سے زیادہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو کار آزمودہ مرد کی عقل کو بھی اپنی مٹھی میں لے لیتی ہو- ہاں اے عورتو! پھر آپ واپس گھر پہنچے تو ابن مسعودؓ کی بیوی زینب آئیں اور اجازت چاہی - آپ سے کہا گیا کہ یہ زینب آئی ہیں- آپ نے دریافت فرمایا کون سی زینب (کیونکہ زینب نام کی بہت سی عورتیں تھیں) کہا گیا کہ ابن مسعودؓ کی بیوی- آپ نے فرمایا- اچھا انہیں اجازت دے دو' چنانچہ اجازت دے دی گئی- انہوں نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقہ کا حکم دیا تھا- اور میرے پاس بھی کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی- لیکن (میرے خاوند) ابن مسعود یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اور ان کے لڑکے اس کے ان (مسکینوں) سے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی- رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے صحیح کہا- تمہارے شوہر اور تمہارے لڑکے اس صدقہ کے ان سے زیادہ مستحق ہیں جنہیں تم صدقہ کے طور پر دو گی (معلوم ہوا کہ اقارب اگر محتاج ہوں تو صدقہ کے اولین مستحق وہی ہیں)

Marfat.com

۳۰- بَاب : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

۷۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَ غُلَامِهِ صَدَقَةٌ).

۳۱- بَابُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى

۷۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ : إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيْلَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ وَلاَ يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ. الوَحيُ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ؟ - وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ - فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ. وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلَ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَيَكُوْنُ شَهِيْداً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۰- مسلمان کے لئے اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں

۷۴۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے خدمت گار غلام اور اس کی سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

باب : یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے

۷۴۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوشحالی اور اس کی زیبائش و آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی؟ اس پر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس لیے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی۔ تم نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات پوچھی لیکن آنحضور ﷺ تم سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے پسینہ صاف کیا (جو وحی نازل ہوتے وقت آپ کو آنے لگتا تھا) پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپ نے اس کے (سوال کی) تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کرتی (مگر بے موقع استعمال سے برائی پیدا ہوتی ہے) کیونکہ موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہیں جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بچ جاتا ہے کہ خوب چرتا ہے اور جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ کر کے پاخانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے۔ اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے۔ اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو

Marfat.com

۳۲- بَابٌ الزَّكَاةُ عَلَى الزَّوْجِ وَالأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

۷۴۴- عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ حديثها المتقدم قريبا و قالت في هذه الرواية : كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ. وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا. فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَيَجْزِيُ عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِي فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي. فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَيَجْزِيءُ عَنِّي أَنْ انفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي.

و قَالَ : نَعَمْ، وَلَهَا أَجْرَانِ : أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

دیا جائے- یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا- ہاں اگر کوئی شخص زکوٰۃ حقدار ہونے کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن یہ مال اس کے خلاف گواہ ہوگا-

باب: عورت کا خود اپنے شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا

۷۴۴- عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں تھی - رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا - آپ یہ فرما رہے تھے 'صدقہ کرو' خواہ اپنے زیور ہی میں سے دو - اور زینب اپنا صدقہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں - اس لیے انہوں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ کیا وہ صدقہ بھی مجھ سے کفایت کرے گا جو میں آپ پر اور ان چند یتیموں پر خرچ کروں جو میری سپردگی میں ہیں - لیکن عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم خود جا کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو - آخر میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی - اس وقت میں نے آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو پایا - جو میری ہی جیسی ضرورت لے کر موجود تھیں - (جو زینب ابو مسعود انصاری کی بیوی تھیں) پھر ہمارے سامنے سے بلال گذرے - تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ مجھ سے کفایت کرے گا جسے میں اپنے شوہر اور اپنی زیر تحویل چند یتیم بچوں پر خرچ کر دوں - ہم نے بلال سے یہ بھی کہا کہ ہمارا نام نہ لینا - وہ اندر گئے اور آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں مسئلہ دریافت کرتی ہیں - تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ بلال نے کہہ دیا کہ زینب نام کی ہیں - آپ نے فرمایا کہ کون سی زینب؟ بلال نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی - آپ نے فرمایا کہ ہاں! بے شک

Marfat.com

درست ہے- اور انہیں دوگنا ثواب ملے گا- ایک قرابت داری کا اور دوسرا خیرات کرنے کا-

۷۴۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ. فَقَالَ : أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

۷۴۵- ام سلمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! اگر میں ابو سلمہ (اپنے پہلے خاوند) کے بیٹوں پر خرچ کروں تو درست ہے یا نہیں- کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں- آپ نے فرمایا کہ ہاں ان پر خرچ کر- تو جو کچھ بھی ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا- محتاج اولاد پر صدقہ خیرات حتیٰ کہ مال زکوٰۃ دینے کا جواز ثابت ہوا-

۳۳- بَابٌ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَ فِي الرِّقَابِ الْغَارِمِيْنَ وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: (زکوٰۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے کہ زکوٰۃ) غلام آزاد کرانے میں' مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں خرچ کی جائے

۷۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

۷۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا- پھر آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے- اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ کل تک تو وہ فقیر تھا- پھر اللہ نے اپنے رسول کی دعا کی برکت سے اسے مالدار بنا دیا- باقی رہے خالد' تو ان پر تم لوگ ظلم کرتے ہو- انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں- اور عباس بن عبدالمطلب' تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور انہیں میری طرف سے دینا ہے-

۳۴- بَابٌ الاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

باب: سوال سے بچنے کا بیان

۷۴۷- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ :مَا يَكُونُ

۷۴۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا- پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ نے پھر دیا- یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا- اب وہ ختم ہو گیا- پھر آپ نے فرمایا کہ اگر

Marfat.com

عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

میرے پاس جو مال و دولت ہو تو میں اسے بچا کر نہیں رکھوں گا- مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے اور جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے- اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی- (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)

٧٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلاً فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ.

۷۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پیٹھ پر جنگل سے اٹھا لائے (پھر انہیں بازار میں بیچ کر اپنا رزق حاصل کرے) تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جو کسی کے پاس آکر سوال کرے پھر جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے دے یا نہ دے-

٧٤٩- و في رواية عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ.

۷۴۹- زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اگر (ضرورت مند ہو تو) اپنی رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھ کر لائے- اور اسے بیچے- اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھ لے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے' اسے وہ دیں یا نہ دیں-

٧٥٠- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ. الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

۷۵۰- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا- آپ نے عطا فرمایا- میں نے پھر مانگا اور آپ نے پھر عطا فرمایا- میں نے پھر مانگا آپ نے پھر بھی عطا فرمایا- اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا- اے حکیم! یہ دولت بڑی سرسبز اور بہت ہی شیریں ہے لیکن جو شخص اسے اپنے دل کو سخی رکھ کر لے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہیں ہو گی- اس کا حال اس شخص جیسا ہو گا جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں

Marfat.com

اللهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَداً بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيْماً إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئاً، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى حَكِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّي.

ہوتا (یادرکھو) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے- حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب اس کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا- تا آنکہ اس دنیا ہی سے میں جدا ہو جاؤں- چنانچہ حضرت ابو بکرؓ حکیمؓ کو ان کا معمول دینے کو بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے- پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں ان کا حصہ دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا- اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا- غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے- یہاں تک کہ وفات پا گئے- حضرت عمر مال فے یعنی ملکی آمدنی سے ان کا حصہ ان کو دینا چاہتے تھے مگر انہوں نے وہ بھی نہیں لیا-

٣٥- بَابٌ : مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلاَ إِشْرَافِ نَفْسٍ

باب: اگر اللہ پاک کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے اور امیدوار رہے کوئی چیز دلا دے (تو اس کو لے لے)

٧٥١- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ، فَخُذْهُ، وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۷۵۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے- لیکن آنحضور فرماتے کہ لے لو' اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہارا خیال نہ لگا ہوا ہو اور نہ تم نے اسے مانگا ہو تو اسے قبول کر لیا کرو- اور جو نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو-

٣٦- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

باب: اگر کوئی شخص اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے؟

٧٥٢- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:

۷۵۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا

Marfat.com

يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. وَ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ).

رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہو گا- اور آپ نے فرمایا قیامت کے روز سورج اتنا قریب آ جائے گا کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا- سب لوگ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے' پھر موسیٰ علیہ السلام سے اور پھر محمد ﷺ سے-

۳۷- بَابٌ : جَدُّ الْغِنٰى

باب: (سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد

۷۵۳- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، وَ لٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ ،وَ لَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ).

۷۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقمے دردر پھرائیں- مسکین تو وہ ہے جس کے پاس مال نہیں- لیکن اسے سوال سے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا (مسکین وہ جو کمائے مگر بقدر ضرورت نہ پا سکے)-

٥٤- بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ

باب: کھجور کا درختوں پر اندازہ کر لینا درست ہے

٧٥٤- عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : اخْرُصُوا، وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: اَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَا يَقُوْمَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَعْقِلْهُ، فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ. وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ. فَلَمَّا أَتٰى

۷۵۴- ابو حمید ساعدی نے بیان کیا کہ ہم غزوۂ تبوک کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے -جب آپ وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں کھڑی ہے- رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ (کہ اس میں کتنی کھجور نکلے گی) حضور اکرم ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا- پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا اس میں سے جتنی کھجور نکلے -جب ہم تبوک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی اس لیے کوئی شخص کھڑا نہ رہے -اور جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اسے باندھ دیں- چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ لیے -اور آندھی بڑے زور کی آئی -ایک شخص کھڑا ہوا تھا- تو ہوا نے اسے جبل طے پر جا پھینکا -اور ایلہ کے حاکم (یوحنا بن روبہ) نے نبی کریم ﷺ کو

Marfat.com

وَادِي الْقُرَىٰ قَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ جَاءَتْ حَدِيْقَتُكِ؟ قَالَتْ: عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ قَالَ الراوی كَلِمَةً معناها اشرف على المدينة قال هذِهِ طابة فَلَمَّا - رَأَى أُحُدًا قَالَ: هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الأَنْصَارِ قَالُوا: بَلَى. قَالَ : دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُوْرُ عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دُوْرُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَفِي كُلِّ دُوْرِ الأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا-

سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا- آں حضور ﷺ نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا پھر جب وادی قریٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا اس نے کہا کہ آپ کے اندازہ کے مطابق دس وسق آیا تھا- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد جانا چاہتا ہوں- اس لیے جو کوئی میرے ساتھ جلدی چلنا چاہے وہ میرے ساتھ جلد روانہ ہو پھر جب (ابن بکار امام بخاری کے شیخ نے ایک ایسا جملہ کہا جس کے معنے یہ تھے) کہ مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ! پھر آپ نے احد پہاڑ دیکھا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں- پھر آپ نے فرمایا کیا میں انصار کے سب سے اچھے خاندان کی نشاندہی نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کی کہ ضرور کیجئے- آپ نے فرمایا کہ بنو نجار کا خاندان- پھر بنو عبدالاشہل کا خاندان' پھر بنو ساعدہ کا یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا خاندان- اور فرمایا کہ انصار کے تمام ہی خاندانوں میں خیر ہے۔

۳۹- بَابٌ: الْعُشْرُ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَبِالْمَاءِ الْجَارِي

باب: اس زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ لینا ہوگا جس کی سیرابی بارش یا جاری (نہر' دریا وغیرہ) پانی سے ہوئی ہو

۷۵۵- عن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

۷۵۵- عبداللہ بن عمر نے' بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا- وہ زمین جسے آسمان (بارش کا پانی) یا چشمہ سیراب کرتا ہو- یا وہ خود بخود نمی سے سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے اور وہ زمین جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے بیسواں حصہ لیا جائے-

۴۰- بَابٌ أَخْذُ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ و هل يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

باب: کھجور کے پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لی جائے

۷۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

۷۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے

Marfat.com

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتىٰ بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ، حَتَّى يَصِيْرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ: **أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لاَ يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ.**

پاس توڑنے کے وقت زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی' ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ (ایک مرتبہ) حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے جونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد ﷺ کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھا سکتی۔

٤١- بَابٌ: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ؟ وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ

باب: کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید سکتا ہے؟ اور دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی حرج نہیں

٧٥٧- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: (لاَ تَشْتَرِهِ، وَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ، وَ إِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ).

۷۵۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کیا۔ پھر اسے آپ نے دیکھا کہ وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ اس لیے ان کی خواہش ہوئی کہ اسے وہ خود ہی خرید لیں۔ اور اجازت لینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو۔ اسی وجہ سے اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا دیا ہوا کوئی صدقہ خرید لیتے' تو پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔ (اپنے استعمال میں نہ رکھتے تھے)

٤٢- بَابٌ: الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی کریم ﷺ کی بیویوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے

٧٥٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟** قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ. قَالَ: **إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.**

۷۵۸- عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہما کی باندی کو جو بکری صدقہ میں کسی نے دی تھی وہ مری ہوئی دیکھی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لائے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حرام تو صرف اس کا کھانا ہے

Marfat.com

٤٣- بَابٌ : إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

٧٥٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

باب: جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے

۷۵۹- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا تھا- آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت ان پر صدقہ تھا- لیکن ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے-

٤٤- بَابٌ: أَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنَ الأَغْنِيَاءِ، وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

٧٦٠-حَدِيْثُ مُعَاذٍ ، وَ بَعْثِهِ اِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ ، وَ فِى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : (.. وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ).

باب: مالداروں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اور فقراء پر خرچ کر دی جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں

۷۶۰- حضرت معاذؓ کی حدیث (۷۰۲،۷۳۹) اور ان کو یمن بھیجنے کی بات کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے- اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ مظلوم کی فریاد سے ڈرنا کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

٤٥- باب : صَلَاةُ الإِمَامِ وَ دُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

٧٦١- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ أَبِى أَوْفَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ : (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ). فَأَتَاهُ أَبِى بِصَدَقَتِهِ ، فَقَالَ : (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِى أَوْفَى).

باب: صاحب صدقہ کے لئے امام کا رحمت کی خواستگاری اور دعاء کرنا

۷۶۱- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی دعات تھی کہ جب کوئی آپ کے پاس صدقہ لاتا تو آپ یوں دعا فرماتے: "اے اللہ! فلاں کی اولاد پر مہربانی فرما" چنانچہ میرے والد آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعاء فرمائی اے اللہ! ابو اوفی کی اولاد پر مہربانی فرما-

٤٦- بَابٌ: مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

٧٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيْهَا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لأَهْلِهِ حَطَبًا - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ - فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ.

باب: جو مال سمندر سے نکالا جائے؟

۷۶۲- ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسرے بنی اسرائیل کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں- اس نے اللہ کے بھروسے پر اس کو دے دیں- اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا کہ سوار ہو جائے اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے لیکن سواری نہ ملی- آخر اس نے قرض خواہ تک پہنچنے سے ناامید ہو کر ایک لکڑی لی اس کو کرید اور ہزار اشرفیاں اس میں بھر کر وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی- اتفاق سے قرض خواہ کام کاج کو باہر نکلا، سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی اور اس کو گھر میں جلانے کے

Marfat.com

خیال سے لے آیا- پھر پوری حدیث بیان کی- جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اشرفیاں پائیں-

٤٧- بَاب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے

٧٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : **الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.**

۷۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنویں کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے اور رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے-

٤٧- بَابُ قَول اللهِ تعَالَى : ﴿وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا﴾

باب: اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ سے دیا جائے گا

٧٦٤- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : **اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَة فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ.**

۷۶۴- ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص عبداللہ بن لتبیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر فرمایا- جب وہ آئے تو آپ نے ان سے حساب لیا-

٤٩- باب: وَسْمُ الامامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

باب زکوٰۃ کے اونٹوں سے مسافر لوگ کام لے سکتے ہیں اور ان کا دودھ پی سکتے ہیں

٧٦٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ ، يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

۷۶۵- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی- رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب استعمال کریں (کیونکہ وہ ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کی دوا یہی تھی) لیکن انہوں نے (ان اونٹوں کے) چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ نکلے- رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے آخر وہ لوگ پکڑ لائے گئے- آں حضور نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا (جس کی شدت کی وجہ سے) وہ پتھر چبانے لگے تھے-

Marfat.com

كتاب الصدقة الفطر — صدقہ فطر کے بیان میں

١- بَابٌ : فَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

٧٦٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ.

باب: صدقہ فطر کا فرض ہونا

۷۶۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دی تھی- غلام' آزاد' مرد' عورت' چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر- آپ کا حکم یہ تھا کہ نماز (عید) کے لیے جانے سے پہلے یہ صدقہ ادا کر دیا جائے-

٢- بَابٌ : الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيْدِ

٧٦٧- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ - وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالأَقِطُ وَالتَّمْرُ.

باب: صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا

۷۶۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن (کھانے کے غلہ سے) ایک صاع نکالتے تھے -ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا کھانا (ان دنوں) جو' زبیب' پنیر اور کھجور تھا-

٣- بَابٌ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

٧٦٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَو صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ.

باب: صدقۂ فطر' آزاد اور غلام پر واجب ہونا

۷۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد' عورت' آزاد اور غلام (سب پر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض قرار دیا تھا-

Marfat.com

۲۵- كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

۱- بَابٌ: وُجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلُهُ

۷۶۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عباس رَدِيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَم، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخاً كَبِيْرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَم)). وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

باب: حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان

۷۶۹- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس (حجتہ الوداع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت آئی- فضل اس کو دیکھنے لگے وہ بھی انہیں دیکھ رہی تھی- لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ بار بار دوسری طرف موڑ دینا چاہتے تھے -اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لیے ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے- لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں اونٹنی پر بیٹھ نہیں سکتے -کیا میں ان کی طرف سے حج (بدل) کر سکتی ہوں؟ آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں- یہ حجتہ الوداع کا واقعہ تھا-

۲- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ عَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ﴾

باب: اللہ پاک کا سورۂ حج میں یہ ارشاد کہ "لوگ تیرے پاس دور دراز راستوں سے دبلے پتلے اونٹوں پر سوار یا پیدل چل کر آئیں گے تاکہ اپنے فوائد حاصل کریں"

۷۷۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

۷۷۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے ہیں- پھر جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک کہا-

۳- بَابٌ: الْحَجُّ عَلَى الرَّحْلِ

باب: پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

۷۷۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ

۷۷۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پالان پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے اسی اونٹنی پر آپ کا

Marfat.com

وَكَانَتْ زَامِلَتُهُ.

اسباب بھی لدا ہوا تھا۔

٤- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

باب : حج مبرور کی فضیلت کا بیان

٧٧٢- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ . نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الأَعْمَالِ أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لاَ، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۷۷۲- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد سب نیک کاموں سے بڑھ کر ہے۔ پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ سب سے افضل جہاد حج ہے جو مبرور ہو۔

٧٧٣- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۷۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

٥- بَابٌ : مُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ کونسی ہے؟

٧٧٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَال اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةِ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

۷۷۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا، شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ ان ملکوں کے باشندوں کے میقات ہیں اور تمام ان دوسرے مسلمانوں کے بھی جو ان ملکوں سے گزر کر آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں تو (وہ احرام وہیں سے باندھیں) جہاں سے سفر شروع کریں تا آنکہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں۔

٦- بَاب

باب

٧٧٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۷۷۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی سواری روکی اور پھر وہیں آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

٧- بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ

٧٧٦- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

باب: نبی کریم ﷺ کا شجرہ پر سے گزر کر جانا

۷۷۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے "معرس" کے راستے سے مدینہ آتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے لیکن واپسی میں ذوالحلیفہ کے نشیب میں نماز پڑھتے۔ آپ رات وہیں گزارتے تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

٨- بَابٌ : قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ ((الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ))

٧٧٧- عن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُولُ : أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

٧٧٨- عَنْ ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ،

باب: نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ وادی عقیق مبارک وادی ہے

۷۷۷- عمر رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وادی عقیق میں سنا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھ اور اعلان کر کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔

۷۷۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ معرس کے قریب ذوالحلفیہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو خواب دکھایا گیا۔ (جس میں) آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطحاء مبارکہ" میں ہیں۔

٩- بَابٌ : غَسْلُ الْخَلُوقِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ مِنْ الثِّيَابِ

٧٧٩- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ يُوحَى إِلَيْهِ. قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ - وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ - جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ

باب: اگر کپڑوں پر خلوق (ایک قسم کی خوشبو) لگی ہو تو اس کو تین بار دھونا

۷۷۹- یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دکھایئے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) اس

Marfat.com

اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى - وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَوبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ - فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ.

شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام اس طرح باندھا کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بسے ہوئے ہوں۔ نبی کریم ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لئے چپ ہوگئے۔ پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے یعلیؓ کو اشارہ کیا۔ یعلی آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ایک کپڑا تھا جس کے اندر آپ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولے اور اپنا جبہ اتار دے۔ عمرہ میں بھی اسی طرح کر جس طرح حج میں کرتے ہو۔

١٠- بَابٌ: الطِّيْبُ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَ مَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ

٧٨٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ ، وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

باب : احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا اور محرم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے

۷۸۰- نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور طواف زیارت سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو لگادیتی تھی۔

١١- بَابٌ : مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

٧٨١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا.

باب : بالوں کو جما کر احرام باندھنا

۷۸۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبید کی حالت میں لبیک کہتے سنا۔

١٢- بَابٌ : الإِهْلَالُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

٧٨٢- وَعَنْهُ رضي اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

باب: ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

۷۸۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ہی پہنچ کر احرام باندھا تھا۔

Marfat.com

١٣- بَابُ: الرُّكُوبُ وَالارْتِدَافُ فِي الْحَجِّ

٧٨٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، قَالَ فَكِلاَهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

باب : حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا درست ہے

۷۸۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما پیچھے بیٹھ گئے تھے' دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔

١٤- بَابٌ : مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ

٧٨٤- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَمَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلاَّ الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لأَنَّهُ قَلَّدَهَا. ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ

باب: محرم چادریں اور تہبند اور کون کون سے کپڑے پہنے

۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں ظہر اور عصر کے درمیان ہفتہ کے دن) نبی کریم ﷺ کنگھا کرنے اور تیل لگانے اور ازار اور رداء پہننے کے بعد اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ سے نکلے۔ آپ نے اس وقت زعفران میں رنگے ہوئے ایسے کپڑے کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو کسی قسم کی چادر یا تہبند پہننے سے منع نہیں کیا۔ دن میں آپ ذوالحلیفہ پہنچ گئے (اور رات وہیں گزاری) پھر آپ سوار ہوئے اور بیداء سے آپ کے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا اور احرام باندھا اور اپنے اونٹوں کو ہار پہنایا۔ ذی قعدہ کے مہینے میں اب پانچ دن رہ گئے تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے۔ آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی' آپ ابھی حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور آپ کے ساتھ تھے اور آپ نے ان کی گردن میں ہار ڈال دیا تھا۔ آپ حجون پہاڑ کے نزدیک مکہ کے بالائی حصہ میں اترے۔ حج کا احرام اب بھی باقی تھا۔ بیت اللہ کے طواف کے بعد پھر آپ وہاں اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدان عرفات سے واپس نہ ہو لئے – آپ نے اپنے

Marfat.com

يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُوسِهِمْ ثُمَّ يُحِلُّوا، وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں' پھر اپنے سروں کے بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔ یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی تھی تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبودار اور (سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اس کے لیے جائز تھا۔

١٥- بَابُ التَّلْبِيَةِ

باب: تلبیہ کا بیان

٧٨٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ.

۷۸۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں میں' تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں' تمام حمد تیرے ہی لئے ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں' ملک تیرا ہی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔"

١٦- بَابٌ: التَّحْمِيْدُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ قَبْلَ الإِهْلاَلِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: احرام باندھتے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمد اللہ' سبحان اللہ' اللہ اکبر کہنا

٧٨٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ- وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِيْنَةِ - الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ، حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ. قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۷۸۶- حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھ کر آپ رات کو وہیں رہے۔ صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد' اس کی تسبیح اور تکبیر کہی۔ پھر حج اور عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے (جن لوگوں نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا ان) سب نے احرام کھول دیا۔ پھر آٹھویں تاریخ میں سب نے حج کا احرام باندھا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ نحر کئے۔ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

الْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

(عیدالاضحیٰ کے دن) مدینہ میں بھی دو چت کبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے تھے۔

۱۷- بَابُ الإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ رخ ہو کر احرام باندھتے ہوئے لبیک پکارنا

۷۸۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ فِيهِ ، فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ ، وَ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَعَلَ ذَالِكَ .

۷۸۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ذوالحلیفہ میں تلبیہ کہتے اور حرم میں پہنچ کر اسے موقوف کر دیتے اور مقام طوی کے پاس پہنچ کر رات گزارتے تھے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہیں غسل کرتے اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۸- بَابٌ : التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

باب: نالے میں اترتے وقت لبیک کہے

۷۸۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قال النبي ﷺ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي.

۷۸۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ نالے میں اترے تو لبیک کہہ رہے ہیں۔

۱۹- بَابٌ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِهِ

باب: جس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ نیت آپ ﷺ کی ہے

۷۸۹- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ. فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لَا. فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ، فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي. فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، قَالَ اللّٰهُ : ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾. وَإِنْ نَأْخُذْ

۱۵۵۹- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے میری قوم کے پاس یمن بھیجا تھا۔ جب (حجۃ الوداع کے موقع پر) میں آیا تو آپ سے بطحاء میں ملاقات ہوئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضورؐ نے جس کا باندھا ہو آپ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ قربانی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپ نے احرام کھول دینے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا۔ انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا یا میرا سر دھویا۔ پھر حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ کی

Marfat.com

بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ.

کتاب پر عمل کریں تو وہ یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور حج اور عمرہ پورا کرو اللہ کی رضا کیلئے۔" اور اگر ہم آنخضرتؐ کی سنت کو لیں تو آنخضرتؐ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک آپ نے قربانی سے فراغت نہیں حاصل فرمائی۔

٢٠- بَابُ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى :اَلْحَجُّ اَشْهَرٌ مَعْلُوْمَاتٌ [البقرة: ١٩٧]

باب: اللہ پاک کا سورہ بقرہ میں یہ فرمانا کہ حج کے مہینے مقرر ہیں

٧٩٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيْثُهَا فِيْ الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ، قَالَتْ فِيْ هَذِهِ الرِّوَايَةِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ : **مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلاَ.** قَالَتْ: فَالآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ. قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ.وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ

٧٩٠- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حج کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے آپ اس روایت میں فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں اور حج کے دنوں میں نکلے۔ پھر سرف میں جا کر اترے۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہتا ہو کہ آپ نے احرام کو صرف عمرہ کا بنا لے تو اسے ایسا کر لینا چاہئے لیکن جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آنخضور کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت و حوصلہ والے تھے (کہ وہ احرام کے ممنوعات سے بچ سکتے تھے) ان کے ساتھ ہدی بھی تھی' اس لئے وہ تنہا عمرہ نہیں کر سکتے تھے (پس انہوں نے احرام نہیں کھولا)

٢١- بَابُ التَّمَتُّعُ وَالإِقْرَانُ وَالإِفْرَادُ بِالْحَجِّ وَفَسْخَ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب: حج میں تمتع' قران اور افراد کا بیان اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو' اسے حج فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کی اجازت ہے

٧٩١- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلاَ نَرَى إِلاَّ أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ

٧٩١- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس روایت میں مزید ارشاد فرماتی ہیں کہ نے کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہماری نیت حج کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ جب ہم مکہ

Marfat.com

النبيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ (عَقْرَى حَلْقَى، أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟) قَالَتْ : قُلْتُ بَلَى، قَالَ : لَا بَأْسَ انْفِرِي)

۷۹۲- وَعنها في رواية اخري قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ: وَمِنَّا مِنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْحَجِّ. فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَو جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۷۹۳- عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ، أَهَلَّ بِهِمَا : لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ.

۷۹٤-عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ : إِذَا بَرَأَ الدَّبَر، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَر، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرْ. قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا:

پہنچے تو (اور لوگوں نے) بیت اللہ کا طواف کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ جو قربانی اپنے ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے۔ چنانچہ جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے۔ (افعال عمرہ کے بعد) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں' اس لئے انہوں نے بھی احرام کھول ڈالے۔

۷۹۲- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ ہم حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا' کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا اور کچھ نے صرف حج کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) صرف حج کا احرام باندھا تھا' پھر آپ نے عمرہ بھی شریک کر لیا' پھر جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا' ان کا احرام دسویں تاریخ تک نہ کھل سکا۔

۱۵۶۳- عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کو ایک ساتھ ادا کرنے سے روکتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا" **لبيك بعمرة وحجة**" آپ نے فرمایا تھا کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۷۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عرب سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا روئے زمین پر سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ لوگ محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ ستا لے اور اس پر خوب بال اگ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنا لیں' یہ حکم (عرب کے پرانے رواج کی بنا پر) عام صحابہ پر بڑا بھاری گزرا۔

Marfat.com

يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: حِلٌّ كُلُّه.

انہوں نے پوچھا یارسول اللہ! عمرہ کر کے ہمارے لئے کیا چیز حلال ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی۔

٧٩٥- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

۷۹۵- نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا) کی ہے اور اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔

٧٩٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ وَقَالَ نَهَانِي نَاسٌ عَنْهُ فَأَمَرَهُ بِهِ، قَالَ الرَّجُلُ :فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۷۹۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا- آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا- پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے "حج بھی مبرور ہوا اور عمرہ بھی قبول ہوا" میں نے یہ خواب ابن عباسؓ کو سنایا' تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

٧٩٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَومَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ: أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلاَلاً حَتَّى إِذَا كَانَ يَومُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتعَةً، فَقَالُوا : كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ فَقَالَ: افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَو لاَ أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لاَ يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

۷۹۷- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف مفرد حج کا احرام باندھا تھا- لیکن آنحضور نے ان سے فرمایا کہ (عمرہ کا احرام باندھ لو اور) بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کے بعد اپنے احرام کھول ڈالو اور بال ترشوالو- یوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو' پھر یوم ترویہ میں مکہ ہی سے حج کا احرام باندھو اور اس طرح اپنے حج مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی' اب اسے تمتع بنالو- صحابہ نے عرض کی کہ ہم اسے تمتع کیسے بنا سکتے ہیں؟ ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں- اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو- اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو خود میں بھی اسی طرح کرتا

Marfat.com

جس طرح تم سے کہہ رہا ہوں- لیکن میں کیا کروں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے- چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی-

۲۲- بَابٌ : التَّمَتُّعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

۷۹۸- عن عِمْرَان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

باب : نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تمتع کا جاری ہونا

۷۹۸- حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے تمتع کیا تھا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم نازل ہوا تھا- اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا-

۲۳- بَابٌ : مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

۷۹۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

باب: مکہ میں کدھر سے داخل ہو

۷۹۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں بلند گھاٹی (یعنی جنت المعلی) کی طرف سے داخل ہوتے اور نکلتے ثنیہ سفلی کی طرف سے یعنی نیچے کی گھاٹی (باب شبیکہ) کی طرف سے-

۲٤- بَابٌ : فَضْلُ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

۸۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ. قُلْتُ : فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعاً؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ

باب: فضائل مکہ اور کعبہ کی بناء کا بیان

۸۰۰- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں' پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی- پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اونچا بنایا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا تا کہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں- اگر نہ ہو تا کہ ان کے دل بگڑ جائیں گے تو اس حطیم کو بھی میں کعبہ میں

Marfat.com

أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ.

شامل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔

۸۰۱- وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ لَوْ لاَ أَنَّ قَومَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ.

۸۰۱- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا' تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے باہر رہ گیا ہے اور اس کی کرسی زمین کے برابر کر دوں اور اس کے دو دروازے بنادوں' ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ۔اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی۔

۲۵- بَابٌ : تَوْرِيْثُ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائُهَاوَاَنَّ النَّاسَ فِيْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ

باب: مکہ کے گھروں میں وراثت کا جاری ہونا اوران کی خرید و فروخت کرنا نیز مسجد حرام میں لوگوں کا برابر حقدار ہونا

۸۰۲- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ؟ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا، لأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

۸۰۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! آپ مکہ میں کیا اپنے گھر میں قیام فرمائیں گے ۔اس پر آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لئے محلّہ یا مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ (سب بیچ کھوچ کر برابر کر دیئے) عقیل اور طالب' ابو طالب کے وارث ہوئے تھے ۔جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا' کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے۔

۲٦- بَابٌ : نُزُوْلُ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

باب: نبی کریم ﷺ مکہ میں کہاں اترے تھے؟

۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رسول اللهِ ﷺ: حِيْنَ قدوم مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غداً اِنْ شَاءَ اللّٰه بِخَيفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفرِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشاً وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمِ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَوْ بَنِي

۸۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گیارہویں کی صبح کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو فرمایا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی۔ آپ کی مراد محصب سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب یا (راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ جب تک وہ نبی کریم

Marfat.com

الْمُطَّلِبِ- أَنْ لاَ يُنَاكِحُوهُمْ وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالہ نہ کر دیں' ان کے ہاں بیاہ شادی نہ کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے-

۲۷- باب هدم الكعبة

باب: کعبہ گرانا

۸۰۴-عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۸۰۴-سیدنا ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی (قیامت کے قریب) کعبہ کو منہدم کر دے گا۔

۲۸- باب: جعل الله الكعبة بيت الحرام فيها للناس والشهر الحرام

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ نے مکان محترم کعبہ کو لوگوں کے لئے قیام کا ذریعہ بنایا اور ماہ حرام کو بھی"

۸۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِي الْكَعْبَةِ. فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ.

۸۰۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رمضان (کے روزے) فرض ہونے سے پہلے مسلمان عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے -عاشوراء ہی کے دن (جاہلیت میں) کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا- پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان فرض کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے-

۸۰۶- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : (لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَ لَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ).

۸۰۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا-

۲۹- بَابٌ: هَدْمِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے گرانے کا بیان

۸۰۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ كَأَنِّيْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا.

۸۰۷-سیدنا ابن عباسؓ نبی ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا' گویا کہ میں اس سیاہ فام (یعنی حبشی) شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبے کا ایک ایک پتھر اکھیڑ ڈالے گا-

۳۰-بَابٌ: مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

باب: حجر اسود کا بیان

۸۰۸- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ

۸۰۸- حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے' نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع -اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ

Marfat.com

رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

٣١- بَابٌ : مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

٨٠٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لاَ.

٣٢- بَابٌ : مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

٨١٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللهُ، أَمَّا وَاللهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ. فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ.

٣٣- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ؟

٨١١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ الثَّلاَثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ

دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا-

باب : جو کعبہ میں داخل نہ ہوا

٨٠٩- عبداللہ ابن ابی اوفی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو آپ نے کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں- آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے -ان میں سے ایک صاحب نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں-

باب: جس نے کعبہ کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی

٨١٠- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ جب (فتح مکہ کے دن) تشریف لائے تو آپ نے کعبہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار فرمایا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے- پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے 'لوگوں نے ابراہیم اور اسماعیلؑ کے بت بھی نکالے -ان کے ہاتھوں میں فال نکالنے کے تیر دے رکھے تھے- رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے 'خدا کی قسم انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیر سے فال کبھی نہیں نکالی -اس کے بعد آپ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور چاروں طرف تکبیر کہی- آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی-

باب: رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

٨١١- ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ (عمرۃ القضاء ٧ھ میں) جب رسول اللہ ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ آئے ہیں 'ان کے ساتھ ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو) کریں اور دونوں یمانی رکنوں کے

Marfat.com

يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلاَّ الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

درمیان حسب معمول چلیں اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لئے کہ ان پر آسانی ہو۔

۳۴- بَابُ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ، وَيَرْمُلُ ثَلاَثًا

باب: جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے

۸۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

۸۱۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا- جب آپ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کرتے تھے-

۳۵- بَابُ الرَّمَلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان

۸۱۳- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : فَمَا لَنَا وَ الرَّمَلَ ، إِنَّمَا كُنَّا رَاءَ يْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَ قَدْ أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ، ثُمَّ قَالَ : شَيْءٍ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ.

۸۱۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو ہم نے مشرکین کو اپنی طاقت دکھانے کے لئے کیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے' پھر کہنے لگے کہ جو کام نبی ﷺ نے کیا ہے ہمیں اسے چھوڑنا نہیں چاہیے-

۸۱۴-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ ، فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخَاءٍ ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا.

۸۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سے میں نے نبی ﷺ کو ان دو رکنوں کو چومتے دیکھا ہے' اس وقت سے میں نے ان کو بوسہ کو ترک نہیں کیا خواہ دقت ہو یا سہولت-

۳۶- بَابٌ: اسْتِلاَمُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب : حجر اسود کو چھڑی سے چھونا اور چومنا

۸۱۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ .

۸۱۵- عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے اور اس چھڑی کو چومتے تھے-

Marfat.com

۳۷- بَابٌ: تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

۸۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟ قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۱۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے بوسہ دینے کے متعلق کسی آدمی نے سوال کیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو بوسہ دیتے دیکھا ہے- اس پر اس شخص نے کہا اگر ہجوم ہو جائے اور میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس اگر وگر کو یمن میں جا کر رکھو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کو بوسہ دیتے تھے-

۳۸- بَابٌ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

۸۱۷-عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ حَجَّ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

۸۱۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حَدِيْثُ طَوافِ النَّبِيِّ ﷺ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا، وَ زَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

باب: جو شخص (حج یا عمرہ کی نیت سے) مکہ میں آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے

۸۱۷- عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا اور طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا- اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حج کیا-

۸۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم ﷺ کے طواف کی حدیث (۸۱۲) ابھی ابھی گزری ہے' اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرتے پھر صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے-

۳۹- بَابٌ: الْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

۸۱۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ - أَو بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ.

باب: طواف میں باتیں کرنا

۸۱۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ ایک دوسرے شخص کے ہاتھ سے تسمہ یا رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر ساتھ ہی چلنا ہے تو ہاتھ پکڑ کے چلو-

Marfat.com

٤٠- بَابٌ: لاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلاَ يَحُجُّ مُشْرِكٌ

٨٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَلاَ لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

باب: بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے

۸۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنایا تھا- انہیں دسویں تاریخ کو ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص ننگا رہ کر طواف کر سکتا ہے-

٤١- بَابٌ: مَنْ لَمْ يَقْرَب الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الأَوَّلِ

٨٢١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

باب: جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک نہ جائے اور عرفات میں حج کرنے کے لئے جائے

۸۲۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے اور سات (چکروں کے ساتھ) طواف کیا- پھر صفا مروہ کی سعی کی- اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفات سے واپس نہ لوٹے-

٤٢- بَابٌ: سِقَايَةُ الْحَاجِّ

٨٢٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

٨٢٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا. فَقَالَ:

باب: حاجیوں کو پانی پلانا

۸۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پانی (زمزم کا حاجیوں کو) پلانے کے لئے منیٰ کے دنوں میں مکہ ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی-

۸۲۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقع پر) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جا اور ان کے یہاں سے کھجور کا شربت لا- لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ- عباس رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

((اسْقِنِي)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهِمْ فِيهِ. قَالَ: اسْقِنِي. فَشَرِبَ مِنْهُ. ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ: اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ. ثُمَّ قَالَ : لَوْ لاَ أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ. يَعْنِي عَاتِقَهُ. وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ.

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے- اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ- چنانچہ آپ نے پانی پیا پھر زمزم کے قریب آئے- لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے- آپ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو- پھر فرمایا (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آئندہ لوگ) تمہیں پریشان کردیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پر رکھ لیتا- مراد آپ کی شانہ سے تھی- آپ نے اس کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا-

۸۲٤- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَ وَ هُوَ قَائِمٌ. وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيْرٍ.

۸۲۴- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا جو آپ نے کھڑے ہو کر پیا- ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اونٹ پر سوار تھے-

٤١- بَابٌ: وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

باب: صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں

۸۲٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّها سَأَلَها إِبْنُ أُخِيهَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾قَالَ فَوَ اللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا بِالْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ

۸۲۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھانجے عروہ بن زبیر نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے (جو سورۂ بقرہ میں ہے کہ) ''صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں- اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں-'' قسم اللہ کی پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے! تم نے یہ بری بات کہی- اللہ کا مطلب یہ ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ''ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں-'' بات یہ ہے کہ یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر جو مقام مشلل رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کیا کرتے تھے 'احرام باندھتے تھے- یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت میں) احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا نہیں

Marfat.com

قالوا : يَا رَسُولَ اللهِ، إنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ الآية. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا.

خیال کرتے تھے - اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کی سعی اچھی نہیں سمجھتے تھے - اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں آخر آیت تک - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت جاری کی ہے - اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کر دے -

٤٤- بَابٌ: مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کے درمیان کس طرح دوڑے

٨٢٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الأَوَّلَ خَبَّ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا. وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۸۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ نالے کے نشیب میں دوڑا کرتے تھے -

٤٥- بَابٌ : تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

باب: حیض والی عورت بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام ارکان بجالائے

٨٢٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ. وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ- وَمَعَهُ هَدْيٌ - فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا، إِلاَّ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ. فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًي وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا! فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا

۸۲۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا - آنحضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ قربانی نہیں تھی، حضرت علیؓ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی تھی - اس لئے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ (سب لوگ اپنے حج کے احرام کو) عمرہ کا کر لیں - پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشوالیں اور احرام کھول ڈالیں لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے ساتھ قربانی ہو - اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم منیٰ میں اس طرح جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو - یہ بات جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا، اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں

Marfat.com

اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لاَ أَنَّ مَعِيَ الْـهَدْيَ لأَحْلَلْتُ.

قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) احرام کھول ڈالتا۔

٤٦- بَابٌ : أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَومَ التَّرْوِيَةِ؟

باب: آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھی جائے

٨٢٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَومَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ : بِمِنًى. قَالَ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَومَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: أنس افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

٨٢٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز آٹھویں ذی الحجہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آنحضرت ﷺ سے یاد ہے تو مجھے بتایئے- انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں- میں نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ محصب میں- پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو-

٤٧- بَابُ صَوْمِ يَومِ عَرَفَةَ

باب : عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

٨٢٩- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ يَومَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ.

٨٢٩- ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا اس لئے میں نے آپ کے پینے کو کچھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا-

٤٨- بَابٌ : التَّهْجِيْرُ بِالرَّوَاحِ يَومَ عَرَفَةَ

باب: عرفات کے دن عین گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا

٨٣٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ يَومَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ : مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ: الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ. قَالَ: هَذِهِ السَّاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيْضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ. فَنَزَلَ حَتَّى خَرجَ الْحَجَّاجُ، فَسَارَ فَقَال له سَالِمُ بنُ عبداللهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْـخُطْبَةَ

٨٣٠- عبداللہ بن عمرؓ عرفہ کے دن سورج ڈھلتے ہی تشریف لائے- آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا- حجاج باہر نکلا اس کے بدن پر ایک کسم میں رنگی ہوئی چادر تھی- اس نے پوچھا ابو عبدالرحمٰن ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو جلدی اٹھ کر چل کھڑے ہو جاؤ- اس نے کہا کیا اسی وقت؟ عبداللہ نے فرمایا کہ ہاں اسی وقت- حجاج نے کہا کہ پھر تھوڑی سی مہلت دیجئے کہ میں اپنے سر پر پانی ڈال لوں یعنی غسل کر لوں پھر نکلتا ہوں- اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا اور روانہ ہوا تو سالم بن عبداللہ

Marfat.com

عَجِّلِ الْوُقُوفَ. فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَدَقَ. وَ كَانَ عَبْدُالْمَلِكِ قَدْ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لاَ يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ.

نے جو اپنے باپ کے ساتھ تھے اس سے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف (عرفات) میں جلدی کرنا- اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے-

٤٩- باب: التعجيل الي الموقف

باب: عرفات میں ٹھہرنے کے لئے جلدی کرنا

اس عنوان کے تحت گزشتہ حدیث نمبر ۸۳۰ کے پیش نظر کسی اور حدیث کا اندراج نہیں کیا گیا

٥٠- بَابٌ: الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ

باب: میدان عرفات میں ٹھہرنا

٨٣١- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا؟.

۸۳۱- حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ قبل از اسلام ایک دفعہ میرا اونٹ گم ہو گیا میں عرفہ کے روز اسے ڈھونڈنے نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ میں نے دل میں کہا اللہ کی قسم! یہ تو قوم حمس سے ہیں پھر یہاں انکا کیا کام؟

٥١- بَابٌ: السَّيْرُ إِذَا دَفَعَ مِنَ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت کس چال سے چلے

٨٣٢- عن اسامة رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ: عَنْ سَيْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. قَالَ الراوي وَالنّص فَوقَ الْعَنَق.

۸۳۲- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا (میں بھی وہیں موجود تھا) کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے واپس ہونے کی چال کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے ذرا تیز لیکن جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے تھے -راوی کہتا ہے کہ نص اس تیز رفتاری کو کہتے ہیں جو عام رفتار سے زیادہ ہوتی ہے-

٥٢- بَابٌ: أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الإِفَاضَةِ ، وَإِشَارَتُهُ إِلَيْهِمْ بِالسَّوطِ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت رسول کریم ﷺ کا لوگوں کو سکون واطمینان کی ہدایت کرنا اور کوڑے سے اشارہ کرنا

٨٣٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

۸۳۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

Marfat.com

دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: **أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ.**

عرفہ کے دن (میدان عرفات سے) وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کی مار دھاڑ کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا لوگو! آہستگی و وقار اپنے اوپر لازم کر لو (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۵۳- بَابٌ : مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ، وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب: عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منیٰ روانہ کر دینا' وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔

۸۳٤- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ : لَا. فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا ؛ فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا. فَقُلْتُ لَهَا : يَا هَنْتَاهُ، مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا. قَالَتْ : يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

۸۳۴- اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ رات کی رات میں ہی مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا! اس نے کہا کہ نہیں! اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں کچھ دیر بعد پھر پوچھا کیا چاند ڈوب گیا؟ اس نے کہا ہاں' انہوں نے کہا کہ اب آگے چلو (منیٰ کو) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آ گئیں اور صبح کی نماز اپنے ڈیرے پر پڑھی میں نے کہا جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز صبح پڑھ لی - انہوں نے کہا بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی۔

۸۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ - وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيْئَةً - فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب ہم نے مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اژدھام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی' وہ بھاری بھر کم بدن کی خاتون تھیں' اس لئے آپ نے اجازت دے دی چنانچہ وہ اژدھام سے پہلے روانہ ہو گئیں۔ لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے اگر میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح آپ ﷺ سے اجازت لیتی تو مجھ کو تمام خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا۔

Marfat.com

۵۴- بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

۸۳۶- عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ قَدِمَ جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ: كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ - وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ- ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: **إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ: الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَلَا يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتِمُوا، وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ.** ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ. فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

باب: فجر کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا

۸۳۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں کہ ہر نماز ایک الگ اذان اور ایک الگ اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان میں کھایا' پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز فجر پڑھی' کوئی کہتا تھا کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ ہو گئی- اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا یہ دونوں نمازیں اس مقام سے ہٹادی گئی ہیں' یعنی مغرب اور عشاء' مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں کہ اندھیرا ہو جائے اور فجر کی نماز اس وقت - پھر عبداللہ اجالے تک وہیں مزدلفہ میں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المومنین حضرت عثمانؓ اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو گا- راوی کہتا ہے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول پہلے ہوا یا حضرت عثمانؓ کا کوچ پہلے ہوا- اور ابن مسعودؓ برابر تلبیہ کہتے رہے حتی کہ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں-

۵۵- بَابٌ: مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

۸۳۷- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ. وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ، ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

باب مزدلفہ سے کب چلا جائے؟

۸۳۷- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا کہ مشرکین (جاہلیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے کہتے تھے اے ثبیر! تو چمک جا- نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے-

۵۶- بَابٌ: رُكُوبِ الْبُدْنِ

۸۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)). قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ.

باب: قربانی کے جانور پر سوار ہونا (جائز ہے)

۸۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا- اس شخص نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے' آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جانا- اس نے

Marfat.com

قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَو فِي الثَّانِيَةِ.

کہاکہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ نے پھر فرمایا افسوس! سوار بھی ہو جاؤ (ویلک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

٥٧- بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

باب: اس شخص کے بارے میں جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے

٨٣٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيُحَلِّلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

۸۳۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہاکہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃالوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپ ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا، پھر حج کے لئے لبیک پکارا۔ لوگوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے کہاکہ جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے لیکن جن کے ساتھ قربانی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف کر لیں اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں، پھر حج کے لئے (از سر نو آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھیں) ایسا شخص اگر قربانی نہ پائے تو تین دن کے روزے حج ہی کے دنوں میں اور سات دن کے روزے گھر واپس آکر رکھے۔

٥٨- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

باب: جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ پہنایا پھر احرام باندھا!

٨٤٠- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالاَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

۸۴۰- مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما نے بیان کیاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار ساتھیوں کے ساتھ (حج کے لئے نکلے) جب ذی الحلیفہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو ہار پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

Marfat.com

٥٩- بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

٨٤١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَنْ أَهْدَى هَدْياً حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ.

باب: اس کے بارے میں جس نے اپنے ہاتھ سے (قربانی کے جانوروں کو) قلائد پہنائے

۸۴۱- عائشہ رضی اللہ عنہا پتہ چلا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جس نے ہدیٰ بھیج دی اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تا آنکہ اس کی ہدیٰ کی قربانی کر دی جائے' کہ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عبداللہ بن عباسؓ نے جو کچھ کہا مسئلہ اس طرح نہیں ہے' میں نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھوں سے خود بٹے ہیں' پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان جانوروں کو قلادہ پہنایا اور میرے والد محترم (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ انہیں بھیج دیا لیکن اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ ﷺ کے لئے حلال کی تھی' اور ہدیٰ کی قربانی بھی کر دی گئی-

٦٠- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

٨٤٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا.

باب : بکریوں کو ہار پہنانے کا بیان

۸۴۲- حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے لئے (بیت اللہ) بکریاں بھیجی تھیں-

٦١- بَابٌ : الْقَلَائِدُ مِنَ الْعِهْنِ

٨٤٣- وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي.

باب: اون کے ہار بٹنا

۸۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ میرے پاس جو اون تھی' اس کے ہار میں نے قربانی کے جانوروں کے لئے خود بٹے تھے-

٦٢- بَابُ الْجِلَالُ لِلْبُدْنِ وَالتَّصَدُّقُ بِهَا

٨٤٤- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا.

باب: قربانی کے جانوروں کے لئے جھول کا ہونا

۸۴۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا جن کی قربانی میں نے کر دی تھی-

Marfat.com

٦٣- بَابُ: ذَبْحُ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

٨٤٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ تَقَدَّمَ وَفِي هذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَة فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَومَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

باب: کسی آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت بغیر گائے کی قربانی کرنا

۸۴۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے تو ذی قعدہ میں سے پانچ دن باقی رہے تھے- یہ روایت گزر چکی ہے یہاں اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قربانی کے دن ہمارے گھر گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ (لانے والے نے بتلایا) کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے یہ قربانی کی ہے-

٦٤- بَابٌ : النَّحْرُ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى

٨٤٦- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ. يَعْنِيْ مَنْحَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

باب: منیٰ میں نبی کریم ﷺ نے جہاں نحر کیا وہاں نحر کرنا

۸۴۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نحر کرنے کی جگہ نحر کرتے تھے' راوی نے بتایا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نحر کرنے کی جگہ سے تھی-

٦٥- بَابٌ : نَحْرُ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

٨٤٧- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَي عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ : ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

باب: اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

۸۴۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنا اونٹ بٹھا کر نحر کر رہا تھا' تو آپ نے نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر اور باندھ دے' پھر نحر کر کہ یہی محمد ﷺ کی سنت ہے-

٦٦- بَابٌ: لاَ يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

٨٤٨- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدنِ، وَلاَ أُعْطِيْ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا.

باب: قصاب کو بطور مزدوری اس قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے

۸۴۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے اونٹوں کی دیکھ بھال کروں اور ان میں سے کوئی چیز قصائی کی مزدوری میں نہ دوں-

Marfat.com

٦٧- بَابٌ: مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَ مَا يَتَصَدَّقُ

باب: قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں

٨٤٩- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى، فرخص لنا النبي ﷺ قال: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فأكلنا وتزودنا.

۸۴۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے' پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور توشہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ' چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ بھی لائے-

٦٨- بَابٌ: الْحَلْقُ وَالتَّقْصِيرُ عِنْدَ الإِحْلاَلِ

باب: احرام کھولتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا

٦٥٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ.

۶۵۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں سر کو منڈوایا تھا-

٦٥١- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ. قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ. قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ.

۶۵۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما! صحابہؓ نے عرض کی اور کتروانے والوں پر؟ آنحضرت ﷺ نے اب بھی دعا کی اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما! صحابہؓ نے پھر عرض کی اور کتروانے والوں پر؟ اب آپ ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی-

٦٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ (اغفر) بَدَلَ اِرْحَمْ قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ.

۶۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ آپ نے تین مرتبہ اسی طرح دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا بال کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔ البتہ اس میں ارحم کی جگہ اغفر ہے۔

٦٥٣- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

۶۵۳- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے-

٦٩- بَابٌ: رَمْيُ الْجِمَارِ

باب: کنکریاں مارنے کا بیان

٨٥٤- عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ. فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ،

۸۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں کنکریاں کس وقت ماروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام مارے تو تم بھی مارو' لیکن اس نے دوبارہ یہی

Marfat.com

قَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے۔

۷۰- بَابٌ: رَمْيُ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

باب: رمی جمار وادی کے نشیب سے کرنے کا بیان

۸۵۵- عن عبدالله بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَمَى عَمِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوقِهَا، فَقَالَ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۸۵۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں تو میں نے کہا' اے ابو عبدالرحمن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے کنکریاں مارتے ہیں' اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں' یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

۷۱- بابٌ رميُ الجمارِ بسبعِ حصَياتٍ

باب: رمی جمار سات کنکریوں سے کرنا

۸۵٦- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًي عَنْ يَمِيْنِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۸۵٦- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ کو آپ نے بائیں طرف کیا اور منیٰ کو دائیں طرف پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور فرمایا کہ جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی انہوں نے بھی اسی طرح رمی کی تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

۸۲- بَابٌ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب: جب حاجی دونوں جمروں کی رمی کر چکے تو ہموار زمین پر قبلہ رخ کھڑا ہو جائے

۸۵۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيْلاً، وَيَدْعُوا وَيَرفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرمِي الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُّ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيْلاً وَيَدْعُو، وَيَرفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرمِي

۸۵۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آگے بڑھتے اور ایک نرم ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے' پھر وسطی کی رمی کرتے' پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاتے' یہاں بھی دیر تک کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے' اس کے بعد والے

Marfat.com

جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ : هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

نشیب سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس چلے آتے اور فرماتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

٧٣- بابٌ : طَوَافُ الْوَدَاعِ

باب: طواف وداع کا بیان

٨٥٨-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلاَّ أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

۸۵۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف وداع کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا۔

٨٥٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

۸۵۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی، پھر تھوڑی دیر محصب میں سو رہے، اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور وہاں طواف کیا۔

٧٤- بَابٌ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

باب: اگر طواف افاضہ کے بعد عورت حائضہ ہو جائے؟

٨٦٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لاَ تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ.

۸۶۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زیارت) کر چکی ہو اور پھر (طواف وداع سے پہلے) حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے۔ (راوی) کا بیان ہے کہ میں نے ابن عمر کو کہتے سنا کہ اس عورت کے لیے واپس نہیں۔ اس کے بعد میں نے ان سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

٧٥- بَابُ الْمُحَصَّبِ

باب: وادی محصب کا بیان

٨٦١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

۸۶۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وادی محصب میں ٹھہرنا کوئی عبادت نہیں وہ ایک مقام ہے جہاں اللہ کے رسول یونہی ٹھہرے تھے۔

Marfat.com

١٤٨- بَابٌ: النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

٨٦٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى، حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ، وَ إِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَ بَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ.

باب: مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں قیام کرنا اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے کنکریلے میدان میں قیام کرنا

۸۶۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ جاتے تو ذی طوی میں پڑاؤ کرتے' رات وہیں بسر کرتے' صبح ہوتی تو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے واپس آتے تو بھی ذی طوی میں رات بسر کرتے صبح تک وہیں قیام کرتے تھے اور کہتے کہ نبی ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

Marfat.com

٢٦- كِتَابُ الْعُمْرَةِ
عمرے کا بیان

١- بَابٌ وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا

٨٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ.

باب: عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت

۸۶۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے-

٢- بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

٨٦٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ: لاَ بَأْسَ وَ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

باب: اس شخص کا بیان جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا

۸۶۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ ہی کیا تھا-

٣- بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟

٨٦٥- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. وقال السائل: فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّاهُ، أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلاَّ وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

باب: نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے ہیں

۸۶۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ چار' ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا- پوچھنے والے نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا- ابو عبدالرحمٰن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہؓ نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہہ رہے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا' انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے! آنحضرت ﷺ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں' آپ نے رجب میں تو کبھی عمرہ ہی نہیں کیا-

Marfat.com

٨٦٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعًا : عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ- حُنَيْنٍ. قُلْتُ كَمْ حَجَّ؟ قَالَ : وَاحِدَةً.

٨٦٦- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار' عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں جہاں پر مشرکین نے آپ کو روک دیا تھا' پھر آئندہ سال ذی قعدہ ہی میں ایک عمرہ قضا جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی تھی اور تیسرا عمرہ جعرانہ جس موقعہ پر آپ نے غنیمت غالباً حنین کی تقسیم کی تھی چوتھا حج کے ساتھ میں نے پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک-

٨٦٧- وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

٨٦٧- ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عمرہ وہاں کیا جہاں سے آپ کو مشرکین نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضاء) کی تھی اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا تھا-

٨٦٨- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ.

٨٦٨- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذی قعدہ میں حج سے پہلے دو عمرے کئے تھے-

٤- بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

باب: تنعیم سے عمرہ کرنا

٨٦٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. وَ أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ بِالْعَقَبَةِ وَ هُوَ يَرْمِيهَا ، فَقَالَ : أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : (لَا ، بَلْ لِلأَبَدِ).

٨٦٩- عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر لے جائیں اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں- اور حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کیا یہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کرنا آپ کے لئے ہی مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ہمیشہ کے لئے ہے-

٥- بَابُ الاعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب: حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا

٨٧٠- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الْحَجِّ ، تَكَرَّرَ كَثِيرًا ، وَ قَدْ تَقَدَّمَ بِتَمَامِه.

٨٧٠- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث (٨٦٩، ٧٩١، ٧٩٢) حج کی بابت ہے وہ کئی دفعہ مکمل نقل ہو کر گزر چکی ہے-

Marfat.com

٦- بَابٌ: أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

٨٧١- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِيْ الْعُمْرَةِ. وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ۔

باب : عمرہ میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی ثواب ہے

۸۷۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملے گا-

٧- بَابُ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ؟

٨٧٢- عن أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنها كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ، قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيْلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

باب: عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے؟

۸۷۲- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما جب بھی حجون پہاڑ سے ہو کر گذرتیں تو یہ کہتیں، رحمتیں نازل ہوں اللہ کی محمد ﷺ پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا تھا' ان دنوں ہمارے (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں اور زادراہ کی بھی کمی تھی' میں نے' میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے زبیر' اور فلاں فلاں (رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے' حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا-

٨- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ؟

٨٧٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ : لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

باب: حج' عمرہ یا جہاد سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے

۸۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج و عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ دعاء پڑھتے ' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے' ہم واپس ہو رہے ہیں' توبہ کرتے ہوئے' عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے 'اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکر کو تنہا شکست دے دی- فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے-

Marfat.com

۹- بَابُ اسْتِقْبَالُ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ، وَالثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

٨٧٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

باب: مکہ آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا۔

۸۷۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا' آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے۔

١٠- بَابُ الدُّخُولُ بِالْعَشِيِّ

٨٧٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

٨٧٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلاً.

باب: شام میں گھر کو آنا

۸۷۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے یا صبح کے وقت پہنچ جاتے یا دوپہر کے بعد (زوال سے لے کر غروب آفتاب تک) کسی بھی وقت تشریف لاتے۔

۸۷۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر سے) گھر رات کے وقت اترنے سے منع فرمایا۔

١٧- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

٨٧٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا. و زاد فی الروایة من حُبِّهَا.

باب: جس نے مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کردی (تاکہ جلد سے جلد اس پاک شہر میں داخلہ نصیب ہو)

۸۷۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے مدینہ واپس ہوتے اور مدینہ کے بالائی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے' کوئی دوسرا جانور ہوتا تو اسے بھی ایڑ لگاتے - ایک اور روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ مدینہ منورہ سے محبت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔

١٩- بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

٨٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ: يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ. فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ.

باب: سفر تو گویا ایک قسم کا عذاب ہے

۸۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے' آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے' اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے تو فوراً گھر واپس آجائے۔

Marfat.com

۲۷- المحصر و جزاء الصید

حج وعمرہ سے روکے جانا

۱- بَابُ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

۸۷۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلاً.

باب: اگر عمرہ کرنے والے کو راستے میں روک دیا گیا؟ تو وہ کیا کرے

۸۷۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ کے سال مکہ جانے سے روک دیئے گئے تو آپ نے حدیبیہ ہی میں اپنا سر منڈایا اور ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کو نحر کیا' پھر آئندہ سال ایک دوسرا عمرہ کیا-

۲- بَابُ الإِحْصَارُ فِي الْحَجِّ

۸۸۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلاً فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا.

باب: حج سے روکے جانے کا بیان

۸۸۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ اگر کسی کو حج سے روک دیا جائے تو ہو سکے تو وہ بیت اللہ کا طواف کر لے اور صفا اور مروہ کی سعی' پھر وہ ہر چیز سے حلال ہو جائے' یہاں تک کہ وہ دوسرے سال حج کر لے پھر قربانی کرے' اگر قربانی نہ ملے تو روزہ رکھے-

۳- بَابُ النَّحْرُ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

۸۸۱- عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ.

باب: رک جانے کے وقت سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

۸۸۱- مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) قربانی سر منڈانے سے پہلے کی تھی اور آپ نے اصحاب کو بھی اسی کا حکم دیا تھا-

Marfat.com

٤- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ صَدَقَةٍ﴾ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

۸۸۲- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلاً، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ - أَوْ قَالَ: احْلِقْ - قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ﴾ إِلَى آخِرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ.

باب: اللہ تعالیٰ کا قول ''یا صدقہ'' (دیا جائے) یہ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

۸۸۲- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گر رہی تھیں- آپ نے فرمایا یہ جوئیں تو تمہارے لئے تکلیف دینے والی ہیں- میں نے کہا جی ہاں' آپ نے فرمایا پھر سر منڈا لے یا آپ ﷺ نے صرف یہ لفظ فرمایا کہ منڈا لے- انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ ''اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو'' آخر آیت تک پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لے یا ایک فرق غلہ سے چھ مسکینوں کو کھانا دے یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دے-

٤- بَابُ الإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

۸۸۳- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَ هِيَ لَكُم عَامَّةً.

باب: فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع غلہ دینا

۸۸۳- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ یہ آیت خاص میرے بارے میں اتری مگر حکم کے لحاظ سے تم سب لوگوں کے لئے عام ہے-

Marfat.com

۲۸- كتاب جزاء الصيد

شکار (وغیرہ) کی جزا کا بیان

١- بَابٌ : إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ أَكَلَهُ

٨٨٤- عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَ لَمْ أُحْرِمْ أَنَا فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ ، فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ ، فَبَصُرَ أَصْحَابِيْ بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِيْنُوْنِيْ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، وَخَشِيْنَا أَنْ نُقْتَطَعَ ، أَرْفَعُ فَرَسِيْ شَأْوًا وَ أَسِيْرُ عَلَيْهِ شَأْوًا ، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقُلْتُ : أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ فَقَالَ : تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ ، وَ هُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا ، فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى أَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوْا يَقْرَؤُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، فَفَعَلَ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، وَ إِنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے

۸۸۴- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور آپ کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم نے احرام باندھ لیا مگر میں نے احرام نہ باندھا پھر ہمیں خبر ملی کہ مقام غیقہ میں دشمن موجود ہے لہذا ہم اس کی طرف چل دیئے- میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے' میں نے نظر اٹھائی تو اسے دیکھا اور اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسے زخمی کر کے گرا لیا پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انہوں نے کوئی مدد نہ کی بالآخر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا- ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے جدا ہو جائیں لہذا میں کبھی اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ آخر نصف شب..... غفار کا ایک شخص مجھے ملا جس سے میں نے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو تعھن (چشمہ) پر چھوڑا تھا اور آپ کا مقام سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ تھا یہ پوچھ کر میں پھر چلا اور آپ سے جلد جا ملا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام رحمت عرض کرتے ہیں انہیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن انہیں آپ سے جدا نہ کر دے لہذا آپ ان کا انتظار فرمائیں تو آپ نے ایسا ہی کیا' پھر

Marfat.com

صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : (كُلُوْا). وَ هُمْ مُحْرِمُوْنَ.

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا جس کا میرے پاس کچھ گوشت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

٢- بَابُ لاَ يُعِيْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

باب: شکار کرنے میں احرام والا غیر محرم کی کچھ بھی مدد نہ کرے

٨٨٥- وَ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى ثَلاَثٍ . وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ. فذكر الحديث

۸۸۵- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاحہ میں تھے۔ بعض تو ہم سے محرم اس کے بعد بقیہ حدیث بیان کی۔

٣- بَاب لاَ يُشِيْرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَي يَصْطَادَهُ الْحَلاَلُ

باب: غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے احرام والا شکار کی طرف اشارہ بھی نہ کرے

٨٨٦- وَعَنْهُمْ فِيْ رِوَايَة : اَنَّهُمْ فَلَمَّا أَتَوا رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا.

۸۸۶- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو شکار کرنے کے لیے کہا تھا؟ یا کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر بچا ہوا گوشت بھی کھالو۔

٤- بَابُ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

باب: اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گورخر تحفہ بھیجا ہو تو اسے قبول نہ کرے

٨٨٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ- أَوْ بِوَدَّانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ.

۸۸۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے جب وہ ابواء یا ودان میں تھے رسول اللہ ﷺ کو ایک گورخر کا تحفہ دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا تھا، پھر جب آپ نے ان کے چہروں پر ناراضگی کا رنگ دیکھا تو آپ نے فرمایا واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

٥- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي الحرم

باب: احرام والا کون کون سے جانور مار سکتا ہے؟

٨٨٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ

۸۸۸- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺقَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلْهُنَّ فِي الْحَرَمِ : الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہیں کوا' چیل 'بچھو' چوہا اور کاٹنے والا کتا-

۸۸۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:(اقْتُلُوهَا. فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا-

۸۸۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منٰی کے غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات نازل ہونی شروع ہوئی - پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا' ابھی آپ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو چنانچہ ہم اس کی طرف لپکے لیکن وہ بھاگ گیا- اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح سے تم اس کے شر سے بچ گئے وہ بھی تمہارے شر سے بچ کر چلا گیا-

۸۹۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺقَالَ لِلْوَزَغِ: فُوَيْسِقٌ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَأْمُرُنَا بِقَتْلِهِ.

۸۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو موذی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا-

٦- بَابُ لاَ يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

باب: مکہ میں لڑنا جائز نہیں ہے

۸۹۱-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا-

۸۹۱-ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت اور جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کیلئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا-

٧- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب : محرم کا پچھنا لگوانا کیسا ہے؟

۸۹۲- عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺوَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ.

۸۹۲- ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ آپ محرم تھے اپنے سر کے بیچ میں مقام لحی جمل میں پچھنا لگوایا تھا-

٨- بَاب تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب: محرم نکاح کر سکتا ہے؟

۱۸۳۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺتَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۸۳۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم تھے-

Marfat.com

٩- بَابُ الاِغْتِسَالُ لِلْمُحْرِمِ

٨٩٤- عن أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ : اصْبُبْ. فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ. وَقَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَفعَلُ.

باب: محرم کو غسل کرنا کیسا ہے؟

۸۹۴- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سر مبارک کس طرح دھوتے تھے- یہ سن کر انہوں نے کپڑے پر (جس سے پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کیا- اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا' جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا- اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا- اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا' پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے اور پھر پیچھے لائے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (احرام کی حالت میں) اسی طرح کرتے دیکھا تھا-

١٠- بَابُ دُخُولُ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

٨٩٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ : اقْتُلُوهُ.

باب: حرم اور مکہ شریف میں بغیر احرام کے داخل ہونا

۸۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا- جس وقت آپ نے اتارا تو ایک شخص نے خبر دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے- آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کردو-

١١- بَابُ الْحَجُّ وَالنُّذُورُ عَنِ الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

٨٩٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ عَنْهَا أُقْضُوا اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ

باب: میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے

۸۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے تو حج کر- کیا تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرو- کیونکہ اللہ

Marfat.com

الْوَفَاءِ.

تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کا قرض پورا کیا جائے۔

۱۲- بَابٌ: حَجُّ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کا حج کرنا

۸۹۷-عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حُجَّ بِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ أَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ .

۸۹۷- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا تھا جبکہ میں اس وقت سات برس کا تھا۔

۱۳- بَابٌ : حَجُّ النِّسَاءِ

باب : عورتوں کا حج کرنا

۸۹۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ ' قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: (مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟). قَالَتْ : أَبُوْ فُلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِيْ أَرْضًا لَنَا. قَالَ: (فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً مَعِيْ)

۸۹۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ حج سے واپس ہوئے تو ام سنان رضی اللہ عنہما سے کہا: تمہیں حج سے کس بات نے روکا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ فلاں آدمی یعنی اس کے شوہر نے' اس کے پاس دو اونٹ پانی بھرنے کے لئے تھے ایک پر تو وہ حج کو چلے گئے اور دوسرا زمین سیراب کرنے کے لئے تھا۔ آپ نے فرمایا: (اچھا تم عمرہ کر لو) رمضان میں جو عمرہ کرے وہ میرے ساتھ حج کے برابر ہوتا ہے۔

۸۹۹- عن ابي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَي عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- فَأَعْجَبْنَنِيْ وَآنَقْنَنِي : أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صلاتين بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى.

۸۹۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں کہ یہ باتیں مجھے انتہائی پسند ہیں یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذو رحم محرم نہ ہو' نہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے کجاوے باندھے جائیں مسجد حرام' میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱٤- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب: اگر کسی نے کعبہ تک پیدل سفر کرنے کی منت مانی؟

۹۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ((أَنَّ النَّبِيَّ

۹۰۰- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ: مَا بَالُ هٰذَا؟ قَالُوا : نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا ہے' آپ نے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے کعبہ کو پیدل چلنے کی منت مانی ہے- آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو تکلیف میں ڈالیں- پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا-

۹۰۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ اسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ.

۹۰۱- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میری بہن نے منت مانی تھی کہ بیت اللہ تک وہ پیدل جائیں گی' پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لو چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں-

Marfat.com

۲۹- كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ
فضائل مدینہ کے بیان میں

١- بَابٌ: حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ

٩٠٢- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ. مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

٩٠٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى لِسَانِي. قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ. ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيْهِ.

٩٠٤- عن عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَقَالَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا

باب : مدینہ کے حرم کا بیان

۹۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک (یعنی جبل عیر سے ثور تک) اس حد میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے نہ کوئی بدعت کی جائے اور جس نے بھی یہاں کوئی بدعت نکالی اس پر اللہ تعالٰی اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

۹۰۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بنو حارثہ کے پاس آئے اور فرمایا بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو' پھر آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو۔

۹۰۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام سے متعلق) لکھی ہوئی صورت میں نہیں ہے۔ اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑی سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے' جس نے اس حد میں کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل اور آپ نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی (دی ہوئی

Marfat.com

عَدْلٌ. وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

امان میں) دوسرے مسلمان نے بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے- نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو مالک بنائے' اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے- نہ اسکی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل-

٢- بَابُ فَضْلُ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

باب: مدینہ کی فضیلت اور بے شک مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال کر باہر کر دیتا ہے

٩٠٥- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.

۹۰۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے شہر (میں ہجرت) کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو کھالے گا- (یعنی سب کا سردار بنے گا) منافقین اسے یثرب کہتے ہیں لیکن اس کا نام مدینہ ہے وہ (برے) لوگوں کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو نکال دیتی ہے-

٣- بَابٌ: الْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ

باب: مدینہ کا ایک نام طابہ بھی ہے

٩٠٦- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ.

۹۰۶- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ ہم غزوۂ تبوک سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ آگیا-

٤- بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

باب: جو شخص مدینہ سے نفرت کرے

٩٠٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا.

۹۰۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے پھر وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ پھر وہاں وحشی جانور' درند اور پرند بسنے لگیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے-

Marfat.com

۹۰۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. وَ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

۹۰۷- سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے سوار کر کے مدینہ سے (واپس یمن کو) لے جائیں گے کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا اور عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے اپنے ساتھ (عراق واپس) لے جائیں گے کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا-

٥- بَابُ الإِيْمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

باب: اس بارے میں کہ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا

۹۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.

۹۰۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں آ جایا کرتا ہے-

٦- بَابٌ: إِثْمُ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

باب: جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیا وبال پڑے گا

۹۱۰- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلاَّ انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

۹۱۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے-

٧- بَابُ آطَامُ الْمَدِيْنَةِ

باب : مدینہ کے محلات کا بیان

۹۱۱- عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ

۹۱۱- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے محلات میں سے ایک محل یعنی اونچے مکان پر چڑھے پھر فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں

Marfat.com

كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔

٨- بَابُ لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ

٩١٢- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَ يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

٩١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ، لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلاَ الدَّجَّالُ.

٩١٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُونَهَا. ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

٩١٥- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا طَوِيْلاً عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: يَأْتِي الدَّجَّالُ- وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ- فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيْثَهُ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ. فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُولُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ: وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ

باب: دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا

۹۱۲- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۹۱۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں نہ اس میں طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

۹۱۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال پامال نہ کرے گا' سوائے مکہ اور مدینہ کے 'ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ اس میں سے باہر کردے گا۔

۹۱۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی' آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک کھاری شور زمین تک پہنچے گا اس پر مدینہ میں داخلہ تو حرام ہو گا۔ (مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا۔ یہ لوگوں میں ایک بہترین نیک مرد ہو گا (یہ فرمایا کہ) بزرگ ترین لوگوں میں سے ہو گا وہ شخص کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی دجال کہے گا کیا میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا؟ اس کے حواری کہیں گے نہیں' چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا' جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ بندہ کہے گا بخدا اب تو مجھ کو پورا

Marfat.com

أَشَدُّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

حال معلوم ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے دجال کہے گا- لاؤ اسے پھر قتل کر دوں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پا سکے گا-

٩- بَابٌ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب : مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

٩١٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى - ثَلاَثَ مِرَارٍ - فَقَالَ: الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا.

۹۱۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی' دوسرے دن آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا تھا کہنے لگا کہ میری بیعت کو توڑ دیجئے! تین بار اس نے یہی کہا' آپؐ نے انکار کیا پھر فرمایا کہ مدینہ کی مثال بھٹی کی سی ہے کہ میل کچیل کو دور کر کے خالص جوہر کو نکھار دیتی ہے-

١٠- باب

باب

٩١٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ.

۹۱۷- انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! جتنی مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت کر-

١١- بَابٌ

باب

٩١٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلاَلٌ، فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِىءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ

۹۱۸- عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے' ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بخار میں مبتلا ہوئے تو یہ شعر پڑھتے-

ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے حالانکہ اس کی موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے-

اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو وہ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے-

"کاش! میں ایک رات مکہ کی وادی میں گذار سکتا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (گھاس) ہوتیں-
کاش! ایک دن میں مجنہ کے پانی پر پہنچتا اور کاش! میں شامہ اور طفیل (پہاڑوں) کو دیکھ سکتا-

کہا کہ اے میرے اللہ! شیبہ بن ربیعہ' عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن

Marfat.com

رَبِيْعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ. قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ، قَالَتْ : فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلاً. تَعْنِي مَاءً آجِنًا.

خلف مردودوں پر لعنت - کہ انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس وبا کی زمین میں نکالا ہے - رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب و ہوا ہمارے لئے صحت خیز کر دے یہاں کے بخار کو جحیفہ میں بھیج دے - عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے زیادہ وبا والی سر زمین تھی - انہوں نے کہا مدینہ میں بطحان نامی ایک نالہ سے ذرا ذرا بدمزہ اور بدبودار پانی بہا کرتا تھا -

Marfat.com

۳۰- كِتَابُ الصَّوْمِ روزے کا بیان

۱- بَابُ فَضْلُ الصَّوْمِ

۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ. وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - مَرَّتَيْنِ - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

باب : روزہ کی فضیلت کا بیان

۹۱۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے 'اس لئے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں' (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے' (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوات میرے لئے چھوڑتا ہے' روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے-

۲- بَابُ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِيْنَ

۹۲۰- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ، فَيَقُومُونَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.

باب: روزہ داروں کے لئے ریان (نامی ایک دروازہ جنت میں بنایا گیا ہے اس کی تفصیل کا بیان)

۹۲۰- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے 'ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا- پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا' پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا-

Marfat.com

۹۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ : نَعَم، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۹۲۲- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ).

۹۲۳- وَ فِيْ روايةٍ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ).

۳- بَابُ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانَ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى ذالك كُلَّهُ

۹۲٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. يَعنی

۹۲۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا' جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو روزہ دار ہوگا اسے "باب ریان" سے بلایا جائے گا اور جو زکوۃ ادا کرنے والا ہوگا اسے زکوٰۃ کے دروازہ سے بلایا جائے گا' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہ ﷺ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں' آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

۹۲۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔

۹۲۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

باب: رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور بعض نے دونوں طرح جائز رکھا

۹۲۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ جب رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ شروع کر دو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ افطار کر دو اور اگر ابر ہو تو اندازہ سے کام کرو۔ یعنی رمضان کا اندازہ کر لو (تیس

Marfat.com

هِلَالَ رَمَضَانَ.

دن پورے کرلو)

٤- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

۹۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

باب : جو شخص رمضان میں جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے

۹۲۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

٥- بَابُ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

۹۲٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الحديث المتقدّم: قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلاَّ الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، و قال فی آخره: (لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ).

باب کوئی روزہ دار کو اگر گالی دے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں؟

۹۲٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی حدیث ۹۱۹ پہلے گذر چکی ہے کہ 'اللہ پاک فرماتا ہے کہ انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا-اس حدیث کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پاکر خوش ہوگا۔

٦- بَابُ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ

۹۲۷- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

باب: جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو وہ روزہ رکھے

۹۲۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر کوئی صاحب طاقت والا ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے محفوظ رکھنے کا یہ ذریعہ ہے اور کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

Marfat.com

٧- بَابُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا))

٩٢٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً، فَلاَ تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلاَثِيْنَ).

٩٢٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يومًا غَدَا - أَوْ رَاحَ - فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ: **إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يومًا**.

باب: نبی کریم ﷺ کا ارشاد جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو

٩٢٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھو روزہ شروع نہ کرو' اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو اور اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو۔

٩٢٩- ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر انتیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس پر کسی نے کہا آپ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

٨- بَابُ شَهْرَا عِيْدٍ لاَ يَنْقُصَانِ

٩٣٠- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. قَالَ: **شَهْرَانِ لاَ يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ**.

باب: عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

٩٣٠- ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے۔ مراد رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں۔

٩- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ))

٩٣١- عن ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَةٌ لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وهٰكَذَا**. يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً

باب: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے

٩٣١- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے۔ آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے۔ (آپ نے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

Marfat.com

۱۰- بَابُ لاَ يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلاَ يَوْمَيْنِ

۹۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

۱۱- بَاب: قَوْلُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾

۹۳۳- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه و سلم إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لاَ، وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ. فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلي الله عليه و سلم فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَنَزَلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾.

باب: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے جائیں

۹۳۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "تمہارے لئے روزے کی رات اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لئے اور تم ان کے لئے لباس ہو"

۹۳۳- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (شروع اسلام میں) حضرت محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب روزہ سے ہوتے اور افطار کا وقت آتا تو کوئی روزہ دار اگر افطار سے پہلے بھی سو جاتا تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی' پھر ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا (اس وقت تو کچھ) نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی' دن بھر انہوں نے کام کیا تھا اس لئے آنکھ لگ گئی جب بیوی واپس ہوئیں اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا افسوس تم محروم ہی رہے! لیکن دوسرے دن وہ دوپہر کو بے ہوش ہو گئے جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "حلال کر دیا گیا تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا" اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی "کھاؤ پیو یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے۔

Marfat.com

۱۲- بَابُ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾

٩٣٤- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي. فَغَدَوتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۱۳- بَابُ قَدْرُ كَمْ بَيْنَ السُّحُورِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ

٩٣٥- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً)).

١٤- بَابُ بَرَكَةُ السُّحُورِ مَنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ،

٩٣٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

۱۵- بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

٩٣٧- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً

باب: (سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "سحری کھاؤ اور پیو' یہاں تک کہ کھل جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری یعنی صبح کاذب سے پھر پورے کرو اپنے روزے سورج چھپنے تک"

۹۳۴- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تا آنکہ کھل جائے تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے- تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے' جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا- آپ نے فرمایا کہ اس سے تو رات کی تاریکی (صبح کاذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) مراد ہے-

باب: سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا

۹۳۵- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے سحری کھائی' پھر آپ صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے- میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے موافق فاصلہ ہوتا تھا-

باب: سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے

۹۳۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے-

باب: اگر کوئی شخص روزے کی نیت

۹۳۷- سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے

Marfat.com

يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ.

١٦- بَابُ الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنُبًا

٩٣٨- عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

١٧- بَابُ الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ

٩٣٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ.

١٨- بَابُ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

٩٤٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ.

١٩- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

٩٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ

کھانا کھالیا ہے وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے اور جس نے نہ کھایا ہو (تو وہ روزہ رکھے) کھانا نہ کھائے۔

باب: روزہ دار صبح کو جنابت میں اٹھے تو کیا حکم ہے

۹۳۸- عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے' پھر آپ غسل کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے۔

باب: روزہ دار کا اپنی بیوی سے مباشرت یعنی بوسہ مساس وغیرہ درست ہے

۹۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزے سے ہوتے لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

باب: روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے؟

۹۴۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول گیا اور کچھ کھا پی لیا تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا۔

باب: اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا!

۹۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ! میں تو تباہ ہو گیا' آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ

Marfat.com

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَلَكْتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ : لاَ. قَالَ : فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ : لاَ. قَالَ : فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ - قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ أَنَا. قَالَ : خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَ اللهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا - يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے' اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا نہیں' پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں' پھر آپ نے پوچھا کیا تم کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی انکار میں دیا' راوی نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے۔ ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا (عرق نامی) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق تھیلے کو کہتے ہیں (جسے کھجور کی چھال سے بناتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور صدقہ کر دو' اس شخص نے کہا کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں؟ بخدا ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے' اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے دانت دیکھے جا سکے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

٢٠- بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا کیسا ہے

٩٤٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

۹۴۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

٢١- بَابُ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

باب : سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا

٩٤٣- عَنِ ابنِ أَبِي أَوفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ،

۹۴۳- عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آنحضرت ﷺ نے ایک صاحب (بلال) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول لے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے' آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول لے! اب کی مرتبہ بھی انہوں نے وہی عرض کی یا

Marfat.com

قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

رسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے' لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے' پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔

۹٤٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟- وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

۹۴۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے افطار کر۔

۲۲- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

باب : جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے

۹٤٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه و سلم خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ، الكدِ فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

۹۴۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا۔

۲۳- باب

باب

۹٤٦- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.

۹۴۶- ام درداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ دن انتہائی گرم تھا۔ گرمی کا یہ عالم کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔

۲٤- بَابٌ: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ))

باب: نبی کریم ﷺ کا فرمانا اس شخص کے لیے جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا گیا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے

۹٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه و

۹۴۷- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے آپ نے

Marfat.com

سلم فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: صَائِم، فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ.

دیکھا کہ ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے' آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے۔

٢٥- بَابٌ: لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

باب: نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم (سفر میں) روزہ رکھتے یا نہ رکھتے وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے

٩٤٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۹۴۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

٢٦- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

باب: اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

٩٤٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

۹۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ دے۔

٩٥٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ: فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى.

۹۵۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے باقی رہ گئے ہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے قضا رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ضرور' اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔

٢٧- بَابُ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ؟

باب: روزہ کس وقت افطار کرے؟

٩٥١- عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ قول النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ انزل فاجدَمْ لَنَا تقدم قريبا و قال فی هذه الرِّوَايَةِ . إِذَا رَأَيْتُمُ

۹۵۱- عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ یہ حدیث کہ نبی ﷺ نے ان کو فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو تیار کرو۔ ابھی ابھی پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم یہ دیکھ

Marfat.com

اللَّيْلُ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

لو کہ رات اس مشرق کی طرف سے آگئی تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے- آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا-

٢٨- بَابُ تَعْجِيلُ الإِفْطَارِ

باب : روزہ کھولنے میں جلدی کرنا

٩٥٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

۹۵۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی' جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے-

٢٩- بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

باب:ایک شخص نے سورج غروب سمجھ کر روزہ کھول لیا اس کے بعد سورج نکل آیا!

٩٥٣- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَومَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

۹۵۳- اسماء بنت ابی بکر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر تھا-ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا-

٣٠- بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان

٩٥٤- عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ. قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ. فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

۹۵۴- ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عاشورہ کی صبح کو آنحضرت ﷺ نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھاپی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے- ربیع نے کہا کہ پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے' انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے- جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے' یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا-

٣١- بَابُ الْوِصَالُ

باب:پے در پے ملا کر روزہ رکھنا

٩٥٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ،

۹۵۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا مسلسل (بلا سحری و افطاری) روزے نہ رکھو' ہاں اگر کوئی ایسا کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے- صحابہ نے عرض کی' یا رسول

Marfat.com

اللہ! آپ تو ایسا کرتے ہیں- اس پر آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں- میں تو رات اس طرح گذارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے پلاتا ہے-

٣٢- بَابٌ التَّنْكِيْلُ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

٩٥٦- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: **وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ.** فَلَمَّا أَبَوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: **لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ.** كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوا أَنْ يَنْتَهُوا.

وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ: (فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ)

باب: جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینے کا بیان

٩٥٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل (کئی دن تک سحری و افطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا- اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میری طرح تم میں سے کون ہے؟ مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا ہے اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے- لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا- پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصال کرتا- گویا جب صوم وصال سے وہ لوگ نہ رکے تو آپ نے انہیں سزا دینا چاہی-

ایک اور روایت میں یہ ہے پھر آپ نے فرمایا کام اتنا ہی ذمہ لو جتنی تم میں طاقت ہو-

٣٣- بَابٌ: مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ

٩٥٧- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ. قَالَ: فَأَكَلَ. فَلَمَّا كَانَ

باب: کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی اور اس نے روزہ توڑ دیا

٩٥٧- ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما میں (ہجرت کے بعد) بھائی چارہ کرایا تھا- ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ' ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے- تو (ان کی عورت) ام درداء کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا- ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جن کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے-

Marfat.com

اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ. ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ نَمْ. فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا. فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ.

پھر ابوالدرداءؓ بھی آگئے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ کھانا کھاؤ' انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں' اس پر حضرت سلمان نے فرمایا کہ میں بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم خود بھی شریک نہ ہو گے-راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ کھانے میں شریک ہو گئے- (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابودرداءؓ عبادت کے لئے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان نے فرمایا کہ ابھی سو جاؤ- پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمانؓ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھ جاؤ- چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی-اس کے بعد سلمان نے فرمایا کہ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے- جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے-اس لئے ہر حق والے کے حق کو ادا کرنا چاہئے- پھر آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا- آپ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا-

٣٤- بَابٌ: صَوْمُ شَعْبَانَ

باب:ماہ شعبان میں روزے رکھنے کا بیان

٩٥٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه و سلم يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه و سلم اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلاَّ رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ)).

٩٥٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفل روزے اس قدر رکھتے کہ ہم کہتیں اب کبھی آپ روزہ ترک نہیں کریں گے اور جب چھوڑ دیتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ کے پورے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا-

٩٥٩- وَ عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رواية يادة وَكَانَ يَقُولُ: ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)). وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.

٩٥٩- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے:"اے لوگو! اتنی ہی عبادت کرو جو قابل برداشت ہو کیونکہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم خود عبادت کرنے سے اکتا جاؤ گے-" نبی ﷺ کو وہی نماز پسند تھی جو اگرچہ تھوڑی ہو مگر پابندی سے ادا ہو چنانچہ جب کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر ہیشگی کرتے تھے-

Marfat.com

۳۵- بَابٌ: مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ.

۹۶۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ و قد سئل عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مُفْطِرًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مَسِسْتُ خَزَّةً وَلاَ حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَلاَ شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلاَ عَبِيْرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ)).

۹۶۱- حَدِيث عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقَدَّمَ.

باب: نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۹۶۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے آپ کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا جب میں چاہتا کہ کسی مہینہ میں آپ کو بحالت روزہ دیکھوں تو آپ کو روزہ دار دیکھ لیتا جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو اسی حالت میں دیکھ لیتا' اس طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا اور جب چاہتا آپ کو سویا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے کوئی ریشم اور مخمل رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کوئی مشک اور عنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار سونگھا۔

۹۶۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث (۵۹۶) پہلے گذر چکی ہے۔

۳۶- بابٌ: حق الجسم في الصوم

۹۶۲- و قال في هذه الرواية فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ : يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: روزے میں جسم کا حق

۹۶۲- عبداللہ رضی اللہ عنہ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو کہا کرتے تھے کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

۳۷- بَابٌ: حَقِّ الأَهْلِ فِي الصَّوْمِ،

۹۶۳- وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ : أَنَّه لَمَّا ذَكَرَ صيام داودَ قَالَ: (... وَ كَانَ لاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ : وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ). مَرَّتَيْنِ.

باب: روزہ میں بیوی اور بال بچوں کا حق

۹۶۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ نے داوٗد کے روزے کا ذکر کیا تو فرمایا: "وہ دشمن سے مقابلہ کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرتے تھے۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! کوئی ہے جو میری طرف سے اس بات کی ذمہ داری قبول کرے (کہ میں میدان جنگ سے نہیں بھاگوں گا) راوی کہتا کہ نبیؐ نے یہ دو بار فرمایا: "جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ رکھا ہی نہیں"۔

Marfat.com

۳۸- بَابٌ: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب: جو شخص کسی کے ہاں بطور مہمان ملاقات کے لیے گیا اور ان کے یہاں جا کر اس نے اپنا نفلی روزہ نہیں توڑا

٩٦٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيْدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ. ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ. فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلاَّ دَعَا بِهِ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالاً وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ. فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالاً. وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ قَالَ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ.

۹۶۴- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا ای ایک عورت کے یہاں تشریف لے گئے- انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی پیش کیا- آپ نے فرمایا' یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی اس کے برتن میں رکھ دو کیونکہ میں تو روزے سے ہوں- پھر آپ نے گھر کے ایک کنارے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی' ام سلیمؓ نے عرض کی کہ میرا ایک بچہ لاڈلا بھی تو ہے (اس کے لیے بھی تو دعا فرما دیجئے) فرمایا کون ہے انہوں نے کہا آپ کا خادم انسؓ- پھر آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و بھلائی نہیں چھوڑی جس کی ان کے لیے دعا نہ کی ہو- آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا' اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اس کے لیے برکت عطا کر- (انسؓ کا بیان تھا کہ) چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے تک میری صلبی اولاد میں سے تقریباً ایک سو بیس دفن ہو چکے تھے-

۳۹- بَابٌ: الصَّوْمُ آخِرَ الشَّهْرِ

باب: مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا

٩٦٥- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَأَلَ النَّبِيُّ رَجُلًا ، فَقَالَ: (يَا أَبَا فُلاَنٍ، أَما صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ). قَالَ: الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: (فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ). وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ).

۹۶۵- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی سے پوچھا اے ابو فلاں! کیا تو نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نہیں' آپ نے فرمایا: "جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو دو دن روزہ رکھ لینا"- ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: شعبان کے آخر میں دو روزے نہیں رکھے-

٤٠- بَابٌ: صَوْمُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ،

باب : جمعہ کے دن روزہ رکھنا

٩٦٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ

۹۶۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

قَالَ: أَنهَى النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ صَوم يَومِ الْجُمُعَةِ.

علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٩٦٧-عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَومَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: أَصُمْتِ أَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَصُومِيْنَ غَدًا؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَأَفْطِرِي.

۹۶۷- جویریہ بنت حارث نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں- آنحضرت ﷺ نے اس پر دریافت فرمایا کیا کل کے دن بھی تو نے روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں- پھر آپ نے دریافت فرمایا' کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں- آپ نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو-

٤١- بَابٌ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ؟

باب: روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا

٩٦٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُطِيْقُ؟.

۹۶۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا' کیا رسول اللہ ﷺ نے (روزہ وغیرہ عبادات کے لیے) کچھ دن خاص طور پر مقرر کر رکھے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں- بلکہ آپ کے ہر عمل میں ہیشگی ہوتی تھی اور دوسرا کون ہے جو رسول اللہ ﷺ جتنی طاقت رکھتا ہو؟

٤٢- بَابُ صِيَامُ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: ایام تشریق کے روزے رکھنا

٩٦٩- عَنْ عَائِشَةَ، و ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

۹۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ کسی کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لئے جسے قربانی کا مقدور نہ ہو-

٤٣- بَابُ صِيَامُ يَومِ عَاشُورَاءَ

باب: اس بارے میں کہ عاشوراء کے دن کا روزہ کیسا ہے؟

٩٧٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَومُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

۹۷۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن زمانہ جاہلیت میں قریش روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے- پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو بھی

Marfat.com

صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

٩٧١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّي اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

حکم دیا- لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے-

۹۷۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے-(دوسرے سال) آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں- آپ نے ان سے اس کا سبب معلوم فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے- اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی- اس لیے موسیٰ نے اس دن کا روزہ رکھا تھا- آپ نے فرمایا پھر موسیٰ کے (شریک مسرت ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں- چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہما کو بھی اس کا حکم دیا-

Marfat.com

۳۱- كِتَابُ صَلاَةِ التَّرَاوِيْحِ — نماز تراویح کا بیان

١- بَابٌ: فَضْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

٩٧٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ، تقدم هذا الحديث فی کِتَابِ الصَّلاة وَ بَيْنَهُمَا بِخَالَفَةَ فِی اللَّفظِ وَ قَالَ فِی آخرِ هذهِ الرِّواية. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ.

باب: رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت

۹۷۲- عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں مسجد تشریف لے گئے اور وہاں تراویح کی نماز پڑھی- کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے- یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے مگر ان دونوں روایات میں کچھ لفظی اختلاف ہے اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہی کیفیت قائم رہی-

٢- بَابُ الْتِمَاسُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

٩٧٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ.

٩٧٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا- أَوْ نُسِّيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ

باب: شب قدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرنا

۹۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی- پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں- اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے-

۹۷۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے- پھر بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت ﷺ اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی' لیکن بھلادی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا- اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو- میں نے یہ بھی

Marfat.com

فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مع رسول اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ. فَرَجَعْنَا، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

دیکھا ہے (خواب میں) کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں- اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف میں بیٹھے- خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا- اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا- لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی- پھر نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے' یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا-

٣- بَابٌ: تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ

باب: شب قدر کا رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرنا

٩٧٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى.

۹۷۵- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو' جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں- (یعنی ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ ویں راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو)-

٩٧٦- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الاواخِرِ فِي تِسْعٍ يَمْضِيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ. يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

۹۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب قدر رمضان کے (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے- جب نو راتیں گذر جائیں یا سات باقی رہ جائیں- آپ کی مراد شب قدر سے تھی-

٤- بَابُ الْعَمَلُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب : رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ محنت کرنا

٩٧٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

۹۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے-

Marfat.com

۳۲- كِتَابُ الإِعْتِكَافِ — اعتکاف کا بیان

١- بَاب: الإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالإِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

٩٧٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ: ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر ایک مسجد میں درست ہے

۹۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

٢- بَاب لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ

٩٧٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

باب: اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے

۹۷۹- عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' آنحضرت ﷺ مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف حجرہ کے اندر کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کر دیتی- حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو بلا حاجت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے-

٣- بَابٌ: الإِعْتِكَافُ لَيْلاً

٩٨٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ.

باب: صرف رات بھر کے لئے اعتکاف کرنا

۹۸۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا- آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر-

٤- بَاب الأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

٩٨١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ

باب: مسجدوں میں خیمے لگانا

۹۸۱- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ : خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ. فَقَالَ: آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ؟ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ، حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا- جب آپ ﷺ اس جگہ تشریف لائے (یعنی مسجد میں) جہاں آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا- تو وہاں کئی خیمے موجود تھے- عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی' حفصہ رضی اللہ عنہا کا بھی اور زینب رضی اللہ عنہا کا بھی' اس پر آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے- پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا- بلکہ شوال کے عشرہ میں اعتکاف کیا-

٥- بَاب هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ؟

باب: کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے؟

٩٨٢- عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: **عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ.** فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.**

٩٨٢- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں جب رسول کریم ﷺ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے' آپؐ سے ملنے مسجد میں آئیں تھوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں- نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے- جب وہ ام سلمہؓ کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں' تو دو انصاری آدمی ادھر سے گذرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا- آپؐ نے فرمایا کسی سوچ کی ضرورت نہیں' یہ تو (میری بیوی) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں- ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا' سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ان پر آپ کا جملہ بڑا شاق گذرا- آپ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑ تا رہتا ہے- مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے-

٦- بَابٌ: الاعْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا

٩٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

٩٨٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے- لیکن جس سال آپ کا انتقال ہوا' اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا-

Marfat.com

۳۳- كِتَابُ الْبُيُوعِ خریدوفروخت کے بیان میں

١ - بَاب: مَاجَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰه تَعَالَىٰ ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَوٰةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ الآية

٩٨٤- عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الأَنْصَارِ مَالاً، فَأُقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ لَهُ الرَّحْمَنِ: لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ. قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمَنٍ. قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **تَزَوَّجْتَ؟** قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: **وَمَنْ؟** قَالَ: امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ. قَالَ: **كَمْ سُقْتَ؟** إليها قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.**

باب: ارشاد باری تعالیٰ: جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ!

۹۸۴- عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا- سعد بن ربیعؓ نے کہا کہ میں انصار کے سب سے زیادہ مالدار لوگوں میں سے ہوں- اس لئے اپنا آدھا مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے- میں آپ کے لئے انہیں اپنے سے الگ کر دوں گا- (یعنی طلاق دے دوں گا) جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو آپ ان سے نکاح کر لیں- بیان کیا کہ اس پر عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا' مجھے ان کی ضرورت نہیں- کیا یہاں کوئی بازار ہے جہاں کاروبار ہوتا ہو؟ سعدؓ نے 'سوق قینقاع' کا نام لیا- بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰنؓ پنیر اور گھی لائے- راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ تجارت کیلئے بازار آنے جانے لگے- کچھ دنوں کے بعد ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو زرد رنگ کا نشان (کپڑے یا جسم پر) تھا- رسول اللہ نے دریافت فرمایا' کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں' آپ نے دریافت فرمایا کہ کس سے؟ بولے کہ ایک انصاری خاتون سے- دریافت فرمایا اور مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا دیا ہے- یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی دی ہے- پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اچھا تو ولیمہ کر خواہ ایک بکری ہی کا ہو-

Marfat.com

٢- بَاب الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبينهما مُشْتَبِّهَاتٌ

٩٨٥- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ. فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ. وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَولَ الْحِمَى يُوشِكْ أَنْ يُوَاقِعَه.**

باب: حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ شک شبہ والی چیزیں بھی ہیں

۹۸۵- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں- پس جو شخص ان چیزوں کو چھوڑے جن کے گناہ ہونے یانہ ہونے میں شبہ ہے-وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا ظاہر ہے- لیکن جو شخص شبہ کی چیزوں کے کرنے کی جرأت کرے گا تو قریب ہے کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح طور پر گناہ ہیں-(لو گو یاد رکھو) گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا' اس کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر ممکن نہیں-

٣- بَاب تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

٩٨٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ. قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ: ابْنُ أَخِي، قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ. فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنُ أَخِي، كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيْدَةَ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ.** ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.** ثُمَّ

باب: ملتی جلتی چیزیں یعنی شبہ والے امور کیا ہیں؟

۹۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (مسلمان) کو (مرتے وقت) وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے-اس لیے اسے تم اپنے قبضہ میں لے لینا-انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے ہیں- لیکن عبد بن زمعہ نے اٹھ کر کہا کہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے' میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے- آخر دونوں یہ مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے- سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور مجھے اس کی انہوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا' یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے-انہیں کے بستر پر اس کی پیدائش ہوئی ہے-اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا-اس کے بعد فرمایا' بچہ

Marfat.com

قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبِي مِنْهُ، لَمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ.

اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو اور حرام کار کے حصہ میں پتھروں کی سزا ہے- پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بیوی تھیں' فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کر' کیونکہ آپ نے عتبہ کی شباہت اس لڑکے میں محسوس کر لی تھی- اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملا-

٤- بَاب مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

باب: دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہئے

٩٨٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : إِنَّ قَوْمًا قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَ نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ.

٩٨٧- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انہوں نے ذبح کے وقت لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھالیا کرو-

٥- بَاب مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

باب جو روپیہ کمانے میں حلال یا حرام کی پرواہ نہ کرے

٩٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ.

٩٨٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان کوئی پرواہ نہیں کریگا کہ جو اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے ہے-

٦- باب التِّجَارَةُ فِي الْبَرِّ

خشکی میں تجارت کرنا

٩٨٩- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالاَ: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلاَ يَصْلُحُ.

٩٨٩- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تجارت کرتے تھے- ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر نقد بہ نقد ہو تو کوئی حرج نہیں اگر ادھار ہو تو جائز نہیں-

Marfat.com

٧- بَاب الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

٩٩٠- عَنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ- وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولاً - فَرَجَعَ فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ. قِيْلَ : قَدْ رَجَعَ. فَدَعَاهُ : فَقَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ. فَقَالَ : تَأْتِيْنِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ. فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَتهُمْ، فَقَالُوا : لاَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلاَّ أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ. فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ : أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ.

باب: تجارت کے لئے باہر نکلنا

٩٩٠- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن اجازت نہیں ملی- غالباً آپ اس وقت کام میں مشغول تھے- اس لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے' پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا' کیا میں نے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز سنی تھی- انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو- کہا گیا وہ تو لوٹ کر چلے گئے- تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا لیا- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم (آنحضرت ﷺ سے) تھا (کہ تین مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہئے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس حدیث پر کوئی گواہ لاؤ- ابو موسیٰؓ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا (کہ کیا کسی نے اسے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی تو تمہارے ساتھ وہ دے گا جو ہم سب میں بہت ہی کم عمر ہے- وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے گئے- عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حکم مجھ سے پوشیدہ رہ گیا- افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا- آپ کی مراد تجارت سے تھی-

٨- بَاب مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

٩٩١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.**

باب: جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو وہ کیا کرے؟

٩٩١- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے-

٩- بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيْئَةِ

٩٩٢- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب نبی کریم ﷺ کا ادھار خریدنا

٩٩٢- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بدبودار چربی (سالن کے طور پر) لے گئے- آنحضرت ﷺ نے اس وقت اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی

Marfat.com

وَسَلَّمَ دِرعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لأَهْلِهِ. وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَلاَ صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ.

کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو قرض لیا تھا- میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ محمد ﷺ کے گھرانے میں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو- حالانکہ آپ کی گھر والیوں کی تعداد نو تھی-

١٠- بَاب كَسْبُ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

باب: انسان کا کمانا اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا

٩٩٣- عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ.

۹۹۳- حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے- اللہ کے نبی داوٗدؑ بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے-

١١- بَاب السُّهُولَةُ وَالسَّمَاحَةُ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ

باب: خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی کرنا

٩٩٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلاً سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى.

۹۹۴- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے-

١٢- بَاب مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

باب: جو شخص مالدار کو مہلت دے

٩٩٥- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَقَّتِ الْمَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ.

۹۹۵- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا کہ تو نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں-

١٣- بَابُ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ، وَلَمْ يَكْتُمَا، وَنَصَحَا

باب: جب بائع مشتری عیب و ہنر بیان کر دیں اور باہم بہتری چاہیں

٩٩٦- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۹۹۶- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

نے فرمایا' خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت اختیار (بیع ختم کر دینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں (آنحضرتؐ نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

١٤- بَاب بَيْعِ الْخَلِطِ مِنَ التَّمْرِ

٩٩٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ.

باب : مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا کیسا ہے؟

۹۹۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کرتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلے بیچے جائیں۔

باب: مُوكِلِ الرِّبَا

٩٩٨- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ.

باب : سود کھلانے والے کا گناہ

۹۹۸- سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو دیکھا انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا پھر اس کے پچھنے لگانے کے اوزار کو انہوں نے توڑ دیا تو میں نے ان سے (اس کا سبب) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے داغ لگانے والی اور داغ لگوانے والی (یعنی بازو وغیرہ پر سرمے یا نیل کے ساتھ نام لکھنا' لکھوانا یا پھول وغیرہ بنانا' بنوانا) اور سود لینے اور سود دینے سے بھی منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

١٦- بَابٌ: ﴿يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ [البقرة : ٧٦]

باب: (سورۂ بقرہ میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دوچند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ہر منکر گنہگار کو

٩٩٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ

۹۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو مٹا

Marfat.com

لِلْبَرَكَةِ.

دینے والی ہوتی ہے۔

١٧- بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

١٠٠٠- عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ. فَقَالَ: لاَ أُعْطِيْكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيْتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ. فَقَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأُوتَى مَالاً وَوَلَدًا فَأَقْضِيْكَ. فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَدًا. أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾.

باب: کاریگروں اور لوہاروں کا بیان

۱۰۰۰- حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا- عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض تھا- میں ایک دن اس پر تقاضا کرنے گیا- اس نے کہا کہ جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہیں کرے گا میں تیرا قرض نہیں دوں گا- میں نے جواب دیا کہ میں آپ کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ تیری جان نہ لے لے' پھر تو دوبارہ اٹھایا جائے' اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی مہلت دے کہ میں مر جاؤں' پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کر دوں گا- اس پر آیت نازل ہوئی "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کو نہ مانا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور دولت دی جائے گی' کیا اسے غیب کی خبر ہے؟ یا اس نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کوئی اقرار لے لیا ہے۔"

١٨- بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

١٠٠١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ [قَالَ]: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ.

باب: درزی کا بیان

۱۰۰۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا- اس درزی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور بھنا ہوا گوشت تھا' رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا- میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کر رہے تھے- اسی دن سے میں بھی برابر کدو کو پسند کرتا ہوں-

١٩- بَابُ شِرَاءُ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيْرِ

١٠٠٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب: چوپایہ جانوروں اور گھوڑوں' گدھوں کی خریداری کا بیان

۱۰۰۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع یا تبوک) میں

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: **جَابِرٌ؟** فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: **مَا شَأْنُكَ؟** قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ. فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ. ثُمَّ قَالَ: **ارْكَبْ**، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: (**تَزَوَّجْتَ؟**) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: **بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟** قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: **أَفَلاَ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟** قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتُمَشِّطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: **أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ. فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ**. ثُمَّ قَالَ: **أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟** قُلْتُ: نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ. ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: **آلآنَ قَدِمْتَ؟** قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: **فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ**، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ. فَأَمَرَ بِلاَلاً أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلاَلٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ. فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ. فَقَالَ: **ادْعُ لِي جَابِرًا**. قُلْتُ الآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: **خُذْ جَمَلَكَ، وَلَكَ ثَمَنُهُ**.

تھا- میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا- اتنے میں میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا' جابر! میں نے عرض کیا' حضور میں حاضر ہوں- فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا ہے' چلتا ہی نہیں اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں- پھر آپ اپنی سواری سے اترے اور میرے اسی اونٹ کو ایک ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے (یعنی ہانکنے لگے) اور فرمایا کہ اب سوار ہو جا- چنانچہ میں سوار ہو گیا- اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اسے رسول اللہ ﷺ کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا- آپ نے دریافت فرمایا' جابر تو نے شادی بھی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! دریافت فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ سے- میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیوہ سے کر لی ہے- فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی- (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے عرض کیا کہ میری کئی بہنیں ہیں- (اور میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے) اس لئے میں نے یہی پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں' جو انہیں جمع رکھے- ان کے کنگھا کرے اور ان کی نگرانی کرے- پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم گھر پہنچ کر خیر و عافیت کے ساتھ خوب مزے اڑانا- اس کے بعد فرمایا کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا- جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ چاندی میں خرید لیا' رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے ہی مدینہ پہنچ گئے تھے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا- پھر ہم مسجد آئے تو آنحضرت ﷺ مسجد کے دروازہ پر ملے- آپ نے دریافت فرمایا' کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! فرمایا' پھر اپنا اونٹ چھوڑ دے اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ- میں اندر گیا اور نماز پڑھی- اس کے بعد آپ نے بلال ؓ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تول دے- انہوں نے ایک اوقیہ چاندی جھکتی ہوئی تول دی- میں پیٹھ موڑ کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلاؤ- میں نے سوچا

Marfat.com

کہ شاید اب میرا اونٹ پھر مجھے واپس کریں گے- حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لیے کوئی چیز نہیں تھی- چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ لے جا اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے-

۲۰- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الأَسْوَاقِ

۱۰۰۳- عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اِشْتَرَى إِبِلاً هِيمًا مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ فِيهَا شَرِيكٌ فَجَاءَ شَرِيكُهُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلاً هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا عَدْوَى.

باب: بازاروں کی نسبت کیا کہا گیا ہے؟

۱۰۰۳- سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کچھ بیمار اونٹ خریدے- اس آدمی کا ایک کاروبار میں ایک شراکت دار بھی تھا پس اس آدمی کا وہ شریک سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بطور معذرت کے کہا کہ میرے شریک نے بیمار اونٹ آپ کے ہاتھ فروخت کر دیئے ہیں' اس نے آپ کو پہنچایا نہیں- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا تم ان کو واپس لے جاؤ اس کے بعد کہنے لگے کہ انہیں چھوڑ جاؤ' ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہیں کیونکہ (آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ) "ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا"

۲۱- بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

۱۰۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، **فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ.**

باب: پچھنا لگانے والے کا بیان

۱۰۰۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنا لگایا تو آپ نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انہیں دینے کے لئے حکم فرمایا اور ان کے مالک کو فرمایا کہ ان کے خراج میں کمی کر دیں-

۱۰۰۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

۱۰۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور جس نے پچھنا لگایا' اسے آپ نے اس کی اجرت بھی دی' اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ اس کو ہرگز نہ دیتے-

۲۲- بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَلِلنِّسَاءِ

۱۰۰۶- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ

باب: ان چیزوں کی سوداگری جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے

۱۰۰۶- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں تھیں- رسول کریم ﷺ کی نظر جوں ہی اس پر پڑی' آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل

Marfat.com

عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَتْ: فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ؟** قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ الْمَلاَئِكَةُ.**

نہیں ہوئے۔ (عائشہؓ نے بیان کیا کہ) میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا' یارسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسولؐ سے معافی مانگتی ہوں۔ فرمایئے مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا' یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا' لیکن اس طرح کی مورتیں بنانے والے لوگ قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر دکھاؤ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں مورتیں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

٢٣- بَاب إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

باب: اگر ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی اور دے دی

١٠٠٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: **بِعْنِيهِ.** قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: **بِعْنِيهِ،** فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ.**

۱۰۰۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے اور سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ اکثر وہ مجھے مغلوب کر کے سب سے آگے نکل جاتا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس کر دیتے۔ وہ پھر آگے بڑھ جاتا۔ آخر نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ ڈال۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے یہ اونٹ دے دے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو وہ اونٹ بیچ ڈالا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا' عبداللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تیرا ہو گیا جس طرح تو چاہے اسے استعمال کر۔

٢٤- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب: خرید وفروخت میں دھوکہ دینا مکروہ ہے

١٠٠٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

۱۰۰۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص

Marfat.com

عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ ، فَقَالَ : **إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ.**

(حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتے ہیں- اس پر آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید وفروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں"

٢٥- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الأَسْوَاقِ

باب: بازاروں کا بیان

١٠٠٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ.** قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: **يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.**

١٠٠٩- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا- جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا' تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا- حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا' یارسول اللہ! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا- پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے-

١٠١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.**

١٠١٠- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے پکارا' یا ابا القاسم! آپ نے اس کی طرف دیکھا (-کیونکہ آپ کی کنیت بھی ابو القاسم ہی تھی) اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس کو بلایا تھا- (یعنی ایک دوسرے شخص کو جو ابو القاسم ہی کنیت رکھتا تھا) آپ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت تم اپنے لئے نہ رکھو-

١٠١١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ: **أَثَمَّ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ؟** فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ،

١٠١١- حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے- نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے- اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر (واپس ہوئے اور) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے آنگن میں بیٹھ گئے اور فرمایا' وہ بچہ کہاں ہے' وہ بچہ کہاں ہے؟ فاطمہ (کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت

Marfat.com

فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

میں حاضر نہ ہو سکیں- میں نے خیال کیا' ممکن ہے حسنؓ کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا نہلا رہی ہوں- تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے' آپ نے ان کو سینے سے لگالیا اور بوسہ لیا- پھر فرمایا' اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھے-

١٠١٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

١٠١٢- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آپ ان کے پاس کوئی آدمی بھیج کر وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدا ہوتا' اس غلے کو بیچنے سے منع فرمادیتے اور اسے وہاں سے لاکر بیچنے کا حکم ہوتا' جہاں عام طور سے غلہ بکتا تھا- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ غلہ جس وقت خریدا جائے اس وقت وہیں فروخت کر دیا جائے یہاں تک کہ اس پر پورا پورا قبضہ نہ کر لیا جائے-

٢٦- بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

باب: بازار میں شور وغل مچانا مکروہ ہے

١٠١٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا.

١٠١٣- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت توریت میں آئی ہیں' ان کے متعلق مجھے کچھ بتایئے- انہوں نے کہا ہاں! قسم خدا کی! آپ ﷺ کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں- جیسے کہ "اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ' خوشخبری دینے والا' ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے- تم میرے بندے اور میرے رسول ہو- میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے- تم نہ بدخو ہو' نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور وغل مچانے والے (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ) وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لے گا' بلکہ معاف اور درگذر کرے گا- اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرا لے' یعنی لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ وہ اندھی

Marfat.com

آنکھوں کو بینا' بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردے کھول دے گا۔

٢٧- بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْـمُعْطِي

١٠١٤- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا: الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرسِلْ إِلَيَّ.** فَفَعَلْتُ ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلاهُ أَو فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: **كِلْ لِلقَومِ،** فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ الَّذِي لَهُمْ ، وَبَقِيَ تَمرِى كَأَنَّهُ لَمْ يَنقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

باب: ناپ تول کرنے والے کی مزدوری بیچنے والے پر اور دینے والے پر ہے (خریدار پر نہیں)

۱۰۱۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ (میرے باپ) شہید ہو گئے- تو ان کے ذمے (لوگوں کا) کچھ قرض باقی تھا- اس لیے میں نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ کوشش کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں معافی کر دیں- نبی کریم ﷺ نے یہی چاہا لیکن وہ نہیں مانے- آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنی تمام کھجور کی قسموں کو الگ الگ کر لو- عجوہ (ایک خاص قسم کی کھجور) کو الگ رکھ اور عذق زید (کھجور کی ایک قسم) کو الگ کر- پھر مجھ کو بلا بھیج- میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم ﷺ کو کہلا بھیجا- آپ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر پر یا بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ کر دو- میں نے ناپنا شروع کیا- جتنا قرض لوگوں کا تھا' میں نے سب ادا کر دیا- پھر بھی تمام کھجور جوں کی توں تھی- اس میں سے ایک دانہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی تھی-

٢٦- بَابٌ: مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْكَيْلِ

١٠١٥- عَنِ الْـمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **كِيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ.**

باب: اناج کا ناپ تول کرنا مستحب ہے

۱۰۱۵- حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے غلے کو ناپ لیا کرو' اس میں تمہیں برکت ہو گی-

٢٩- بَاب: بَرَكَةُ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِ

١٠١٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَـهَا، وَحَرَّمْتُ الْـمَدِيْنَةَ كَمَا**

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت کا بیان

۱۰۱۶- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لئے دعا فرمائی- میں بھی مدینہ کو اسی طرح حرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیمؑ نے مکہ

Marfat.com

حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ.

کو حرام قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے مد اور صاع (غلہ ناپنے کے دو پیمانے) کی برکت کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیمؑ نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

۲۸- بَاب: مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ، وَالْحُكْرَةِ

باب: غلہ بیچنے اور اسے ذخیرہ کرنے کا بیان

۱۰۱۷- عَنْ ابْنِ عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ.

۱۰۱۷- ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان لوگوں کو دیکھا جو اناج کے ڈھیر (بغیر تولے ہوئے محض اندازہ کر کے) خرید لیتے ان کو مار پڑتی تھی اس لئے کہ جب تک اپنے گھر نہ لے جائیں نہ بیچیں۔

۱۰۱۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قيل لابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ، وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ.

۱۰۱۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غلہ کو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے فرمایا: "یہ تو ایسا ہی ہے جیسے روپیہ 'روپیہ کے بدلے فروخت کیا جائے اور غلہ ادھار گویا ایک شخص نے غلہ خریدا جو موجود نہ تھا (کیونکہ تکمیل۔ملک بغیر قبضہ کے نہیں ہوتی)

۱۰۱۹- عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الذَّهَبُ بِالْوَرَقِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

۱۰۱۹- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا 'سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے۔ مگر یہ کہ نقدا نقد ہو۔ گیہوں 'گیہوں کے بدلہ میں (خریدنا بیچنا) سود میں داخل ہے مگر یہ کہ نقدا نقد ہو۔ کھجور 'کھجور کے بدلہ میں سود ہے مگر یہ کہ نقدا نقد ہو اور جو 'جو کے بدلہ میں سود ہے مگر یہ کہ نقدا نقد ہو۔

۳۱- باب: ((لايبع علي بيع أخيه ولا يسم علي سوم أخيه حتي يأذن له أو يترك))

باب: کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اس کی قیمت پر قیمت لگائے یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا اسے چھوڑ دے

۱۰۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ

۱۰۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی مقامی کسی بیرونی کیلئے

Marfat.com

حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلاَ تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا.

فروخت کرے اور نہ کوئی دھوکہ دینے کیلئے قیمت بڑھائے اور نہ ہی کوئی شخص ایک بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی خواہش کرے اس نیت سے کہ اسکے منہ کا نوالہ اسکے منہ میں پڑ جائے۔

۳۲- بَاب: بَيْعُ الْمُزَايَدَةِ

۱۰۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ.

نیلامی کی بیع کا بیان

۱۰۲۱- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا اعلان کیا مگر وہ خود مفلس ہو گیا اور اسے پیسوں کی ضرورت پیش آئی تو نبی ﷺ نے اس غلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن عبداللہ نے اسے اتنے اتنے داموں میں خرید لیا۔ پھر نبی ﷺ نے وہ قیمت اس کے مالک کو دے دی۔

۳۳- بَاب: بَيْعُ الْغَرَرِ، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ

۱۰۲۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ : كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

باب: دھوکے کی بیع اور حمل کی بیع کا بیان

۱۰۲۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا۔ ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے۔

۳۴- بَاب: النَّهْيُ لِلْبَائِعِ أَنْ لاَ يُحَفِّلَ الإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ

باب: خریدار اگر چاہے تو مصرا کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دے دے

۱۰۲۳- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

۱۰۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے "مصرا" بکری خریدی اور اسے دوہا۔ تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو (واپس کر دے اور) اس کے دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دے دے۔

Marfat.com

۳۵- بَاب: بَيْعُ الْعَبْدِ الزَّانِي

۱۰۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ.**

باب : زانی غلام کی بیع کا بیان

۱۰۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کے زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوائے' پھر اس کو لعنت ملامت نہ کرے- اس کے بعد اگر پھر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگوائے مگر پھر لعنت ملامت نہ کرے- پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دے چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ ہی میں کیوں نہ ہو-

۳۶- باب: هَل يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ؟ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ؟

۱۰۲۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.** فَقِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: **لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.** قَالَ : لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

باب: کیا شہری کسی دیہاتی کے لئے بلا معاوضہ بیع کر سکتا ہے؟ کیا وہ اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے

۱۰۲۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ لے کر آنے والے قافلہ سواروں سے ملنے کے لیے پیش قدمی نہ کرو اور کوئی مقامی کسی بیرونی کے لیے بیع نہ کرے- حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا اس کا مطلب کیا ہے کہ کوئی مقامی کسی بیرونی کے لئے بیع نہ کرے؟ انہوں نے فرمایا: "اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے-"

۳۷- بَاب: النَّهْيُ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ

۱۰۲۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ.**

باب: شہر سے باہر اہل قافلہ سے خرید و فروخت کی خاطر ملاقات منع ہے

۱۰۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سے کوئی شخص دوسرے شخص کی بیع پر بیع نہ کرے اور جو مال باہر سے رہا ہو اس کے مالک کو نہ ملو حتی کہ وہ بازار میں پہنچ جائے-

۳۸- بَاب: بَيْعُ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

۱۰۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: **أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، نَهَى عَنِ**

باب: منقیٰ کو منقیٰ کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا

۱۰۲۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا' مزابنہ یہ کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک

Marfat.com

الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالثَّمْرِ كَيْلاً، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلاً.

کھجور کے بدل ماپ کر کے بیچی جائے- اسی طرح بیل پر لگے ہوئے انگور کو منقی کے بدل بیچنا-

۳۹- بَاب: بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

باب: جو کے بدلے جو کی بیع کرنا

۱۰۲۸- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ. فَقَالَ: وَاللهِ لاَ تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَذَكَرَ باقي الحديث وقَدْ تَقَدَّمَ.

۱۰۲۸- حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں سو اشرفیاں بدلنی تھیں- (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی' اور ان سے میرا معاملہ طے ہو گیا- وہ سونے (اشرفیوں) کو اپنے ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غابہ سے آ لینے دو- عمرؓ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے آپ نے فرمایا خدا کی قسم! جب تک تم طلحہ سے روپیہ لے نہ لو' ان سے جدا نہ ہونا- کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا سونے کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے- گیہوں گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے- جو جو کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے اور کھجور' کھجور کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتی ہے- باقی حدیث ۱۰۱۹ پہلے گزر چکی ہے-

۴۰- بَابُ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: سونے کو سونے کے بدلہ میں بیچنا

۱۰۲۹- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

۱۰۲۹- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' سونا' سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر (کی لین دین) نہ ہو- اسی طرح چاندی' چاندی کے بدلہ میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو- البتہ سونا' چاندی کے بدل اور چاندی سونے کے بدل جس طرح چاہو بیچو-

۴۱- بَابُ بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

باب: چاندی کو چاندی کے بدلے میں بیچنا

۱۰۳۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ مِثْلاً

۱۰۳۰- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے عوض مت فروخت کرو مگر برابر برابر' یعنی ایک دوسرے سے کم' زیادہ

Marfat.com

بِمِثْلٍ وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

کر کے فروخت نہ کرو اور چاندی کے عوض چاندی کو فروخت نہ کرو مگر برابر برابر' یعنی ایک دوسرے میں کمی بیشی کر کے مت بیچو اور غائب چیز کو حاضر کے عوض نہ فروخت کرو' یعنی ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار۔

٤٢- بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً

١٠٣١- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لِابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ لاَ أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ رِبًا إِلاَّ فِي النَّسِيئَةِ.

باب: اشرفی اشرفی کے بدلے ادھار بیچنا

١٠٣١- انہی سے مروی ہے کہ دینار' دینار کے بدلے میں اور درہم درہم کے بدلے میں (بیچا جا سکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ ابن عباسؓ تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباسؓ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کا میں دعویدار نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ البتہ مجھے اسامہؓ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کہ مذکورہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

٤٣- بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

١٠٣٢- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سُئِلاَ عَنِ الصَّرْفِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا خَيْرٌ مِنِّي، وَكِلاَهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا.

باب: چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنا

١٠٣٢- حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے متعلق پوچھا گیا تو ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

٨٢- بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ ،

١٠٣٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:] أَنَّ رَسُولَ اللهِ رَخَّصَ

باب: بیع مزابنہ کے بیان میں

١٠٣٣- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' پھل (درخت پر کا) اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کا پکا ہونا نہ کھل جائے۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ زید بن ثابتؓ نے مجھے خبر دی کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں تازہ یا خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت بیع عرایا کی صورت میں دی ہے اس کے علاوہ کسی اور صورت میں اجازت نہیں دی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ، وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا ہے اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز (سوکھے پھل) کے بدلے نہ بیچی جائے۔ البتہ عریہ کی اجازت دی۔

٤٥- بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ

باب: درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا

١٠٣٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَو دُونَ خَمْسَةِ أَوسُقٍ.

۱۰۳۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں!

٤٦- بَاب بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب پھلوں کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے ان کو بیچنا منع ہے

١٠٣٦- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مُرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ - عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ: فَإِمَّا لَا، فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ. كَالْمَشُورَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

۱۰۳۶- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت (درختوں پر پکنے سے پہلے) کرتے تھے۔ پھر جب پھل توڑنے کا وقت آتا اور مالک (قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر کرنے لگتے کہ پہلے ہی اس کا گابھا خراب اور کالا ہو گیا اس کو بیماری ہو گئی، یہ تو ٹھٹھر گیا پھل بہت ہی کم آئے۔ اسی طرح مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں سے جھگڑتے (تاکہ قیمت میں کمی کرالیں) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے مقدمات بکثرت آنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی میوہ کے پکنے سے پہلے ان کو نہ بیچا کرو۔ گویا مقدمات کی کثرت کی وجہ سے آپ نے یہ بطور مشورہ فرمایا تھا۔ خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے مجھے خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کے پھل اس

Marfat.com

وقت تک نہیں بیچتے جب تک ثریانہ طلوع ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی۔

۱۰۳۷- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تباع الثمرة حتى تشقح. فقيل: وما تشقح؟ قال: تحمار وتصفار ويؤكل منها.

۱۰۳۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کا "تشقح" سے پہلے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا- پوچھا گیا کہ تشقح کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مائل بہ زردی یا بہ سرخی ہونے کو کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے (پھل کا پختہ ہونا مراد ہے)-

٤٧- باب إذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ثم أصابته عاهة فهو

باب: اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے پھر ان پر کوئی آفت آئی تو وہ نقصان بیچنے والے کو بھرنا پڑے گا

۱۰۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِي. فَقِيْلَ له وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ [رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ]: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ؟

۱۰۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو "زہو" سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے- ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو- پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہی بتاؤ' اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے' تو تم اپنے بھائی کا مال آخر کس چیز کے بدلے لو گے؟

٤٨- باب إذا أراد بيع تمر بتمر خير منه

باب: اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدلہ میں اچھی کھجور لینا چاہے

۱۰۳۹- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟** قَالَ: لاَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ**

۱۰۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو تحصیل دار بنایا- وہ صاحب ایک عمدہ قسم کی کھجور لائے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور' اسی طرح کی ہوتی ہیں- انہوں نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا کھجوروں کے) دو صاع دے کر خریدتے ہیں- اور دو صاع تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں- آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو- البتہ گھٹیا کھجور کو پہلے بیچ کر ان

Marfat.com

بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا.

پیسوں سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو-

٤٩- بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

باب: بیع مخاضرہ کا بیان

١٠٤٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

۱۰۴۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مخاضرہ' ملامسہ' منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے-

٥٠- بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالإِجَارَةِ وَالمِكْيَالِ وَالوَزْنِ

باب : خرید و فروخت اور اجارہ نیز ماپ تول میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا

١٠٤١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ.

۱۰۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ معاویہ ؓ کی والدہ حضرت ہندہؓ نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے- تو کیا اگر میں ان کے مال میں سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم سب کے لئے کافی ہو جایا کرے-

٥١- بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

باب: ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے

١٠٤٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

۱۰۴۲- جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ کا حق باقی نہیں رہا-

٥٢- بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

باب: حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اور اس کا آزاد کرنا اور ہبہ کرنا

١٠٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ

۱۰۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ابراہیمؑ نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ

Marfat.com

الْمَمْلُوكِ - أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِدِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لاَ تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرُكِ. فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلاَّ عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ. فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ -

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ. فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلاَّ عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ -

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ - فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ. فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلاَّ شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَأَعْطُوهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً.

رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا- اس سے ابراہیمؑ کے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں- بادشاہ نے آپ سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہاری کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے- پھر جب ابراہیمؑ سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ جھٹلانا' میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں- خدا کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے- چنانچہ آپؑ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا' یا بادشاہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا- اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں- انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی کہ "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیمؑ) پر ایمان رکھتی ہوں' اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے' تو تو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ کر-" اتنے میں وہ بادشاہ تھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا- اعرج نے کہا کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا' ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے- چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا- حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیمؑ) کے سوا اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر" چنانچہ وہ پھر تھرایا' کانپا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے- عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا ابوہریرہؓ سے کہ حضرت سارہؓ نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ

Marfat.com

کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے-" اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا- آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا- اسے ابراہیمؑ کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ہاجرہ) کو بھی دے دو- پھر حضرت سارہؑ ابراہیمؑ کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوا دی-

٥٣- بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

١٠٤٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

باب: سور کا مار ڈالنا

۱۰۴۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے- وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے- اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا-

٥٤- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوْحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

١٠٤٥- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيْرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا. فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ. فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلاَّ أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ

باب: غیر جاندار چیزوں کی تصویر بیچنا اور اس میں کون سی تصویر حرام ہے

۱۰۴۵- سعید بن ابی حسن نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا' اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں' جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے- انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم

Marfat.com

رُوْحٌ.

مورتیں بنانی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے مورتیں بنا سکتے ہو۔

٥٥- بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

١٠٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ: **ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ.**

باب: آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟

۱۰۴۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا' وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا' اس سے پوری طرح کام لیا' لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

٥٦- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

١٠٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لَا، هُوَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: **قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.**

باب: مردار اور بتوں کا بیچنا

۱۰۴۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' فتح مکہ کے سال آپ نے فرمایا' آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دے دیا ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے ہم کشتیوں پر ملتے ہیں۔ کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

٥٧- بَابُ ثَمَنُ الْكَلْبِ

١٠٤٨- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: **أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.**

باب: کتے کی قیمت کے بارے میں

۱۰۴۸- حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت' زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

Marfat.com

کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے-" اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا- آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا- اسے ابراہیمؑ کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ہاجرہ) کو بھی دے دو- پھر حضرت سارہؑ ابراہیمؑ کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوادی-

٥٣- بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

١٠٤٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

باب: سور کا مار ڈالنا

۱۰۴۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے -وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے -اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا-

٥٤- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

١٠٤٥- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا. فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ. فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلاَّ أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ: كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ

باب: غیر جاندار چیزوں کی تصویر بیچنا اور اس میں کون سی تصویر حرام ہے

۱۰۴۵- سعید بن ابی حسن نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا' اور کہا' کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں' جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں -ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے -انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم

Marfat.com

رُوْحٌ.

مورتیں بنانی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے مورتیں بنا سکتے ہو۔

۵۵- بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

۱۰۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: **ثَلاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ.**

باب: آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟

۱۰۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا' وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا' اس سے پوری طرح کام لیا' لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

۵۶- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالأَصْنَامِ

۱۰۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لاَ، هُوَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ : **قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.**

باب: مردار اور بتوں کا بیچنا

۱۰۴۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' فتح مکہ کے سال آپ نے فرمایا' آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دے دیا ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے ہم کشتیوں پر ملتے ہیں۔ کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

۵۷- بَابُ ثَمَنُ الْكَلْبِ

۱۰۴۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : **أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.**

باب : کتے کی قیمت کے بارے میں

۱۰۴۸- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت' زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

Marfat.com

۳۵- كِتَابُ السَّلَمِ — سلم کے بیان میں

١ - بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

١٠٤٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ- فَقَالَ: مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ. وفي رواية عَنْهُ إلي أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

باب: ماپ مقرر کر کے سلم کرنا

۱۰۴۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلم کرتے تھے- یا انہوں نے یہ کہا کہ دو سال اور تین سال (کے لئے کرتے تھے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے' اُسے مقررہ پیمانے یا مقررہ وزن کے ساتھ کرنی چاہئے- ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں ہے کہ میعاد مقرر کر کے بیع کرے-

٢- بَابُ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

١٠٥٠- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأبي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

١٠٥١ -وَفِي رواية عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّأْمِ فِي الحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ، فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، إِلَي أَجَلٍ مَعْلُومٍ. فَقيل له: إِلَي مَنْ كانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: ما كُنَّا نسْأَلُهُمْ عَنْ ذلِكَ.

باب: اس شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں

۱۰۵۰- سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اور امیر المومنین ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں گیہوں اور جوار' انگور اور کھجور میں سلم کیا کرتے تھے-

۱۰۵۱- حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما ہی سے ایک روایت میں یہ ہے کہ ہم شام کے کسانوں سے گیہوں' جو اور ▯ میں ایک معین پیمانہ کے حساب سے ایک معین مدت تک کے لئے سلم کرتے تھے- ان سے کہا گیا آیا جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا اس سے کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہم ان سے یہ بات نہ پوچھتے تھے-

Marfat.com

۳۶- كِتَابُ الشفعة — الشفعہ کے بیان میں

۱- بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا

۱۰۵۲- عن أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ له سَعْدٌ: وَاللهِ لاَ أَزِيْدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ مُنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَوْ لاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: **الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.**

باب: شفعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعہ پیش کرنا

۱۰۵۲- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر ہیں انہیں تم خرید لو- سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ بخدا میں تو انہیں نہیں خریدوں گا- اس پر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں جی تمہیں خریدنا ہو گا- سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار- ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں- اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ نہ سنا ہو تا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے- تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر تمہیں ہر گز نہ دیتا- جب کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں- چنانچہ وہ دونوں گھر ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیئے-

۲- بَابُ أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ؟

۱۰۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَي أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: **إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.**

باب: کون پڑوسی زیادہ حق دار ہے

۱۰۵۳- حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو-

Marfat.com

۳۷- كِتَابُ الاجارة
اجارہ کے بیان میں

۱ - بَابُ في الاجارة

۱۰۵۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَقَالَ: لَنْ - أَو لاَ - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا من أَرَادَهُ.

باب: کسی بھی نیک مرد کو مزدوری پر لگانا

۱۰۵۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آیا- میرے ساتھ (میرے قبیلہ) اشعر کے دو مرد اور بھی تھے- میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ دونوں صاحبان حاکم بننے کے طلب گار ہیں- اس پر آپ نے فرمایا کہ جو شخص حاکم بننے کا خود خواہش مند ہو اُسے ہم ہرگز حاکم نہیں بنائیں گے-

۲- بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيْطَ

۱۰۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلاَّ رَعَى الْغَنَمَ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ.

باب: چند قیراط کی مزدوری پر بکریاں چرانا

۱۰۵۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں- اس پر آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے پوچھا کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! کبھی میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی تنخواہ پر چرایا کرتا تھا-

۳- بَابُ الإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

۱۰۵۶- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلاً يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ نِصْفَ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لاَ تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ

باب: عصر سے لے کر رات تک مزدوری کرانا

۱۰۵۶- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا 'مسلمانوں کی اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور کیا کہ یہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک مقررہ اجرت پر کریں- چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام دوپہر تک کیا- پھر کہنے لگے کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے- بلکہ جو کام ہم نے کر دیا وہ بھی غلط رہا- اس پر اس شخص نے کہا کہ ایسا نہ

Marfat.com

وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلاً، فَأَبَوا وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ : أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَومِكُمْ هَذَا وَلَكُما الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الأَجْرِ فَعَمِلُوا، حَتَّى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ قَالَ: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ. فَقَالَ لَهُما أَكْمِلا بَقِيَّةَ عَمَلِكُما فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، أَبَيَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَومِهِمْ، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَومِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ.

کرو-اپنا کام پورا کرلو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ- لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کام چھوڑ کر چلے گئے- آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا کہ باقی دن پورا کرلو تو میں تمہیں وہی مزدوری دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی- چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا' لیکن عصر کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار رہا- وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی- اس شخص نے ان کو سمجھایا کہ اپنا باقی کام پورا کرلو- دن بھی اب تھوڑا ہی باقی رہ گیا ہے- لیکن وہ نہ مانے- آخر اس شخص نے دوسرے مزدور لگائے کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں- چنانچہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے تک دن کے بقیہ حصہ میں کام پورا کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی سب ان ہی کو ملی- تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا' یہی مثال ہے-

٤- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ

باب: اگر کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی اجرت لئے بغیر چلا گیا اور مالک اس کی مزدوری سے محنت کر کے اسے بڑھائے؟

١٠٥٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيْتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيْكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : اللَّهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَكُنْتُ لاَ أَغْبِقُ

۱۰۵۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ پہلی امت کے تین آدمی کہیں سفر میں جا رہے تھے- رات ہونے پر رات گذارنے کے لئے انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی' اور اس میں اندر داخل ہو گئے- اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا- سب نے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں' سوا اس کے کہ تم سب' اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو- اس پر ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں روزانہ ان سے

Marfat.com

قَبْلَهُمَا أَهْلاً وَ لاَ مَالاً، فَناءَبِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلاً أَوْ مَالاً، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي، حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ : لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ، غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ

پہلے گھر میں کسی کو بھی دودھ نہیں پلاتا تھا- نہ اپنے بال بچوں کو' اور نہ اپنے غلام وغیرہ کو' ایک دن مجھے ایک چیز کی تلاش میں رات ہو گئی- اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ (میرے ماں باپ) سو چکے تھے- پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا- جب ان کے پاس لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے- مجھے یہ بات ہر گز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی غلام کو دودھ پلاؤں' اس لئے میں ان کے سرہانے کھڑا رہا- دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا- اور میں ان کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا- یہاں تک کہ صبح ہو گئی- اب میرے ماں باپ جاگے اور انہوں نے اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا' اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس چٹان کی آفت کو ہم سے ہٹا دے- اس دعا کے نتیجہ میں وہ غار تھوڑا سا کھل گیا- مگر نکلنا اب بھی ممکن نہ تھا- رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر دوسرے نے دعا کی' اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی' جو سب سے زیادہ مجھے محبوب تھی- میں نے اس کے ساتھ برا کام کرنا چاہا' لیکن اس نے نہ مانا- اسی زمانہ میں ایک سال قحط پڑا- تو وہ میرے پاس آئی- میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ خلوت میں مجھ سے برا کام کرائے- چنانچہ وہ راضی ہو گئی- اب میں اس پر قابو پا چکا تھا- لیکن اس نے کہا کہ تمہارے لئے میں جائز نہیں کرتی کہ اس مہر کو تم حق کے بغیر توڑو- یہ سن کر میں اپنے برے ارادے سے باز آ گیا اور وہاں سے چلا آیا- حالانکہ وہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب تھی اور میں نے اپنا دیا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا- اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا' تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے- چنانچہ چٹان ذرا سی اور کھسکی- لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں نکلا جا سکتا تھا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور تیسرے شخص نے دعا کی- اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے- پھر سب کو ان کی مزدوری پوری دے دی- مگر ایک مزدور ایسا نکلا کہ وہ اپنی مزدوری

Marfat.com

حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ. فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ لاَ تَسْتَهْزِئْ بِي. فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا. اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ. فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، فَخَرَجُوا يَمْشُوْنَ.

ہی چھوڑ گیا- میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگادیا اور بہت کچھ نفع حاصل ہو گیا- پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے- میں نے کہا' یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے- اونٹ گائے' بکری اور غلام' یہ سب تمہاری مزدوری ہی ہے- وہ کہنے لگا- اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر- میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا- چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا- ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑی- تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے- چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی' اور وہ سب باہر نکل کر چلے گئے-

٥- بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ

١٠٥٨- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ. فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللهِ، إِنِّي لأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ. فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ: ﴿الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَكَأَنَّمَا

باب: سورہ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس پر اجرت لے لینا

١٠٥٨- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے- دوران سفر میں وہ عرب کے ایک قبیلہ پر اترے- صحابہ نے چاہا کہ قبیلہ والے انہیں اپنا مہمان بنالیں- لیکن انہوں نے مہمانی نہیں کی' بلکہ صاف انکار کر دیا- اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا' قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی' لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہوا- ان کے کسی آدمی نے کہا کہ چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آکر اترے ہیں- ممکن ہے کوئی دم جھاڑے کی چیز ان کے پاس ہو- چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ' بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے- اس کے لئے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا- کیا تمہارے پاس کوئی چیز دم کرنے کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی میں اسے جھاڑ دوں گا- لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا- اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا' آخر بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہوا- وہ

Marfat.com

نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَة. قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لاَ تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صحابی وہاں گئے اور الحمد اللہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر دم کیا- ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو- وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا تکلیف و درد کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا- بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو ادا کر دی- کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو- لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا' وہ بولے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں- اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں- چنانچہ سب حضرات رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا- آپ نے فرمایا یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ بھی ایک رُقیہ ہے؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا- اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ- یہ فرما کر رسول کریم ﷺ ہنس پڑے-

٦- بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

١٠٥٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

باب : نر کی جفتی (پر اجرت) لینا

۱۰۵۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا-

Marfat.com

۳۸- کتاب الحوالات — حوالوں کا بیان

۱- بَابُ إِذَا أَحَالَ عَلَي مَلِيءٍ فَلَيسَ لَهُ رَدٌّ

۱۰۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا اتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.**

باب: حوالہ یعنی قرض کو کسی دوسرے پر اتارنے کا بیان

۱۰۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (قرض ادا کرنے میں) مال دار کی طرف سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور اگر تم میں سے کسی کا قرض کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کرے۔

۲- باب إِذَا أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ

۱۰۶۱- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: **هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟** قَالُوا لَا. قَالَ: **فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟** قَالُوا: لَا. فَصَلَّى عَلَيْهِ . ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: **هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟** قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: **فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟** ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: **هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟** قَالُوا: لَا. قَالَ: **فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟** قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ. قَالَ: **صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ.** قَالَ أَبُوقَتَادَةَ: **صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ عَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.**

باب: جب کوئی شخص میت کے ذمے قرض کو دوسرے کے حوالے کر دے

۱۰۶۱- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آپ نے پوچھا' کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نہیں کوئی قرض نہیں ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ میت نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کوئی مال بھی نہیں چھوڑا۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا' کسی کا قرض بھی میت پر ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا' کچھ مال بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ آنحضرت

Marfat.com

ﷺ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا' کیا کوئی مال ترکہ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں- آپ نے دریافت فرمایا اور اس پر کسی کا قرض بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں تین دینار ہیں- آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تم ہی لوگ نماز پڑھ لو- ابو قتادہؓ بولے' یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجئے' ان کا قرض میں ادا کر دوں گا- تب آپ نے اس پر نماز پڑھائی-

٣-بَاب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَي (وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيْبَهُمْ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان "جن سے تم نے قسم کھا کر قول و اقرار کیا ان کا حصہ ان کو دے دو"

١٠٦٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **لَا حِلْفَ فِي الإِسْلَامِ.** فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِي.

۱۰۶۲- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلف کی دوستی اسلام میں نہیں ہے؟ تو سیدنا انسؓ نے جواب دیا کہ بے شک نبی ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر کے اندر حلف کی دوستی کرائی تھی-

٤-باب مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

باب: جو شخص کسی میت کے قرض کی ضمانت دے تو اب اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی بات سے پھر جائے-

١٠٦٣- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّي قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَي مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَي لِي حَثْيَةً وَ قَالَ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا.

۱۰۶۳- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اس قدر روپیہ دوں گا مگر بحرین کا مال آنے نہ پایا تھا کہ نبی ﷺ کی وفات ہو گئی پھر جب بحرین کا مال آیا تو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ جس شخص سے نبی ﷺ کا کچھ وعدہ ہو یا آپ ﷺ پر کسی کا کچھ قرض ہو وہ میرے پاس آئے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ نبی ﷺ مجھ سے ایسا فرمایا تھا تو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک مٹھی بھر کر درہم دیدیئے اور فرمایا اسے شمار کرو' میں نے ان کو گنا تو وہ پانچ سو تھے- پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کا ڈبل اور لے لو-

Marfat.com

۳۹- کِتَابُ الْوِكَالَةِ وکالت کے بیان میں

١ - بَابُ وِكَالَةِ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ

١٠٦٤- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ أَنْتَ.

باب: ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل بننا

۱۰۶۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کو تقسیم کر دیں- ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا- جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کیا' تو آپ نے فرمایا کہ اس کی تو قربانی کر لے-

٢- بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيْلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ أَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

١٠٦٥- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ - وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ - أَوْ أَرْسَلَ - فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

باب: چرانے والے نے یا کسی وکیل نے کسی بکری کو مرتے ہوئے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح کر دیا یا جس چیز کے خراب ہو جانے کا ڈر تھا اسے ٹھیک کر دیا' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

۱۰۶۵- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا- جو سلع پہاڑی پر چرنے جاتا تھا (انہوں نے بیان کیا کہ) ہماری ایک باندی نے ہمارے ہی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے- اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے اس بکری کو ذبح کر دیا- انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھ نہ لوں اس کا گوشت نہ کھانا- یا (یوں کہا کہ) جب تک میں کسی کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کے بارے میں پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں' چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا' یا کسی کو (پوچھنے کے لئے)

Marfat.com

بھیجا اور نبی کریم ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کے لئے حکم فرمایا۔

٣- بَابُ الْوَكَالَةُ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

١٠٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً**. ثُمَّ قَالَ: **أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ**، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لاَ نَجِدُ، إِلاَّ أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: **أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً**.

قرض کے ادا کرنے میں وکیل کرنا جائز ہے

١٠٦٦- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا اور اس نے آپ ﷺ سے سخت کلامی کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کی گفتگو ایسی ہی ہوتی ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اسی عمر اونٹ دیدو جس عمر کا اس کا اونٹ تھا لوگوں نے عرض کیا کہ اس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر ہے تو آپ (نے فرمایا کہ اس کو ہی دے دو اس لئے کہ تم میں اچھا شخص وہ ہے جو قرض کو اچھے طور پر ادا کرے۔

٤- بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ

١٠٦٧- عن وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ. وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ** - وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ - فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ

باب: اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارش کو کچھ ھبہ دیا جائے تو جائز ہے

١٠٦٧- مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (غزوۂ حنین کے بعد) جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا' تو انہوں نے درخواست کی کہ ان کے مال و دولت اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں' اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک کو اختیار کرنا ہوگا۔ یا قیدی واپس لے لو' یا مال لے لو۔ میں اس پر غور کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جعرانہ میں) تقریباً دس رات تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ ہوازن کے وکیلوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی حصہ تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے

Marfat.com

قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ. فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

مسلمانوں کو خطاب فرمایا- پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا بیان کی' پھر فرمایا' امابعد! یہ تمہارے بھائی توبہ کر کے مسلمان ہو کر تمہارے پاس آئے ہیں- اس لئے میں نے مناسب جانا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں- اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے تو اسے کر گذرے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہم اس کے اس حصہ کو (قیمت کی شکل میں) اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دلا دے تو اسے بھی کر گذرنا چاہئے- یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول کریم ﷺ کی خاطر ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں- لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے- اس لئے تم سب (اپنے اپنے ڈیروں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے وکیل تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں- چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے -اور ان کے سرداروں نے (جو ان کے نمائندے تھے) اس صورت حال پر بات کی- پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ سب نے بخوشی دل سے اجازت دے دی ہے-

٥- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلاً فَتَرَكَ الْوَكِيلُ

باب: کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا

١٠٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ. قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ. فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا

١٠٦٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا- (رات میں) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اللہ کی! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلوں گا- اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں- میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا- صبح ہوئی تو رسول

Marfat.com

فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالاً، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ.

قَالَ: **أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ** . فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَولِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لاَ أَعُودُ. فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: **يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟** قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالاً، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: **أَمَا أَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ.** فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ، إِنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا. قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟** قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ.

قَالَ: **مَا هِيَ؟** قُلْتُ : قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى

کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا' اے ابو ہریرہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا' یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا' اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا- آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے- ابھی وہ پھر آئے گا- رسول کریم ﷺ کے اس فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا- اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا- لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے' میں محتاج ہوں- بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے- اب میں کبھی نہیں آؤں گا' مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا- صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا' اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا' یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا- جس پر مجھے رحم آ گیا- اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا- آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے اور وہ پھر آئے گا- تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا' تو میں نے اسے پکڑ لیا' اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے- یہ تیسرا موقع ہے- ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے- لیکن تم باز نہیں آئے- اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا- میں نے پوچھا' وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا 'جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی ﴿**اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم**﴾ پوری پڑھ لیا کرو- ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا- اور صبح تک شیطان تمہارے پاس کبھی نہیں آ سکے گا- اس مرتبہ بھی پھر میں

Marfat.com

فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ ﴿اللهُ لاَإِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلاَ يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ. تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟** قَالَ: لاَ. قَالَ: **ذَاكَ شَيْطَانٌ.**

نے اسے چھوڑ دیا- صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا' گزشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا- اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا- آپ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو' شروع ﴿اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم﴾ سے آخر تک- اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس کے پڑھنے سے) ایک نگراں فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا- صحابہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے- نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا- لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے- اے ابوہریرہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا-

١١- بَابُ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

باب: اگر وکیل کوئی ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس کی جائے گی

١٠٦٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **مِنْ أَيْنَ هَذَا؟** قَالَ بِلاَلٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيءٌ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: **أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا، عَيْنُ الرِّبَا لاَ تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ .**

۱۰۶۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجور (کھجور کی ایک عمدہ قسم) لے کر آئے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس خراب کھجور تھی- اس کی دو صاع' اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں- تاکہ ہم یہ آپ کو کھلائیں آپ نے فرمایا- توبہ! توبہ! یہ تو سود ہے' بالکل سود- ایسا نہ کیا کر البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب) کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) عمدہ خریدا کر-

Marfat.com

٧- بَابُ الْوِكَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ

١٠٧٠- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ - أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ - شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوْهُ، قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ.

باب : حد لگانے کے لئے کسی کو وکیل کرنا

۱۰۷۰- حضرت عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا-انہوں نے شراب پی لی تھی- جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں سے انہیں مارنے کے لئے حکم فرمایا-انہوں نے بیان کیا میں بھی مارنے والوں میں تھا- ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا-

Marfat.com

٤٠- كِتَابُ الْحَرْثِ والمزارعةِ

کاشتکاری اور بٹائی کا بیان

١ - بَابُ فَضلُ الزَّرْعِ والغَرْسِ

١٠٧١- عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَو يَزْرَعُ زَرْعًا فَيأْكُلُ مِنْهُ طَيرٌ أَو إِنسَانٌ أَو بَهِيمَةٌ، إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.

باب: کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت جس میں سے لوگ کھائیں

۱۰۷۱- حضرت انس بن ملک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے' پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا' ان سے قتادہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے-

٢- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الاشتغال بآلةِ الزَّرعِ، أَوْ مُجاوَزةِ الحَدِّ الَّذي أُمِرَ بِهِ

١٠٧٢- عَنْ أَبي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ - ورَأَى سكَّةً وشيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقالَ- سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يقولُ: لاَ يَدخلُ هَذَا بَيْتَ قَومٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُ الذُّلَّ

باب کھیتی کے سامان میں بہت زیادہ مصروف رہنا یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا' اس کا انجام برا ہے

۱۰۷۲- ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' آپ کی نظر پھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی- آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے- آپ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھر میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے-

٣- بَابُ اقْتِناء الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

١٠٧٣- عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَمسكَ كَلْبًا فَإِنهُ يَنقُصُ كُلَّ يومٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلاَّ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله

باب : کھیتی کے لئے کتا پالنا

۱۰۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کوئی کتا رکھا' اس نے روزانہ اپنے عمل سے ایک قیراط کی کمی کر لی -البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لیے) کتے اس سے الگ ہیں- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إلاَّ كَلْبَ غَنَمٍ أَو حَرْثٍ أَو صَيْدٍ. وقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

کے واسطے سے بیان کیا بحوالہ نبی کریم ﷺ کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتے الگ ہیں- ابو حازم نے کہا ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے کہ شکاری اور مویشی کے کتے (الگ ہیں)-

١٠٧٤- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوايةٍ: إلاَّ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ.

۱۰۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں یا کھیتی کی حفاظت یا شکار کے لئے کتا رکھا جا سکتا ہے-

١٠٧٥- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رواية أخري: إلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

۱۰۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ شکار اور جانوروں کی حفاظت کے لئے کتا رکھ سکتا ہے-

٤- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

باب: کھیتی کے لئے بیل سے کام لینا

١٠٧٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ. قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. قَالَ الراوي عن ابي هريره وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ.

۱۰۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ اس بیل نے اس کی طرف دیکھا اور اس سوار سے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری پیدائش تو کھیت جوتنے کے لئے ہوئی ہے- آپ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی ایمان لائے اور ایک دفعہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پکڑ لی تھی تو گڈریے نے اس کا پیچھا کیا- بھیڑیا بولا، آج تو تو اسے بچاتا ہے- جس دن (مدینہ اجاڑ ہو گا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے- اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہو گا- آپ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمرؓ بھی- راوی حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ابو بکر و عمرؓ اس مجلس میں موجود نہیں تھے-

٥- بَابُ إِذَا قَالَ أَكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخْلِ

باب: باغ والا کسی سے کہے کہ تو سب درختوں وغیرہ کی دیکھ بھال کر

١٠٧٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ: لاَ. فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمُؤنَةَ وَنَشْرَكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ.

۱۰۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے کہا، کہ ہمارے باغات آپ ہم میں اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں میں تقسیم فرمادیں- آپ نے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ درختوں میں محنت کرو، ہم تم میوے میں

Marfat.com

قَالُوا : سَمِعْنَا وَأَعْطَنَا.

شریک رہیں گے - انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا-

٥- بَاب

۱۰۷۸- عن رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ، قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلِمُ الأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذلكَ، فَنُهِينا. وأَما الذَّهبُ والوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

باب

۱۰۷۸- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ مدینہ میں ہمارے پاس کھیت اوروں سے زیادہ تھے- ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جوتنے اور بونے کے لئے دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک مقررہ حصے (کی پیداوار) مالک زمین لے گا- بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ خاص اسی حصے کی پیداوار ماری جاتی اور سارا کھیت سلامت رہتا اور بعض دفعہ سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ بچ جاتا- اس لئے ہمیں اس طرح معاملہ کرنے سے روک دیا گیا اور سونا اور چاندی کے بدل ٹھیکہ دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہ تھا-

٦- بَابُ الْمُزارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

۱۰۷۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ. ثَمَانِينَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيْرٍ.

۱۰۸۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنِ الكِراء، وَلَكِنْ قَالَ: **أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخاهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا.**

باب: آدھی یا کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا

۱۰۷۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا - آپ اس میں سے اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے - جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو-

۱۰۸۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زمین ٹھیکے پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ کا ارشاد ہے کوئی شخص تم میں سے اپنی زمین بھائی کو یوں ہی دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کا کچھ کرایہ وصول کرے-

١٤- بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۰۸۱- قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : لَوْ لاَ آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

باب: صحابہ کرام کے اوقاف اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی

۱۰۸۱- عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جتنے شہر بھی فتح کرتا انہیں فتح کرنے والوں میں ہی تقسیم کرتا جاتا بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی زمین تقسیم فرمادی تھی-

Marfat.com

۸- بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

۱۰۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ.

باب: اس شخص کا بیان جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

۱۰۸۲- عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی، جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی حق دار ہے- عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا-

۹- بَابُ إِذَا قَالَ رَبُّ الأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلاً مَعْلُومًا- فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيْهِمَا

۱۰۸۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَجْلَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيْحَاءَ.

باب: اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا- (جب چاہیں فسخ کر دیں)

۱۰۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (جب خیبر پر) فتح حاصل کی تھی (دوسری سند) اور عبدالرزاق نے کہا کہ ہم کو ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے نکال دیا تھا اور جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا- جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی- آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا- لیکن یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں- ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے- اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے- چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا-

Marfat.com

٩- بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

باب: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کھیتی باڑی میں ایک دوسرے کی مدد کس طرح کرتے تھے

١٠٨٤- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَمِّي ظُهَيْرُ بْنِ رَافِعٍ : لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا. قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟** قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبُعِ وَعَلَى الأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ. قَالَ: **لاَ تَفْعَلُوا، أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا.** **قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً.**

١٠٨٤- حضرت ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا (بظاہر ذاتی) فائدہ تھا- اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا وہ حق ہے- ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لیے) نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں- اسی طرح کھجور اور جو کے چند وسق پر- یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو- یا خود اس میں کھیتی کیا کرو یا دوسروں سے کراؤ ورنہ اسے یوں خالی ہی چھوڑ دو- رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آپ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور مان لیا-

١٠٨٥- عَنِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهي عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَي رَافِعٍ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَهي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا عَلَي الأَرْبِعَاءِ، وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ.

١٠٨٥- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم 'ابو بکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ 'اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ابتدائے امارت میں اپنی زمین کرایہ پر دیتے تھے' پھر حضرت رافع کے حوالہ سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے ممانعت فرمائی ہے- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "مجھے معلوم ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار اور کچھ بھوسے کے عوض کرایہ پر دیا کرتے تھے-"

١٠٨٦- عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الأَرْضَ تُكْرَى. ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ، قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ

١٠٨٦- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو بٹائی پر دیا جاتا تھا- پھر انہیں ڈر ہوا کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو جس کا علم انہیں نہ ہوا ہو-

Marfat.com

يَعْلَمُهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الأَرْضِ.

چنانچہ انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

١٠- بَاب

١٠٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ - أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ. قَالَ فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَيَقُولُ اللهُ: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ. فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: وَاللهِ لاَ تَجِدُهُ إِلاَّ قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ. وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب

۱۰۸۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن بیان فرمارہے تھے ---ایک دیہاتی بھی مجلس میں حاضر تھا--- کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہے گا- اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا اپنی موجودہ حالت پر تو راضی نہیں ہے؟ وہ کہے گا' کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا ہے- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس نے بیج ڈالا- پلک جھپکنے میں وہ اگ بھی آیا- پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہوئے- اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے ابن آدم! اسے رکھ لے' تجھے کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی- یہ سن کر دیہاتی نے کہا کہ قسم خدا کی وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا- کیونکہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں- ہم تو کھیتی ہی نہیں کرتے- اس بات پر رسول کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی-

حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریص ہے- کتنی بھی دولت اور راحت ہو' وہ اس پر قناعت نہیں کرتا- زیادہ طلبی اس کے خمیر میں ہے- اسی طرح تلون مزاجی' حالانکہ جنت میں سب کچھ موجود ہو گا پھر بھی کچھ لوگ کھیتی کی خواہش کریں گے' اللہ پاک اپنے فضل سے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دے گا جیسا کہ روایت مذکورہ میں ہے- جو اپنے معانی اور مطالب کے لحاظ سے حقائق پر مبنی ہے-

Marfat.com

٤١- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ — مساقات کا بیان

١- بَابُ فِي الشُّرْبِ

١٠٨٨- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ يَا غُلَامُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ. فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

باب: پانی کی تقسیم

۱۰۸۸- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ یا پانی کا ایک پیالہ پیش کیا گیا- آپ نے اس کو پیا- آپ کی دائیں طرف ایک نوعمر لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور کچھ بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے- آپ نے فرمایا لڑکے! کیا تو اجازت دے گا کہ میں پہلے یہ پیالہ بڑوں کو دے دوں -اس پر اس نے کہا' یارسول اللہ! میں تو آپ کے جھوٹے میں سے اپنے حصہ کو اپنے سوا کسی کو نہیں دے سکتا- چنانچہ آپ نے وہ پیالہ پہلے اسی کو دے دیا-

١٠٨٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَاةٌ دَاجِنٌ - وَهُوَ فِي دَارِي - وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِي، فَأَعْطَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ عَنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُوبَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ - أَعْطِ أَبَابَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ. فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ: **الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ**.

۱۰۸۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے گھر میں پلی ہوئی ایک بکری کا دودھ دوہا گیا' جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں پلی تھی- پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا' آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس کا پیالہ پیش کیا گیا- آپ نے اسے پیا- جب اپنے منہ سے پیالہ آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا- عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ آپ یہ پیالہ دیہاتی کو نہ دے دیں- اس لیے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیجئے- آپ نے پیالہ اسی دیہاتی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حق دار ہے- پھر وہ جو اس کی داہنی طرف ہو-

Marfat.com

٢- بَابُ مَنْ قَالَ : إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَرْوَى،

باب: اس کے بارے میں جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حق دار ہے یہاں تک وہ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کرلے

١٠٩١- وفي رواية عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ.

۱۰۹۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے کسی کو اس لئے نہ روکا جائے کہ اس طرح جو ضرورت سے زیادہ گھاس ہو وہ بھی رکی رہے۔

٢- بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ، وَالْقَضَاءِ فِيهَا

باب: کنویں کے بارے میں جھگڑنا اور اس کا فیصلہ کرنا

١٠٩٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ الآية، فَجَاءَ الأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ! كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، فَقَالَ لِي: شُهُودَكَ، قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: فَيَمِينُهُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ. فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا. فَأَنْزَلَ اللهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ.

۱۰۹۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص کوئی ایسی جھوٹی قسم کھائے جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر ناحق قبضہ کرلے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ غضب ناک ہو گا اور پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی یہ) آیت نازل فرمائی کہ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ دنیا کی تھوڑی دولت خریدتے ہیں" آخر آیت تک۔ پھر اشعث رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھا کہ ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک کنواں میرے چچازاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر جھگڑا ہوا تو) آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تو اپنے گواہ لا۔ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف سے قسم لے لے۔ اس پر میں نے کہا' یارسول اللہ! یہ تو قسم کھا بیٹھے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارے میں یہ آیت نازل فرما کر اس کی تصدیق کی۔

٤- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

باب: اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی سے روک دیا

١٠٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۰۹۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

Marfat.com

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَومَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ. وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ. ثُمَّ قَرَأَ: هذه الاية ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾.

ﷺ نے فرمایا تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا- بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا- ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا- دوسرا وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیا کے لئے کرے کہ اگر وہ حاکم اسے کچھ دے تو وہ راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے- تیسرا وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی- اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور اس کی بتائی ہوئی قیمت پر اس سامان کو خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی" جو لوگ اللہ کو درمیان میں دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سامال مول لیتے ہیں-" آخر تک-

٥- بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

١٠٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ : فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

باب: پانی پلانے کے ثواب کا بیان

۱۰۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی- اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا- پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے- اس نے (اپنے دل میں) کہا' یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی- (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا' اور کتے کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی- صحابہ نے عرض کیا- یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا' ہر جاندار میں ثواب ہے-

٦- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

باب: جن کے نزدیک حوض والا اور مشک کا مالک ہی اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے

١٠٩٥- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۱۰۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لأَذُودَنَّ رِجالاً عَنْ حَوضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الْحَوضِ.

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- میں (قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہانک دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے ہانک دیئے جاتے ہیں-

١٠٩٦- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَي سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَي بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَي وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَي يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهِ فَيَقُولُ اللهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَما مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ.

١٠٩٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ ہی نظر رحمت سے دیکھے گا- ایک وہ جس نے اپنے مال پر قسم اٹھائی ہو کہ اسے اتنی زیادہ قیمت مل رہی ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہو' دوسرا جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لئے عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی' تیسرا وہ شخص جو اپنی ضرورت سے زائد پانی لوگوں سے روکے- اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھے اسی طرح اپنے فضل سے محروم رکھتا ہوں جس طرح تو نے لوگوں کو فالتو پانی سے محروم کیا تھا حالانکہ اسے تو نے پیدا نہیں کیا تھا-

٧- بَابُ لاَ حِمَى إِلاَّ للهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

باب: اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی اور چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتا

١٠٩٧- عَنِ الصَّعبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ حِمَى إِلاَّ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ.

١٠٩٧- حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' چراگاہ اللہ اور اس کا رسول ہی محفوظ کر سکتا ہے-

٨- بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَسَقْيِ الدَّوَابِّ مِنَ الأَنْهَارِ

باب: نہروں میں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں

١٠٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ

١٠٩٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے' دوسرے کے لئے بچاؤ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے- جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب ہے' وہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کو پالے' وہ اسے کسی ہریالے میدان میں باندھے (راوی نے کہا) یا کسی باغ میں تو جس قدر بھی وہ اس ہریالے میدان یا باغ میں چرے گا- اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا- اگر اتفاق سے اس

Marfat.com

طِيَلِهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ. وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾.

کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا تو اس کے آثار قدم اور لید بھی مالک کی نیکیوں میں لکھے جائیں گے اور اگر وہ گھوڑا کسی ندی سے گذرے اور اس کا پانی پئے- خواہ مالک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو تو بھی یہ اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا تو اس نیت سے پالا جانے والا گھوڑا انہیں وجوہ سے باعث ثواب ہے دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سوال بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالے' پھر اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہ کرے تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے- تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر' دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے- رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا- سوا اس جامع آیت کے ''جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا' اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا' اس کا بدلہ پائے گا''

٩- بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

١٠٩٩- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى، فَأَنَخْتُهَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ، وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ، فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ

باب: لکڑی اور گھاس بیچنا

١٠٩٩- حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک جوان اونٹنی غنیمت میں ملی تھی اور ایک دوسری اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمائی تھی- ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو اس خیال سے باندھے ہوئے تھا کہ ان کی پیٹھ پر اذخر (عرب کی ایک خوشبو دار گھاس جسے سنار وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ کر بیچنے لے جاؤں- بنی قینقاع کا ایک سنار بھی میرے ساتھ تھا- اس طرح (خیال یہ تھا کہ) اس کی آمدنی سے فاطمہؓ (جن سے میں نکاح کرنے والا تھا ان) کا ولیمہ کروں گا- حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اسی (انصاری کے) گھر میں شراب پی رہے تھے- ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی

Marfat.com

خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا- قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلاَّ عَبِيدٌ لآبَائِي! فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ.

تھی- اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں: اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف" (بڑھ) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے- ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور ان کی کلیجی نکال لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا- مجھے یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی- پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہؓ بھی موجود تھے- میں نے آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے- زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہی تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا- حضورؐ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ نے خفگی ظاہر فرمائی' تو حضرت حمزہ نے نظر اٹھا کر کہا "تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو-" حضور ﷺ الٹے پاؤں لوٹ کر ان کے پاس سے چلے آئے- یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا قصہ ہے-

١٠- باب: الْقَطَائِعُ

باب: جاگیر لکھ کر دینا

١١٠٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا قَالَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي.

١١٠٠- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کو بحرین کی جاگیر دینا چاہی تو انصار نے کہا: "ہم اس وقت تک یہ جاگیر نہیں لیں گے جب تک کہ آپ مہاجر بھائیوں کو بھی ویسی ہی جاگیر نہ دیں-" آپ نے فرمایا: "تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر مقدم رکھا جائے گا لہٰذا ایسے حالات میں مجھ سے ملنے تک صبر و شکیب سے کام لینا-

١١- بَابِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ نَخْلٍ

باب: باغ میں سے گذرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ

١١٠١- عن عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بعدَ أَن تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

١١٠١- سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ پیوند کاری کے بعد اگر کسی نے اپنا کھجور کا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے- ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہو گا) تو یہ صورت الگ ہے- اور اگر کسی نے کوئی مال والا غلام بیچا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے- ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت الگ ہے-

Marfat.com

٤٢ - كِتَابُ الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحجرِ وَالتَّفْلِيْسِ

قرض لینا' قرضہ ادا کرنا' تصرف سے روکنا اور دیوالیہ قرار دینا

١- بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا، أَوْ إِتْلاَفَهَا

١١٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ.

باب: جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے

۱۱۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی لوگوں کا مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے ادا کرے گا اور جو کوئی نہ دینے کے لیے لے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو تباہ کر دے گا-

٢- بَابُ أَدَاءِ الدُّيُونِ

١١٠٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يَحَوَّلَ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ دِيْنَارًا أَرْصِدُهُ لِدَيْنٍ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الأَكْثَرِيْنَ هُمُ الأَقَلُّونَ، إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا -وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ. وَقَالَ : مَكَانَكَ، وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ. ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ : مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ. فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الَّذِي سَمِعْتُ - أَو قَالَ: الصَّوتُ الَّذِي سَمِعْتُ - قَالَ: وَهَلْ سَمِعتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ

باب: قرضوں کا ادا کرنا

۱۱۰۳- ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا- آپ نے جب دیکھا' آپ کی مراد احد پہاڑ (کو دیکھنے) سے تھی- تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ احد پہاڑ سونے کا ہو جائے تو اس میں سے میرے پاس ایک دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے- سوا اس دینار کے جو میں کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں- پھر فرمایا (دنیا میں) دیکھو جو زیادہ (مال) والے ہیں وہی محتاج ہیں- سوا ان کے جو اپنے مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں- لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے- پھر آپ نے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دور آگے کی طرف بڑھے- میں نے کچھ آواز سنی- (جیسے آپ کسی سے باتیں کر رہے ہوں) میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں لیکن پھر آپ کا فرمان یاد آیا کہ "یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آجاؤں" اس کے بعد جب آپ

Marfat.com

فقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

تشریف لائے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ابھی میں نے کچھ سنا تھا' یا (راوی نے یہ کہا کہ) میں نے کوئی آواز سنی تھی- آپ نے فرمایا' تم نے بھی سنا! میں نے عرض کیا کہ ہاں- آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے تھے اور کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا- میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو- تو آپ نے کہا کہ ہاں-

٣- بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

١١٠٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ضُحًى، فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

باب: قرض اچھی طرح سے ادا کرنا

۱۱۰۴- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوا تو آپ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے- آپ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو- میرا آپ پر قرض تھا' آپ نے اسے ادا کیا' بلکہ زیادہ بھی دے دیا-

٤- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

١١٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ما مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ ماتَ وَتَرَكَ مَالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، فَأَنَا مَوْلاَهُ.

باب: قرض دار کی نماز جنازہ کا بیان

۱۱۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں مومن کا دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قریبی دوست ہوں تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو "پیغمبر اہل ایمان سے خود ان سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں" لہٰذا جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا جو بھی ہوں اور جس نے قرض یا پس ماندگان چھوڑے وہ میرے پاس آ جائے میں اس کا بندوبست کروں گا-

٥- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

١١٠٦- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

باب: مال کو تباہ کرنا یعنی بے جا اسراف منع ہے

۱۱۰۶- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی' لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبا لینا حرام قرار دیا ہے اور فضول بکواس کرنے' اور کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے-

Marfat.com

۴۳- كِتَابُ الْخُصُومَاتِ — جھگڑوں کے بیان میں

١- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الأَشْخَاصِ، وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

١١٠٧- عن عَبْدَ اللهِ بن مسعود رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: **كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ لاَ تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا.**

١١٠٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَنْبَ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ**

باب: قرضدار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان

۱۱۰۷- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے اس کے خلاف سنا تھا- اس لئے میں ان کا ہاتھ تھامے آپ کی خدمت میں لے گیا- آپ نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو کہ اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے-

۱۱۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی' ایک دوسرے کو برا بھلا کہا- مسلمان نے کہا' اس ذات کی قسم! جس نے محمد (ﷺ) کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی- اور یہودی نے کہا' اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی- اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے طمانچہ مارا- وہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعہ کو بیان کیا- پھر حضور ﷺ نے اس مسلمان کو بلایا اور ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا- انہوں نے آپ کو اس کی تفصیل بتادی- آپ نے اس کے بعد فرمایا- مجھے موسیٰؑ پر ترجیح نہ دو- لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے- میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا- بے ہوشی سے ہوش میں آنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا- لیکن موسیٰؑ کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا- اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰؑ بھی بے ہوش ہونے

Marfat.com

قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللهُ.

والوں میں ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا' یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں رکھا ہے جو بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں۔

١١٠٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ، أَفُلاَنٌ أَفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۱۱۰۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تھا (اس میں کچھ جان باقی تھی) اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے 'فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں) یہودی پکڑا گیا اور اس نے بھی جرم کا اقرار کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

٤- بَابُ كَلاَمِ الْخُصُومِ بَعْضِهِم فِي بَعْضٍ

باب: مدعی یا مدعی علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں

١١١٠- حديثُ الأَشْعَثِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وذَكَرَ فيهِ أَنَّهُ اخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَضْرَ موت وفِي هذهِ الرِّوايَة قَالَ: إِنَّهُ هُوَ وَيهوديٌّ.

۱۱۱۰- حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (۱۰۹۲) پہلے گزر چکی ہے جس میں بیان تھا کہ وہ حضرت موت کے ایک شخص سے جھگڑے تھے۔ اس طریق میں ہے کہ ان ایک یہودی سے جھگڑا ہوا تھا۔

Marfat.com

٤٣- كِتَاب اللقطةِ

گری پڑی چیز کو اٹھانے کے بیان میں

باب: إِذَا أَخْبَرَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بِالْعَلامةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

١١١١- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَجَدتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ **عَرِّفْهَا حَوْلاً**. فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: **عَرِّفْهَا حَوْلاً**. فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلاثًا فَقَالَ: **احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا**.

باب: جب گری پڑی چیز کا مالک اس کی پہچان بتادے تو (اسے چاہئے کہ) اس کو دے دے

۱۱۱۱- سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو اشرفیاں تھیں پس میں نبی ﷺ کے پاس آیا (بیان کیا) آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھو چنانچہ میں نے دریافت کیا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اس شخص کو پہچان لیتا پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھو چنانچہ میں نے دریافت کیا مگر کوئی شخص نہ ملا- پھر میں تیسری بار آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی صورت، گنتی اور بندش کو یاد رکھو اگر اس کا مالک آجائے (تو اس کو دے دینا) ورنہ اسے اپنے استعمال میں لے آنا-

باب إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

١١١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِنِّي لأَنْقَلِبُ إِلَي أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَي فِرَاشِي، فَأَرْفَعُهَا لآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَي أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا**.

باب: اگر کوئی راستہ میں گری ہوئی کھجور پائے تو کیا کرے؟

۱۱۱۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں اپنے گھر لوٹ کر جاتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں اور اسے کھانے کے ارادے سے اٹھا لیتا ہوں مگر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو تو پھر اسے پھینک دیتا ہوں-

Marfat.com

٤٤- كِتَابُ الْمَظَالِمْ حقوق کے بیان میں

١- باب قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

١١١٣- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا.

باب:

۱۱۱۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی تو انہیں ایک پل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہو گا روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا' جو وہ دنیا میں باہم کرتے تھے۔ پھر جب پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے' ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طور پر پہچانے گا۔

اس سند کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابو المتوکل سے معلوم ہو جائے۔

(یا اللہ! اپنے رسول پاک ﷺ کے ان پاکیزہ ارشادات کی قدر کرنے والوں کو فردوس بریں عطا فرمائیو۔ آمین۔

٢- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾

١١١٤- عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ ہود میں یہ فرمانا کہ "سن لو! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے"

۱۱۱۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا ہاں' اے میرے پروردگار۔ آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ

Marfat.com

هَلَكَ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطِي كِتَابَ حَسَنَاتِهِ. وَأَمَّا الكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

٣- بَابُ لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ

١١١٥- وَعَنْهُ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.**

٤- بَابُ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

١١١٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا**، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: **تَأْخُذُ فَوقَ يَدَيْهِ.**

٥- بَابُ الظُّلْمِ ظُلُمَاتٌ يَومَ الْقِيَامَةِ

١١١٧- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَومَ الْقِيَامَةِ.**

اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں- چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی' لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر گواہ (ملائکہ' انبیاء اور تمام جن و انس سب) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا- خبر دار ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہو گی-

باب کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے

۱۱۱۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے- جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے' اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا- جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے' اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا- اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا-

باب: ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم

۱۱۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم- صحابہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں' لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا' کہ ظلم سے اس کا ہاتھ پکڑ لو- (یہی اس کی مدد ہے)

باب: ظلم روز قیامت تاریکیوں کا باعث ہو گا

۱۱۱۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے-

Marfat.com

٦- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهُ؟

١١١٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.

باب: اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کرائے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضروری ہے

۱۱۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ (سے ظلم کیا ہو) تو اسے آج ہی' اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم' بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا- اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہو گا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی-

٧- بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ

١١١٩- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ.

١١٢٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ .

باب: اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلم سے چھین لی

۱۱۱۹- سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا جس نے کسی کی زمین ظلم سے لے لی' اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا-

۱۱۲۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ناحق کسی کی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لے لیا' تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا-

٨- بَابُ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لآخَرَ شَيْئًا جَازَ

١١٢١- عَن ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرَّ بِقَوم يَأْكُلُون تَمْرًا فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

باب: جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے دے تو وہ اسے استعمال کر سکتا ہے

۱۱۲۱- عبد اللہ بن عمرؓ جب ہماری طرف سے گزرتے تو فرماتے کہ رسول اللہؐ نے (دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے وقت) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے- مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے-

Marfat.com

٩- بَابُ قَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ [البقرة:٢٠٤]

١١٢٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الأَلَدُّ الْخَصِمُ.

١٠- باب إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلَ وَهُوَ يَعْلَمُهُ

١١٢٣- أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَو لِيَتْرُكْهَا.

١١- بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

١١٢٤- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا؛ فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ.

باب: اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا' اور وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے

۱۱۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب: اس شخص کا گناہ' جو جان بوجھ کر جھوٹ کے لیے جھگڑا کرے

۱۱۲۳- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ اس لیے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو' میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچا ہے اور اس طرح میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لیکن اگر میں اس کو (اس کے ظاہری بیان پر بھروسہ کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں' وہ لے لے یا چھوڑ دے۔

باب: مظلوم اگر ظالم کا مال پالے تو بقدر زیادتی اپنا حصہ لے سکتا ہے

۱۱۲۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' آپ ہمیں مختلف ملک والوں کے پاس بھیجتے ہیں اور (بعض دفعہ) ہمیں ایسے لوگوں میں اترنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت تک نہیں کرتے' آپ کی ایسے مواقع پر کیا ہدایت ہے؟ آپ نے ہم سے فرمایا' اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے لیے مناسب ہے' تو تم اسے قبول کر لو' لیکن اگر وہ نہ کریں تو تم خود مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

Marfat.com

۱۲- بَابُ لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

۱۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَه فِي جِدَارِه. ثُمَّ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُم عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ؟ وَاللهِ لأَرمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

باب: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے

۱۱۲۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے- پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں- قسم اللہ! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا ہی رہوں گا-

۱۳- بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسُ فِيْهَا، وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

۱۱۲۶- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ. فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا. قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَى الْمَجَالِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ.

باب: گھروں کے صحن کا بیان اور ان میں بیٹھنا اور راستوں میں بیٹھنا

۱۱۲۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' راستوں پر بیٹھنے سے بچو- صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں- وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں- اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو- صحابہ نے پوچھا اور راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' نگاہ نیچی رکھنا' کسی کو ایذاء دینے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا-

۱۴- بَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيْقِ

۱۱۲۷- عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ.

باب: اگر عام راستہ میں اختلاف ہو تو کیا کیا جائے؟

۱۱۲۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا جب کہ راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو تو سات ہاتھ راستہ چھوڑ دینا چاہیے-

۱۵- بَابُ النُّهْبَي عَنِ النُّهْبَي وَالْمُثْلَة

۱۱۲۸- عن عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الأَنْصَارِيِّ - قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهبى وَالْمثله.

باب: مالک کی اجازت کے بغیر اس کا کوئی مال اٹھالینا

۱۱۲۸- عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا تھا-

Marfat.com

١٦- بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

١١٢٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.

١٧- بَابُ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

١١٣٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ: كُلُوا. وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا، فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ.

باب جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے

۲۴۸۰- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا' وہ شہید ہے-

باب: جس کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دی ہو تو کیا حکم ہے؟

۱۱۳۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے- امہات مؤمنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھجوائی- انہوں نے ایک ہاتھ اس پیالے پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا- آپ نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ- آپ ﷺ نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور پیالہ بھی نہیں بھیجا- بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہو گئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوایا-

Marfat.com

٤٥- كِتَابُ الشَّرِكَةِ

شراکت کے بیان میں

١- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهدِ وَالْعُرُوضِ

١١٣١- عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَومِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ. فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ.

باب کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شرکت کا بیان

۱۱۳۱- حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (غزوۂ ہوازن میں) لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور فقر و محتاجی آ گئی' تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے- اپنے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انہیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) آپ نے انہیں اجازت دے دی- راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ان سے ہو گئی تو انہیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی- عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اونٹوں کو کاٹ ڈالو گے تو پھر تم کیسے زندہ رہو گے- چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا' یا رسول اللہ! اگر انہوں نے اونٹ بھی ذبح کر لیے تو پھر یہ لوگ کیسے زندہ رہیں گے- رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا' تمام لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ توشے بچ رہے ہیں وہ لے کر یہاں آ جائیں- اس کے لئے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے توشے اسی دستر خوان پر لا کر رکھ دیئے- اس کے بعد رسول کریم ﷺ اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی- اب آپ نے پھر سب لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے توشے اپنے برتنوں میں بھر لیے- جب سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں-"

Marfat.com

۱۱۳۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ : إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُم فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

۱۱۳۲- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب جہاد کے موقع پر توشہ کم ہو جاتا یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لیے کھانے کی کمی ہو جاتی تو جو کچھ بھی ان کے پاس توشہ ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں- پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں- پس وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں-

۲- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کا بانٹنا

۱۱۳۳- عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلاً وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ، فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا. فَقُلْتُ: إِنَّا نَرْجُوا - الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۱۱۳۳- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے- لوگوں کو بھوک لگی- ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں- انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ لشکر کے پیچھے کے لوگوں میں تھے- لوگوں نے جلدی کی اور (تقسیم سے پہلے ہی) ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھادیں- لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ ہانڈیاں اوندھادی گئیں- پھر آپ نے ان کو تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا- ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگی- لیکن اس نے سب کو تھکا دیا- قوم کے پاس گھوڑے کم تھے- ایک صحابی تیر لے کر اونٹ کی طرف جھپٹے- اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا- پھر آپ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے- اس لیے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کر دے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کیا کرو- پھر میں نے عرض کیا کہ کل دشمن کے حملہ کا خوف ہے' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (تلواروں سے ذبح کریں تو ان کے خراب ہونے کا ڈر ہے جب کہ جنگ سامنے ہے) کیا ہم بانس کے کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' جو چیز بھی خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو- تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں- سوائے دانت اور ناخن کے- اس کی وجہ میں تمہیں

Marfat.com

بتاتا ہوں - دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے-

٣- بَابُ تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

١١٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلاصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

باب: مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگا کر اسے شریکوں میں بانٹنا

۱۱۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے- لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے- پھر غلام سے کہا جائے کہ (اپنی آزادی کی) کوشش میں وہ باقی حصہ کی قیمت خود کما کر ادا کر لے- لیکن غلام پر اس کے لئے کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے-

٤- بَابُ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ؟

١١٣٥- عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.

باب: میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا

۱۱۳۵- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا- جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا- پس جو لوگ نیچے والے تھے' انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لئے اوپر والوں کے اوپر سے گزرنا پڑتا- انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں- تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں- اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو کشتی والے تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی-

٥- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

١١٣٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَهَبَتْ بِهِ

باب: اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان

۱۱۳۶- عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی ہے ان کی والدہ زینب بنت

Marfat.com

أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ. فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ - كَانَ يَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

حمیدؓ انہیں رسول اللہ ﷺ کے اپس لے کر گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے آپ ﷺ نے فرمایا یہ ابھی چھوٹا ہے لیکن آپ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کی دعا کی وہ اکثر بازار جاتے اور وہاں وہ غلہ خریدتے- پھر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم ان سے ملتے تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس اناج میں شریک کر لو کیونکہ آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی ہے- چنانچہ عبداللہ بن ہشام انہیں بھی شریک کر لیتے اور کبھی پورا ایک اونٹ (مع غلہ) نفع میں پیدا کر لیتے اور اس کو گھر بھیج دیتے-

Marfat.com

٤٦- كِتَابُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

١- بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

١١٣٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ.

باب: گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے

۱۱۳۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سواری کا جانور اگر رہن ہے تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جا سکتی ہے اور اگر دودھ والا جانور گروی ہے تو خرچ کے عوض اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے- سوار ہونے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اس کا خرچہ ہے-

٢- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوِهِ

١١٣٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

باب: راہن اور مرتہن میں اگر کسی بات میں اختلاف ہو جائے؟

۱۱۳۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکے) تو مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی-

Marfat.com

٤٧- كِتَاب الْعتق وَفَضِله

غلام آزاد کرنے کے بیان میں

١١٣٩- عَن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.**

۱۱۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا-

١- بَابُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

باب: کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

١١٤٠- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: **إِيْمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ.** قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: **أَغْلاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا.** قلتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: **تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصنَعُ لأَخْرَقَ.** قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: **تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.**

۱۱۴۰- ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا- میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسند ہو- میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی- انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے-

٢- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

باب: اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے

١١٤١- عَنْ ابن عُمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ العَبْد، وإلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ ما عَتَقَ.**

۱۱۴۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس پورے غلام کی قیمت جتنا مال بھی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے اور دوسرے شرکاء کا حصہ وہ ادا کرے پھر غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ

Marfat.com

غلام جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنا ہی آزاد رہے گا-"

٣- باب: الخَطَأُ وَالنِّسيَانُ فِي العَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحوِهِ

١١٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ اللّٰه تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي ما وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، ما لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ.

باب: آزاد کرنے' طلاق دینے اور اسی طرح دیگر (معاملات) میں غلطی اور بھول ہو جائے

۱۱۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ باتیں معاف کر دی ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسہ کے طور پر آئیں تاوقتیکہ ان پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ نکالیں-"

٤- بَابُ إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتقَ، الإِشْهَادُ فِي بالْعِتْقِ

١١٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ لَـمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الإِسْلَامَ - وَمَعَهُ غُلَامُهُ- ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ**، فَقَالَ: إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ. قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُولُ:

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ.

باب: ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ وہ اللہ کے لئے ہے (تو وہ آزاد ہو گیا) اور آزادی کے ثبوت کے لئے گواہ (ضروری ہیں)

۱۱۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے (مدینہ کے لئے) نکلے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا- (راستے میں) وہ دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے- پھر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کا غلام بھی اچانک آ گیا- آپ نے فرمایا' ابو ہریرہ! یہ لو تمہارا غلام بھی آ گیا- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' حضور! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام اب آزاد ہے- راوی نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

٥- بَابُ عِتْقِ الْـمُشْرِكِ

١١٤٤- عَنْ حكَيْم بْن حِزام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْـجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَـمَلَ عَلى مِئَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيْرٍ

باب: مشرک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

۱۱۴۴- حکیم بن حزام نے اپنے کفر کے زمانے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹ لوگوں کی سواری کے لئے دیئے تھے- پھر جب اسلام لائے تو سو اونٹ لوگوں کی سواری کے لئے دیئے اور

Marfat.com

وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَة. قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ وَذَكَرَ الحديث وَقَد تَقَدَّمَ في الزَّكاةِ.

سو غلام آزاد کیے- پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا- پھر وہ تمام حدیث بیان کی جو کتاب الزکوۃ میں گذر چکی ہے-

٦- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ العَرَبِ رَقِيقًا

باب: اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنائے

١١٤٥- عن عبدالله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعامُهُمْ تُسقَى عَلَى الْماءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَومَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها.

۱۱۴۵- عبداللہ نے خبر دی' کہا ہم کو ابن عون نے خبر دی' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نافع رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو المصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے -ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا گیا' عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا-انہیں قیدیوں میں جویریہؓ (ام المؤمنین) بھی تھیں-

١١٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زلتُ أُحِبُّ بني تَميمٍ منذُ ثلاثٍ سَمِعتُ من رسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: **هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ** قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **هَذِهِ صَدَقَاتُ قومِنا**. وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: **أَعْتِقِيهَا فإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.**

۱۱۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں- رسول کریم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہونگے -انہوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے زکوۃ (وصول ہو کر آئی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے- بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہؓ کے پاس تھی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دے کہ یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے-

٧- بَابُ كِرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ

باب غلام پر دست درازی کرنا مکروہ ہے

١١٤٧- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّىءْ رَبَّكَ، إِسْقِ رَبَّكَ. وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي وَمولاَيَ وَلا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، أَمَتِي. ولكِنْ فَتايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي.**

۱۱۴۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا- کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے "اپنے رب (مراد آقا) کو کھانا کھلا' اپنے رب کو وضو کرا- اپنے رب کو پانی پلا-" بلکہ صرف میرے سردار میرے آقا کے الفاظ کہنا چاہئے- اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے- "میرا بندہ' میری بندی' بلکہ یوں کہنا چاہئے میرا چھوکرا' میری چھوکری' میرا غلام-

Marfat.com

٨- بَابُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

١١٤٨- وَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقمةً أَو لُقمَتَينِ، أَو أُكْلَةً أَو أُكلَتَينِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاجَهُ.

باب: جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے؟

۱۱۴۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کا غلام کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لئے) نہ بٹھا سکے تو اسے ایک یا دو نوالے ضرور کھلا دے یا (آپ نے لقم او لقمتین کے بدل اکل او اکلتین فرمایا (یعنی ایک یا دو لقمے) کیونکہ اسی نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے-

٩- باب: إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ

١١٤٩- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهِ.

باب: اگر اپنے غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے

۱۱۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم سے کوئی اگر کسی کو مار پیٹ کرے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے-"

١٠- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْـمُكَاتَبِ،

١١٥٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا. قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لَنَا. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِـمَنْ أَعْتَقَ.

باب: مکاتب سے کونسی شرطیں کرنا درست ہیں

۱۱۵۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ بریرہ ان کے پاس اپنے معاملہ مکاتبت میں مدد لینے آئیں' ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ تو اپنے مالکوں کے پاس جا' اگر وہ یہ پسند کریں کہ تیرے معاملہ مکاتبت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں- بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی لیکن انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (حضرت عائشہ) تمہارے ساتھ ثواب کی نیت سے یہ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اختیار ہے' لیکن تمہاری ولاء تو ہمارے ہی ساتھ رہے گی- حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو خرید کر انہیں آزاد کر دے- ولاء تو اسی کے ساتھ

Marfat.com

قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

ہوتی ہے جو آزاد کردے-راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیااور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے- پس جو بھی کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا' خواہ وہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگا لے-اللہ تعالی کی شرط ہی سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے-

Marfat.com

٤٨ - كِتَابُ الْهِبَةِ، وفضلها، والتَّحْرِيض عليهَا

ھبہ کی فضیلت اور ترغیب

١ - بَابٌ: فَضْلُ الْهِبَةِ

١١٥١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.**

١١٥٢ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلاَلِ ثُمَّ الْهِلاَلِ ثُمَّ الْهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ، مَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: الأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا.

١١٥٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.**

باب: ھبہ کی فضیلت

۱۱۵۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے مسلمان عورتو! ہر گز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے' خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو-

۱۱۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ نے عروہ سے کہا' میرے بھانجے! آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں (یہ حال تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے' پھر دوسرا دیکھتے' پھر تیسرا دیکھتے' اسی طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریم ﷺ کے گھروں میں (کھانا پکانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی- میں نے پوچھا' خالہ اماں! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر- البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے -- جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے- آپ اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے-

۱۱۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' اگر مجھے بازو اور پائے (کے گوشت) پر بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کرلوں گا اور مجھے بازو یا پائے (کے گوشت) کا تحفہ بھیجا جائے تو اسے بھی قبول کرلوں گا-

Marfat.com

٢- بَابُ قَبُولِ هَدْيَةِ الصَّيدِ.

١١٥٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا - أَوْ فَخِذَيْهَا - فَقَبِلَهُ. وفي رواية: وَأَكَلَ مِنْهُ؟

باب: شکار کا تحفہ قبول کرنا

۲۵۷۲- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا- لوگ (اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا- پھر ابو طلحہ کے یہاں لایا- انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا-
(شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں انہوں نے بھیجی تھیں' اس میں کوئی شک نہیں- حضور اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمایا تھا ایک اور روایت میں ہے کہ اس میں سے آپ نے کچھ تناول بھی فرمایا تھا؟

٣- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

١١٥٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ - خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الأَضُبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

١١٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: **أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟** فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لأَصْحَابِهِ: **كُلُوا**، وَلَمْ يَأْكُلْ. وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

١١٥٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ: **هُوَ لَهَا**

باب: ہدیہ کا قبول کرنا

۱۱۵۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: "ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو پنیر' گھی اور کچھ سوسمار ہدیہ بھیجیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی تو کھا لیا مگر سوسمار کو نفرت کرتے ہوئے چھوڑ دیا- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر کھائی گئی اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی-

۱۱۵۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے یہ تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ' آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو آپ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہ کے ساتھ اسے کھاتے-

۱۱۵۷- انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے بطور صدقہ کے دیا ہے- آنحضرت ﷺ

Marfat.com

صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لئے (جب ان کے یہاں سے پہنچا تو) ہدیہ ہے۔

٤-باب: مَنْ اَهْدَي إِلَىٰ صَاحِبِهِ وَتَحَرَّي بَعْضَ نِسَائِهِ دُوْنَ بَعْضٍ

١١٥٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الآخَرُ فِيه أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ. فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِّمِيهِ، قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا. فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا. فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ. فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ

باب: اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ اپنی ایک خاص بیوی کے پاس ہو

۱۱۵۸- حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج کی دو ٹکڑیاں تھیں- ایک میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ اور دوسری میں ام سلمہ اور بقیہ تمام ازواج مطہرات تھیں- مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی عائشہ کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس لئے جب کسی کے پاس کوئی تحفہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا- جب رسول اللہ ﷺ کی عائشہ کے گھر کی باری ہوتی تو تحفہ دینے والے صاحب اپنا تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجتے- اس پر ام سلمہ کی جماعت کی ازواج مطہرات نے آپس میں مشورہ کیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے آپ کے یہاں تحفہ بھیجنا ہو وہ جہاں بھی آپ ہوں وہیں بھیجا کرے- چنانچہ ان ازواج کے مشورہ کے مطابق انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا- پھر ان خواتین نے پوچھا تو انہوں نے بتادیا کہ مجھے آپ نے کوئی جواب نہیں دیا- ازواج مطہرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو- انہوں نے بیان کیا کہ پھر جب آپ کی باری آئی تو دوبارہ انہوں نے آپ سے عرض کیا- اس مرتبہ بھی آپ نے جواب نہیں دیا- جب ازواج نے پوچھا تو انہوں نے پھر وہی بتایا کہ آپ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا- ازواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آپ کو اس مسئلہ پر بلواؤ تو سہی- جب ان کی باری آئی تو انہوں نے پھر کہا- آپ نے اس مرتبہ فرمایا- عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ دو- عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اپنی بیویوں میں سے کسی کے کپڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے- عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

امْرَأَةٍ إِلاَّ عَائِشَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: **يَا بُنَيَّةُ، أَلاَ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟** قَالَتْ: بَلَى. فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا. قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ: **إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ.**

عنہا نے کہا کہ آپ کے اس ارشاد پر انہوں نے عرض کیا' آپ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں- پھر ان ازواج مطہرات نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور ان کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ کہلوایا کہ آپ کی ازواج ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں اللہ کیلئے آپ سے انصاف چاہتی ہیں- چنانچہ انہوں نے بھی آپ سے بات چیت کی- آپ نے فرمایا' میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی جو میں پسند کروں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں' اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازواج کو اطلاع دی- انہوں نے ان سے پھر دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کیلئے کہا لیکن آپ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انہوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا- وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپ کی ازواج ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے خدا کے لئے انصاف مانگتی ہیں اور ان کی آواز اونچی ہو گئی- عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی ہوئی تھیں- انہوں نے (ان کے منہ پر) انہیں بھی برا بھلا کہا- رسول اللہ ﷺ عائشہ کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ کچھ بولتی ہیں یا نہیں- راوی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بول پڑیں اور زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کا جواب دینے لگیں اور آخر انہیں خاموش کر دیا- پھر رسول کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابو بکر کی بیٹی ہے-

٥- بَابُ لاَ مَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب: جو تحفہ واپس نہ کیا جانا چاہئے

١١٥٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال كان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ.

۱۱۵۹- انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے-

٦- بَابُ الْمُكَافَأَةُ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) ادا کرنا

١١٦٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

۱۱۶۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالیا کرتے لیکن اس کا بدلہ بھی دیدیا کرتے تھے-

Marfat.com

٧- بَابُ الإِشْهَادِ فِي الْـهِبَةِ

١١٦١- عَنْ النُّعْمَان بْن بَشِيْر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عُمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ، لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ إِبْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: **أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟** قَالَ: لاَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ.** قَالَ: فَرَجَعَ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

٨- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لاِمْرَأَتِهِ وَالْـمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

١١٦٢- عَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.**

٩- بَابُ هِبَةِ الْـمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا، وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ،

١١٦٣- عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: **أَوَفَعَلْتِ؟** قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: **أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ.**

١١٦٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

باب: ہبہ کے اوپر گواہ کرنا

۱۱۶۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا' تو عمرہ بنت رواحہ (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہو سکتی- چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں' اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو- چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا-

باب: میاں بیوی کا باہم تحائف کا تبادلہ؟

۱۱۶۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے-

باب: خاوند کی موجودگی میں عوت کا کسی کو ہدیہ دینا اور غلام آزاد کرنا

۱۱۶۳- حضرت میمونہ بنت حارث نے ایک لونڈی نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر آزاد کر دی- پھر جس دن نبی کریم ﷺ کی باری آپ کے گھر آنے کی تھی' انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! آپ کو معلوم بھی ہوا' میں نے ایک لونڈی آزاد کر دی ہے- آپ نے فرمایا' اچھا تم نے آزاد کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے ننھیال والوں کو دی ہوتی تو تمہیں اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا-

۱۱۶۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

Marfat.com

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انہیں کو اپنے ساتھ لے جاتے- آپ ﷺ کا یہ بھی طریقہ تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لئے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی' البتہ (آخر میں) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما نے اپنی باری عائشہ کو دے دی تھی' اس سے ان کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رضا حاصل کرنی تھی-

١٠- بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ

١١٦٥- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ : يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: **خَبَأْنَا هَذَا لَكَ**. قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: **رَضِيَ مَخْرَمَةُ**.

باب: غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے

۱۱۶۵- مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی- انہوں نے (مجھ سے) کہا' بیٹے چلو' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں- میں ان کے ساتھ چلا- پھر انہوں نے کہا کہ اندر جاؤ اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوا ہوں' چنانچہ میں اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ کو بلا لایا- آپ اس وقت انہیں قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے- آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے لئے چھپا رکھی تھی' لو اب یہ تمہاری ہے- مسور نے بیان کیا کہ (میرے والد) مخرمہ رضی اللہ عنہ نے قبا کی طرف دیکھا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا' مخرمہ! خوش ہوا یا نہیں؟

١١- بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

١١٦٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ بِنْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا**، فَقَالَ لِي: **مَا لِي وَلِلدُّنْيَا**، فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: **تُرْسِلِي بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ**

باب: ایسے کپڑے کا تحفہ جس کا پہننا مکروہ ہو

۱۱۶۶- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ (بک رہا) ہے- آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' کہ کیا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفود کی ملاقات کے مواقع پر اسے زیب تن فرمالیا کرتے- آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا- کچھ دنوں بعد آنحضرت ﷺ کے یہاں بہت سے (ریشمی) حلے آئے اور آپ نے ایک حلہ ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

بِهِمْ حَاجَةٌ.

بھی عنایت فرمایا- عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کیا کہ آپ یہ مجھے پہننے کے لئے عنایت فرمارہے ہیں حالانکہ آپ خود عطارد کے حلوں کے بارے میں جو کچھ فرمانا تھا' فرما چکے ہیں- آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا ہے -چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا' جو مکے میں رہتا تھا-

١١٦٧- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۲۶۱۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا-

١٢- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ

باب: مشرکین کا ہدیہ قبول کر لینا

١١٦٨- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟** فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟** قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى. وَايْمُ اللهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا وَقَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا. إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ. أَوْ كَمَا قَالَ.

۱۱۶۸- عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے- آپ نے دریافت فرمایا کیا کسی کے ساتھ کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا- وہ آٹا گوندھا گیا- پھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا- تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ بیچنے کے لئے ہیں- یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا- اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں- آپ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی- پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی بھوننے کے لئے کہا- قسم خدا کی ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلیجی میں سے کاٹ کے دیا- جو موجود تھے انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا- پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا- جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے- او کما قال-

Marfat.com

١٣- بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

١١٦٩- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.

باب: مشرکوں کو ہدیہ دینا

۱۱۶۹- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزی) جو مشرکہ تھیں' میرے یہاں آئیں- میں نے آپ سے پوچھا' میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہش مند ہیں' تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر-

١٤ - بَابٌ

١١٧٠- عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما: أَنَّهُ شَهِدَ عِنْدَ مروان لِبَنِي صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ.

باب:

۱۱۷۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ انہوں نے مروان کے پاس جاکر صہیب رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے صہیبؓ کو دو مکان اور ایک حجرہ دیا تھا- مروان نے آپ کی گواہی پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا-

١٥- باب: مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَي وَالرُّقْبَي

١١٧١- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَي، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

باب: عمری اور رقبی کا بیان

۱۱۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے عمری کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہو-

١٦- بَابُ الإِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَالْبِنَاءِ

١١٧٢- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا أَيْمَنُ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ قِطْرٍ وفي روايَةِ من قُطنٍ ثَمَنُهُ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ : ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ. وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلاَّ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ.

باب: شادی میں دلہن کو پہنانے کے لئے کوئی چیز عاریۃً لینا

۱۱۷۲- حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ام ایمنؓ ان کے پاس آئی اور وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئی تھی جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی۔ آپ نے (مجھ سے) فرمایا- ذرا نظر اٹھا کے میری اس لونڈی کو تو دیکھ اسے گھر میں بھی یہ کپڑے پہننے سے انکار ہے- حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی کی ایک قمیص تھی- جب کوئی لڑکی دلہن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کر وہ قمیص عاریتاً منگا لیتی تھی-

Marfat.com

١٧- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

١١٧٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ يَعْنِي شَيْئًا، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ العَمَلَ وَالْمَؤُونَةَ. وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا، لَها فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَولاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ -الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

١١٧٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَرْبَعُونَ خَصْلَةً - أَعْلاَهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ- مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوعُودِهَا إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ.**

باب: تحفہ منیحہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۱۷۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا- انصار زمین اور جائداد والے تھے- انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے باغات میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما کی بھی والدہ تھیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک باغ ہدیہ دے دیا تھا- لیکن آپ نے وہ باغ اپنی لونڈی ام ایمن رضی اللہ عنہا جو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ تھیں' عنایت فرما دیا- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے تحائف واپس کر دیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے- آنحضرت ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرما دیئے-

۱۱۷۴- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چالیس عمدہ خصائل جن میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے- ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا-

Marfat.com

Marfat.com

اصح الکتب بعد کتاب اللہ

صحیح بخاری

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
کے قلم سے فرامین نبوی ﷺ کے صحیح ترین مجموعے کی لاجواب تشریح

چند اہم خصوصیات

- تدوین حدیث' اصول حدیث' مقام حدیث اور حجیت حدیث کی وضاحت اور منکرین حدیث کے اشکالات کے رد میں جامع مقدمہ
- اختلافی مسائل میں فریقین کے دلائل اور ان کا انصاف پسندانہ تجزیہ
- فتح الباری' عون المعبود' تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ شروحات سے منتخب علمی فوائد۔
- احادیث اور ابواب کے نمبر فضیلۃ الشیخ محمد فواد عبدالباقی کے نسخے کے مطابق ہیں۔
- امام بخاری کے قائم کردہ ابواب الحدیث کی حدیث شریف سے مطابقت
- یہ وضاحت کہ ایک حدیث بخاری شریف میں کس کس جگہ بیان ہوئی ہے۔

مسلک سلف صالحین کی روشنی میں بہترین تشریح
عربی متن جلی خط میں اعراب کے ساتھ
ترجمہ نہایت آسان' بامحاورہ اور عام فہم
عوام اور خواص کے لئے یکساں مفید

مکمل سیٹ ۸ جلدوں پر مشتمل

عمدہ طباعت | معیاری جلد بندی | اعلیٰ کاغذ | مناسب قیمت

Ph: 7351124 - 7230585
Email: qadusia@brain.net.pk

Marfat.com